توحید تہ تصوف

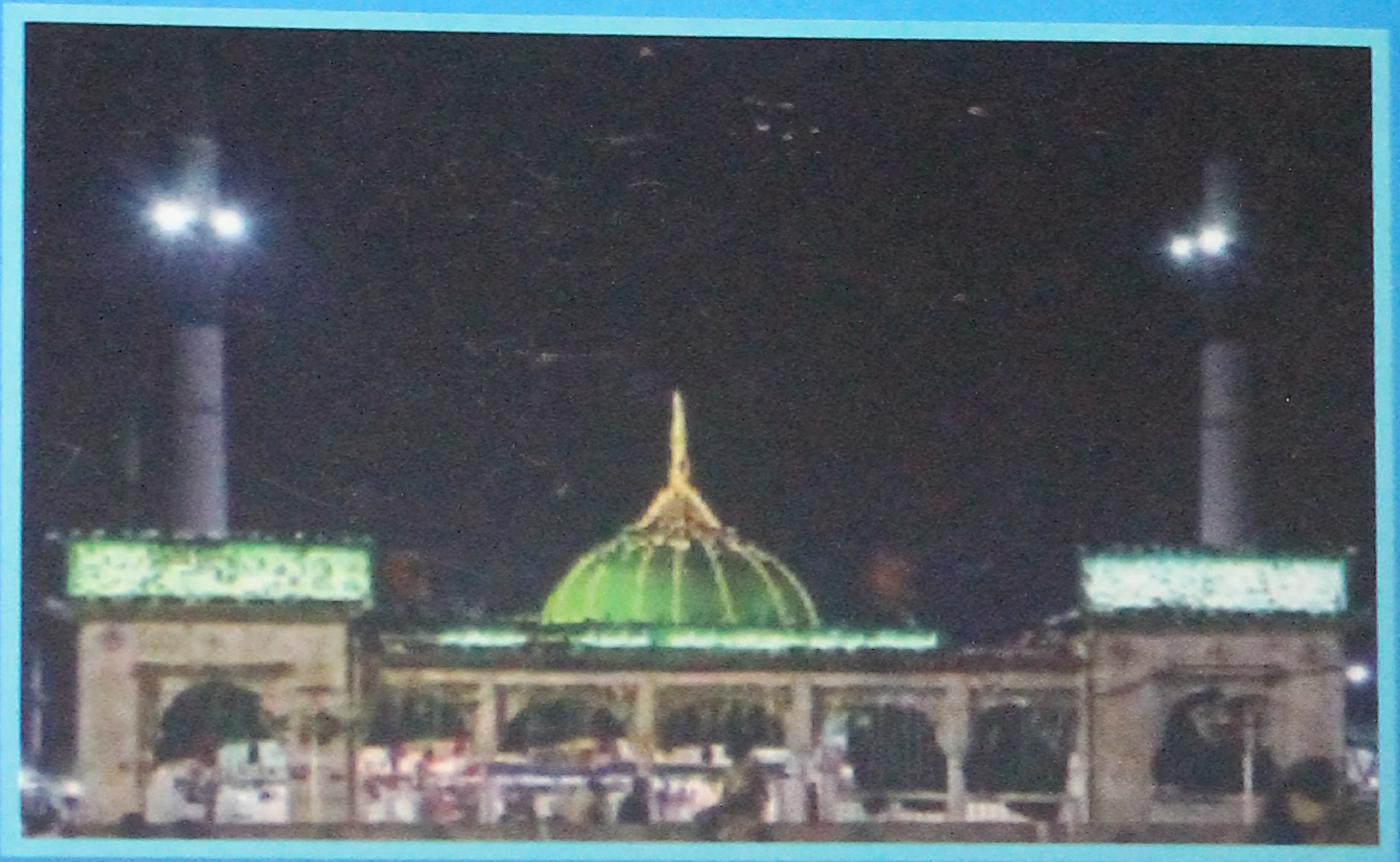

رجیدہ غلام محمد وگے

پیٹھ دیالہ گام

RAJI.EDHA
Gh. Mohd. Wagay
Tefsseere Sultania
Pt. Dialgam (Isld.)

علمِ اخلاق پٔرِ وتہٕ عملاً وِ وانسأنی ذُریاتہٕ خأطرٕ

توحیدتہٕ تصوف

کأشُر ترجمہ کار

جی۔ ایم۔ رجیدہ

پٹھ دیالگام

درودا ع شہید شہنوازا

©جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

کتابہٕ ہُنْد ناو	:	توحیدتہٕ تصوف
مصنف	:	جی۔ایم۔وگے
گوڈنیک چھاپ	:	۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء
دویم چھاپ	:	۲۰۱۲ عیسوی
قیمت	:	۳۰۰/روپیہ
طباعت	:	الحیات پرنٹوگرافرس گاؤکدل سرینگر 9419525103

مواد ومعاونین کُتب

(۱)مولانا مودودی اور تصوف

(۲)کشف المحجوب از داتا گنج بخشؒ

اصلاحی رسم الخط

ظریف احمد ظریف

طباعت

بشیر احمد وگے

پیٹھ دیالہٕ گام

با

فیاض احمد

انتساب

شہیدہ شاہنوازہ

ءسنڈِ ناوِ

ئمُ ءسنڈی لأوی ہاوس

تہٖ

شوٗژارمان روحس ءستی

شڑوپیاۓ

سَنڈی حیات

اکھ شعر

زِتِچھِ سیاہ رأژ پتے ووٚنی گوس بیدار صُبحٕسے
اِمتحانن منٛز گوس آووٗر گُس پرٛژھم ابہمارٕسے

رجیدہ

Tafseeri Sultania ★ "Rajeedh" G.M. Wagay ★
Pet. Dialgam Islamabad Kmr.

فہرست

	عنوان	صفحہ نمبر
☐	التوحید در بصرِ تصوف: (جی، ایم، رجیدہ)	۰۹
☐	از رفیق جماعت اسلامیہ: (میر میدان ڈورو، شاہ آباد)	۱۳
☐	اتحاد ملت: (از جناب کاشانی سرینگر)	۱۵
☐	تعارف مصنف: (ایم، وائی، خان، برنٹی)	۱۸
☐	گاشہ جوے: ڈاکٹر مجروح رشید	۲۲
☐	توحیدۃ تصوفک مثُل: (ظ۔ احمد۔ ظ)	۲۴

☐	دین پھہلا یو کاشرِ زبانٔی منز: (ڈاکٹر حا جنی، سرینگر)	۲۷
☐	اتحاد ملت: (سید فرید الرحمٰن بخاری، نور باغ، سرینگر)	۲۹
☐	توحیدِ تصوف: (بابا غلام محی الدین، نعمت پورہ)	۳۲
☐	تجویزات: (از شفیع شوق، کشمیر یونیورسٹی، سرینگر)	۳۴
☐	نادر تحفہ دین: (از غلام حسن ریشی، دیالہٕ گام)	۳۵
☐	حقیقی توحید: (بشیر احمد راہی، ہاکورہ گنڈ)	۳۷
☐	تصوف کی سند (اول سے آخر تک)	۳۹
☐	برسی شہید گل نوازہ (اول مئی ۲۰۰۸ء)	۴۱
☐	توبہ بدرگاہِ الٰہی	۴۳
☐	فرمانِ حضرت ابوالحسن قوشنجہؒ	۴۵
☐	توحید اور تصوف	۴۷
☐	درذکرِ لختِ جگر شہید گل نوازہ	۴۸

☐	کاشرِ زبانٕی منز رجیدٕہ صابٕنٕ ڈالی	۵۱
☐	کتاب مودودی اور تصوف تہٕ کشف المحجوب	۵۸
☐	تجزیہ	۶۸
☐	تجزیہ	۷۶
☐	تجزیہ (رجیدٕہ)	۸۳
☐	جایزہ (از ترجمہ کار)	۹۰
☐	مرشد	۹۲
☐	تجزیہ	۱۰۰
☐	تجزیہ (از رجیدٕہ)	۱۰۳
☐	تجزیہ	۱۱۱
☐	تحریکی اثرات	۱۱۹
☐	تجزیہ	۱۲۱
☐	ترٛیِیم دور (دورِ تابعین)	۱۳۳
☐	دورِ متاخرین	۱۳۶
☐	تجزیہ ترجمہ کار درزبان کاشمر	۱۳۷
☐	یہ کتاب پٔری متین باپتھ	۱۵۳
☐	حقیقی تجزیہ (از رجیدٕہ)	۱۵۷
☐	گذارش بہ قارئین کتاب	۱۶۱

□	چہ عجب: (مرثیہ شہید شاہنوازہ)	۱۶۳
□	تصانیف رجیدہ	۱۶۵
□	شکوہ	۱۶۶
□	برادرِ قلندر، ادیب، ج، ایم، رجیدہ صاحب	۱۶۸
□	مسلم گذارش	۱۶۹
□	انگریزی میں	۱۷۰
□	تصوف کی روح و جان	۱۷۱

☆☆☆

التوحید در بصرِ تصوف

قارئین حضرات!

دورِ حاضر بے بسی کے ارتقاء مادیت نے اخلاقی شعور کو تہس نہس کر دیا ہے، اس سرزمین ریشت پر مادی تعلیم کی مٹھاس صرف امن اور اقتصادی ترقی تک ہی محدود کی جارہی ہے۔ اصل میں نظامِ حکومت ہی کے بناء کسی بھی قوم و ملک کی تہذیب و تمدن کا پھلنا پھولنا، اُس کے معاشرے میں عکاس بنتا ہے۔ باقی تمام نجی ذرائع اُس قدر کارگر ثابت نہیں ہو سکتے جس کی آرزو انسان دوستی اور آخرت پسندی تقاضا کرتی ہے۔ بھارت ورش میں سامراجیت زور پکڑتی جارہی ہے۔ اس کی جڑوں کو اس ریاست میں گہرے طور آبیاری کی جارہی ہیں۔ اس طرح ہمہ پہلو میڈیا بھی پابند بنایا جاتا ہے۔ اگر چہ اخبارات اور ریڈیو بھی اخلاقی درس نشر و اشاعت کرنے میں کماحقہ ذمہ داریاں نبھاتا ہے لیکن جو پود سرکاری درس گاہوں میں اخلاقی تعلیم کے بدلے کم سنی میں جنسیات سے آگاہ کیے جاتے ہیں اُسے اس فطری نشے سے روکنا ناممکن العمل ہو جاتا ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ لاتعداد ٹی وی اداروں سے جس قدر جنسیاتی برہنگی اور رغبت و تدابیر پیش کیے جارہے ہیں۔ اُس سے بشریت کس قدر خاموش رہ سکتی ہے۔

اب جب کہ مذہبی اور اخلاقی تعلیم لادینی ملک کے درس گاہوں سے منع ہے۔ پھر بھی مغربی سماج وتہذیب کی بے راہ روی کی توڑان اداروں سے بھی اتنی ہی منع ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ۱۹۴۷ء کے بعد اس ضمن میں یہاں کے ارباب اقتدار کے کانوں کے لوتک یہ نہیں چھبو یا کہ آخر یہاں کی نئی پود کس جانب لی جارہی ہیں۔ اس کی خاص وجہ یہ رہی کہ با اخلاق، دوراندیش تعلیم یافتہ لوگ یہاں کی حکومتی کرسی پر نہیں آپائے ہیں اوران مادی حکمرانوں کی فکریں اس سیاسی متنازعہ ارض مخلوق پر (بھاگ ڈور) لگام کسنے پر ذرایعے رشوت وفوج کے اور کوئی کام نہیں ہوسکا۔ پھر روٹی، کپڑا، مکان کا مسئلہ آج تک پورا نہ ہوسکا۔ جنہیں سیاسی اقتدار یا اور کسی ذرایع سے آسمان تک بھی دولت ملی ان کی یہ پیاس کبھی بُجھ نہ پائی۔ غریب اور نادار اس تگ ودو میں ہمیشہ حال وحیران ہی رہے۔ ایسے مادی محوئیات اور سیاسی رشہ کشی میں اخلاقی سدھار اور تعلیمی نظام کی طرف کون اور کیوں در دِسر مول لیتا۔

یہ ساری کی ساری قوم مسلم ریاست جموں وکشمیر کی بدقسمتی ہی رہی۔ اب ایسے معاشرے کو جن کے موئے موئے مادی تشنگی سے سیر نہیں ہوتی۔ دہلی کے گنگا کی طرف نظریں ٹکتی باندھی چسپاں ہوئی ہیں اور اندر پورے شعبہ جات میں دعوے دار پیر پرست اولیاء اللہ کے مقتدین ۱۹۴۷ء سے رشوت کے تمام فنون سے ماہر ہوئے گئے ہیں۔ دوسری جانب توحید ک دعویدار بھی ان سے پیچھے نہیں رہ سکے۔ ایسی حالت میں دین و دھرم بس رسوم زمانہ ہی رہ گیا۔ خوفِ خدا اور حسابِ آخرت دونوں بھول گئے ہیں

تو سامراج جہاں جنگی ہتھیاروں سے اپنا کام نکالنا موزوں نہیں سمجھتا۔ وہاں مسلمانوں میں مختلف حربوں خاص کر توحید اور تصوف، شیعہ سنی، مسلکی اختلافات کی طرح آپسی فرقہ پرستی کرنے اور کروانے میں خوب سرمایہ بہم کرتا ہے، تو اس طرح Divide and Rule کی پالیسی ان ہی قبل اسلام ترمیم زدہ مذاہب کے قوتوں سے جنہیں مذہب سے بالاتر سائنسی ترقی کے بل بوتے پر دین اسلام کے ماننے والوں کو تہہ تیغ کیا جا رہا ہے۔ جو اس زمانے کے عرب و عجم کو بہ ہر صورت زیرِ کمند لانے کی عمل خود مسلمانوں سے ہی انجام دیا جا رہا ہے۔ افسوس و عبرت سے کم نہیں بر سرِ زمین بے درس دین مسلمانانِ عالم اپنی ہی کشتی جس میں وہ خود سوار ہیں کو بھنور کی طرف لینے میں خود ہی ذمہ دار ہیں، اور اس کی وجہ ایک ہی کلمہ گویاں کی آپسی رشہ کشی ہے کہ یہ قوم ایک لڑی نہ پرو سکتی۔ جس کے بنیادی وجوہات آپسی مسلکی اختلاف میں آپسی سر پھٹول پستی آتی ہے۔ غیر مسلم کا اس میں کوئی قصور نہیں بجز یہ کہ وہ ایک ہی مٹھی کے دانے بنے ہیں۔

ان حالات کے مدنظر آپسی دوری مسلمانان اور غیر منصب بنوانے میں اس کتاب کو تشکیل دینے کی از حد ضرورت سمجھ لیا جاتا ہے۔ تا کہ ہماری نئی نسل اور نا آشنائے یکتائی عوام بالکل اپنی ہی زبان میں آشنا روز گار ہو جائیں۔ دین کے انقلابی اقدامات کے آرزو مند مولانا علامہ مودودی، شاعر مشرق علامہ اقبالؒ اور عملی تصوف کے آئینہ دار حضرت داتا گنج بخشؒ کے محسن قوم کے طفیل خدمت دین اور اس کے بنیادی ستون

روح کی جانکاری سے واقفیت دلوا کر آپسی اختلافات کو کم کیے جائیں۔ نازک تر اختلافات اور تلافی انسانی بشریت ہونے کے ناطے عملی زندگی میں مشاہدہ کیے جارہے ہیں۔ انہیں وجہ نزع قوم نہ بنادیئے جائیں۔ یہ تصور ہر مسلمان کے من میں تڑپائے کہ دورِ زماں کس طرح ایک مسلمان پر غالب ہو رہا ہے اور عملیات آنحضور ﷺ کی فراموشی کن کن طریقوں سے نافذ کیے جارہے ہیں مزید برآں یہ عملِ تحریر کشمیری زبان کی فروغ سمجھ لیا جائے جس مادری زبان میں منصف رحمۃ للعالمین ﷺ کی درسگاہ سے فیضیاب ہونے کی دلی دعوت اور رب کی پکار سے پیش کرتا ہے۔ اللہ خطا معاف کرے، رب العالمین اتحاد وفکر و دین عطا کرے۔ آمین

مصنف

جی۔ ایم، رجیدہ......دیال گام

ایم۔ اے، بی ایڈ

خصوصی امر آگاہی

جانئیے: کہ اس نادر تحفہ دین متین کو سخت محنت سے تحریر و ترتیب میں لایا گیا ہے۔ اُمت مسلمین عرب وعجم خصوصاً اس ریاست کے ہر مبلغ زمانہ کے لیے آبِ حیات سے کم نہیں۔ برصغیر میں اس کتاب کو ہر واعظ و خدا پرست اور درست صوفی کے لیے اسرار خدائی سے کم نہیں۔ آخری حصہ کشف المحجوب برائے یزدان جانکاری ادراک کیجیے۔ اتحاد المسلمین کی یہ پہلی تواریخ ثابت ہے۔ شکریہ

رجیدہ دیالہ گامی

از رفیق جماعت اسلامیہ............تجزیہ کتاب

مالک حقیقی کے نام

محترم جلیل القدر جناب غلام محمد رجیدہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خداوند کریم آپ کو دین حق پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

عرض بخدمت یہ ہے کہ کم ترین راقم نے آپ کی تحریر کردہ کتاب ''توحید وتصوف'' کا بہ چشمِ خود مطالعہ کیا۔ بلکہ کبھی کبھی عالم دین حضرات سے سنا ہے، اس لیے کمترین راقم اس بارے میں کوئی تفصیلی رائے دینا مناسب نہیں سمجھتا ہوں البتہ جو آپ نے مولانا سید مودودی صاحب کے بارے میں لکھا ہے یہ آپ کا ذاتی مطالعہ اور رائے ہے۔ راقم اس بارے میں کوئی ذاتی رائے دینا مناسب نہیں سمجھتا۔ البتہ جہاں تک آپ نے رائے صفحہ نمبر............ میں درج اور ظاہر کی ہے یہ پیرا مولانا صاحب کے ساتھ منسوب نہ کیا جائے۔ جہاں تک مولانا کے لٹریچر کے ملاحظہ کا تعلق ہے بلکہ مولانا کا نظریہ صاف اور واضح ہے۔ خدا پرستی، انسان دوستی اور آخرت پسندی ہے۔

جن ولی خدا کے خیالات آپ نے اپنے کتاب یعنی توحید اور تصوف میں درج کیے ہیں۔ انہوں نے دین کے لیے کافی خدمات سرانجام دیے ہیں۔ خداوند کریم اُن کے لیے کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرماویں اور ہمیں بھی ان کا عقیدہ اور محبت ہونا چاہیے۔ تب ہی ہم صحیح مسلمان ہیں۔

راقم نے آپ کے اس کتاب کی محنت کا ملاحظہ کیا۔ آپ نے بہت محنت و مشقت کی ہے۔ آپ شاباشی کے مستحق ہے۔ آپ کشمیری زبان کی بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ جہاں تک مولانا مودودی کے بارے میں کتاب ہٰذا میں تحریر فرمایا ہے وہ آپ کی ذاتی رائے ہے اور جہاں تک میری ذاتی رائے اور ذاتی نظریے کا تعلق ہے مولانا نے اس صدی میں دین حق کی بہت خدمت کی ہے بلکہ مولانا عاشقِ رسول ﷺ تصور کیا جاتا ہے اگر آپ ان ہی نظروں میں مولانا کو پہچانو گے تو آپ دونوں جہانوں میں سرفراز ہوں گے۔ مولانا نے اپنی ساری زندگی میں کسی ذات کے خلاف قلم نہیں اٹھایا ہے بلکہ یہبو نا اللہ جمیعاً ہ کا درس دیا ہے۔ جیسا کہ نور دین ولیؒ نے فرمایا:

سأری سمہٕ ہو أکی ہے رزِ لمہٕ ہو
اِد کیٚازِ راوِ ہے کہن گاو

آپکا دعا گو خیر اندیش
غ، غ، ش، ڈورو، میر میدان

اتحاد ملت

قارئین کرام!
السلام علیکم

اس دستاویز کو بہت کاوش کے بعد اُردو زبان کی سخت علمی لفاذیت ہوتے ہوئے پوری کوشش سے کشمیری زبان میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہ اصل میں فروغ زبان کشمیری ادب کے لیے ایک قیمتی سرمایہ ہے۔ خصوصاً نئی پود کو دین کے ان امورات سے بآسانی آگاہی حاصل ہو جائے۔ سچ تو یہ ہے کہ ان ہی یعنی توحید اور تصوف کی علمی نادانی نے ایک کلمہ بولنے والوں کو ایک دوسرے کے دست گریبان کر دیا ہے۔ یہی جماعتی تفرقہ سامراجیت کی جست بنی جیسے کہ مغرب سے سورج طلوع ہوتا ہے۔

اس کتاب کو وسعتِ قلبی اور ملی اتحاد کے نظریئے سے خوب اور کھلے ذہن سے مطالعہ کیجیے بلکہ ہر فرد مسلم کو بقائے قوم اور انسان دوستی کے اس درس میں عناد یا تعصب کی سونگھ نہ آنی پائے۔ اس دستاویز کو دین فطرت کی

آفاقیت میں بشری تقاضوں کو جہاں قبول کرنے کی گنجائش نہیں وہیں عقل وتدبیر کی جانچ سے مخالف ہواؤں میں ناؤ کھینچنے، سوچ وتدبیر کی تجدید کی لازمیت آتی ہے تاکہ ملت میں نادانی سے رخنہ اندازی نہ ہونے پائے۔ ورنہ توحید یا تصوف رب العالمین کے مولودِ اسلام سے مطابقت نہیں ہو سکتا۔

اس ملت اسلامیہ کے ذی شعور اکابرین دین، صرف دین اسلام کے واسطے تہہ دل سے قبول کریں کہ مسالک کے نزاکتوں سے پار ہر کلمہ گو کو اتحاد واتفاق میں جڑنے اور نتیجتاً عمل پیرا ہونے کی ضرورت زندہ بچنے سے زیادہ اہمیت کا حامل بنتا ہے۔ اس درس کو پورے بے درس دین کے نسوں تک پہنچانے کی آرزو پورا کرنے میں شب وروز نذرانہ دینے میں کوئی بخل نہ ہو۔

اس کتاب کا بھی یہی مقصد ہے کہ ہم سب قرآن وسنت کے حوالے توحید حیاتی نگاہوں سے اس ملت کو تفرقہ بازی سے بچائیں۔ بعد آنحضور ﷺ سید البشر ہر فرد محدثین ومجدد بشریت کے تقاضوں میں آنے کو مجال انکار نہیں ہوسکتا۔ بایں ہمہ شریعت کی حصار میں اسرار الٰہی کو بھانپتے اور امرِ جہاد اکبر رب کی رسائی اور پہچان ہی درجہ مومن کی شرط اول ہے۔

اِن عوامل کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے جس طرح کی دلائل اس دستاویز میں بحوالہ تواریخ اور تقاضائے زمانہ مصنف نے بطور تجزیات برائے

عوامل تحریر کیے ہیں ۔ وہ مذکورہ علامہ اور جناب داتا گنج بخشؒ کی صحیح ترجمانی ثابت ہو۔ امید قوی ہے کہ پیروکاران توحید اور تصوف علمی اور عملی زندگی کے ہمہ پہلو کو سونگھ لیں اور تحمل سے ایک دوسرے کی کمزوریوں کی اصلاح میں دل و دماغ کے علاوہ روح کی پاکیزگی کی جستجو کے ساتھ ملت کو ایک ہی کلمہ کے پالنہار ثابت کرنے میں قرآن و احادیث کی امامت سے سرمو نہ ٹل جائیں ۔ رب کرے اس قوم کو اتفاق بخش دے تاکہ غیر اقوام ہم سے خائف نہ ہوں۔

آپ کا مخلص

کاشانی

سرینگر

تعارفِ مصنف

رجیدہ جی، ایم، وگے میری نظر میں

میں نے متذکرہ کتاب کا نہایت سنجیدگی سے بغور مطالعہ کیا، یہاں یہ مؤلف و مصنف کو مختصراً ابقاء زمانہ کے طور پیش کرنے کی جسارت کی۔ قبل اس کے کہ مذکورہ کتاب کا میں تعمیری تنقید کو قلمی صورت دے سکوں، کہ یہ اعتماد دل کے رگوں میں گھر کر چکا ہے کہ رجیدہ صاحب ایک پُر وقار روحانی شخصیت ہیں جس نے پسماندہ لیکن پُرسکون ماحول کے گھرانے میں جنم لیا ہے۔ جسمانی تکلیف کے گھیراؤ میں بچپن سے اس دنیا کے چلن کے لیے نا اہل بنوانے میں ڈبو کے رکھ دیا۔ ان ناگفتہ بہ حالت گھریلو عُسرت میں کڑوا پن سہتے سہتے ۱۹۶۱ء میں دسویں جماعت پاس کر کے اُستادیت نصیب رہی۔ لا علاجی نے طبیعت روحانی بے کنارہ بحر میں جھونکا دیا۔ پیشۂ استادی اور روحانی امتحانوں کے منازل نے رجیدہ کو امتحانی جلوت سے خلوت میں لے کر چکنا چور کر کے ردِ خلق بھی کرا دیا۔ خود خودی میں منجمد ہو کے بے زبان ہو گیا اور ہمہ اُوست کی گراہٹ نے عجب طور پسوا دیا۔ کبھی کسی سے شوخ کلامی بھی نہ کی اور نہ ہی تہمتوں سے ٹکرایا۔ سب برداشت صنم برائے صنم کیا۔ ان سب مدھم نما حالات میں استادانہ پیشہ احسن طریقہ سے نبھایا۔ بلکہ اس کے طالب علموں سے پوچھا جائے تو وہ بطور شاگرد

اسے منفرد روحانی تحفہ یعنی ان کے طفلانہ مزاج کا ماہر اور استاد پاتے رہے۔ علاج اور وسیلہ دعا کی طلبگاری میں وقت کے طبیبوں اور بزرگوں کی ملاقات شب و روز گذر بنی۔ آخر سال ۱۹۵۸ء میں صمد صاحب ویسو برنگ بالا کوکر ناگ جو درویش فنا فی اللہ تھے نے رمزاً پیر شریعت کی نشاندہی کی تو ۱۹۶۱ء میں دامن مرشد پیر اسد اللہ صاحب مدظلہ اللہ نصیب ہوئے بسلسلہ خصوصاً تابع نقشبندیہ کے شمع بنے رہے۔ ظاہری علوم ایم، اے بی ایڈ اور ۲۰۰۱ء میں بطور ہیڈ ماسٹر گرلز ہائی سکول دیالہ گام کے منصب پر سبکدوش ہوئے۔ لیکن ۱۹۶۵ء میں ایک جلالی آہنگر طریقتی درویش سے بھی جڑے رہے یہاں تک کہ پیر شریعت سے کلی طور خطہ ارشاد پا کر سجادہ نشین ہوئے، لیکن منشاء باطن نے رجیدہ صاحب کے تقدیر کو خار نوشی کے لیے اس طرح پھر چنا کہ ۱۵ر دسمبر ۱۹۷۶ کو جناب سلطان العارفینؒ نے درویش سُلہ صاحب کی مدت طویل کی تنہائی کو توڑ کر رجیدہ صاحب کو اس کے دوئی کا حکم طوق پہنا دیا۔ اس پوری آگاہی کے لیے سوانح سلطان کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ اس ذمہ داری کے شرط ترکِ سنت ہوتے ہوتے ۱۹۹۰ء کو سلطان صاحِب نے اسی کے آغوش میں وعدہ ایفائی سے سرخروئی پائی۔ اس پورے مدت میں فنافی سلطان ہونے کا ثبوت رجیدہ صاحبؒ کے بے شمار مناقب وغزلیات اور تواریخ آپ کے سامنے ہے۔

شخصی پہچان کا تھوڑا تعارف دینے کے بعد یہ تسلیم کرنا بے جا نہ ہوگا کہ ان کی دردانسانیت اور مسلمیت کے حوالے ان کی تالیف کردہ ترجمہ کاری کی

دستاویز ''توحید تہٕ تصوف'' بے شک کشمیری زبان کے لیے ادبی سرمایہ اور مسلم اُمہ کی یک جہتی قائم کرنے کے لیے ایک انمول اور بیش بہا تحفہ ہے۔

یتھ کتابہِ منز چھُ توحید تہٕ تصوفچ پہچان تہٕ عمل داوِ داوِ چُکاوِتھ علم تہٕ علمی زندگی ہُند ورتاو سمجھاونہٕ آمت۔ کتاب وسنت کہ حوالہٕ سونچ، تدبرتہٕ برداشت پأنی راونس منزٕ کیہہ کلمس زیرِ سایہ گوٚژھ نہٕ مِلتس اختلاف روزُن۔

''انتہا پسندی چھےٚ شرکہٕ کھوتہٕ تہِ نقصان دہ تہٕ کأنسہِ ہُند علمی عروج ہیکہِ نہٕ دینس مکمل بنأوِتھ۔ یِیلہِ زن بعدِ پیغمبر صلعم تمام انسأنی ذُریات چھےٚ بشرتہِ تہٕ بشرِ ضعیف تہِ۔ اِوِ کِنہٕ چھِ مشاہدہ رُوح تہٕ روحأنیت بشرٕ ہنزٕ غلطی شکوک تہٕ مغالطہٕ کأری دوٗر کرنک تہٕ یہِ ربہٕ سُند بوٗڈ تہٕ بلا ترمیم ذریعہ یُس مومنس سُہ بخشان چھُ نفس پرستی تہٕ اَنزٕ اَنبر چھُ شرکس وہ پداوان۔'' توے چھُ کُل عالمس دین اسلام فکرِ تاریخ مسلمأنی وجودٕ کھوتہٕ تہِ زیادٕ ضروٗری زِ گوڈ گژھِ مسلمانہٕ اسلأمی تعلیمہ ہُند زأنکار بنُن اِدِ ہیکہِ سُہ عالمس اندر اچھ بھرپوٗر دینی آفاقیت پھہلاونچ خدمت کٔرتھ۔ امہِ نشہِ بے خبری آسنہٕ موجوٗب تہٕ خود دین دار انتہا پسندی ہُند قونوٗن مشتہر کٔرتھ عملاونہٕ کِنہٕ چھِ۔ یتھ دینس غأر اقوام خصوصاً سائنسی ٹکنالوجی تہٕ فوجی کثرتچ زورآوری تھاون وألی مُلک جمہوری یتکس ناوس پتھ دہشت گرد اعلان کٔرتھ مسلمانن ہنزٕ بیک کُنی تہٕ بدنام کرنس پتھ لگی متی۔ اِوِ کِنہٕ چھُ زیادٕ ضروری یہِ زِ مسلمان گژھن پانہٕ وأنی توحید تہٕ تصوف رِتی پأٹھی زأنتھ اکھ موٗتھ بنُنہٕ تہٕ یہِ چھُ زیادٕ پہن عألمن ہنزٕ ذمہٕ دأری بنان۔ یہِ کتاب تصنیف کرٕنی چھُ اکھ ایمأنی آرزو۔ یہِ دستاویز گژھِ ہر طبقہٕ کِس نوجوانس تانی

واتناوٕنچ سٕخ کوٗشش ییٚن کرنہٕ تہٕ أسی ساری پنٕنہِ بٕبہِ مُشک ہٮ۪تھ دینی اصوٗلاتن یتھ نظام جمہوریتس منٛز پرکھاوٕنچ سام ہیٚنی۔

توحیداور تصوف کے افہام و تفہیم میں شرک کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر یہ نہ سمجھا جائے اور اصلیت کی حقیقت ذہن نشین نہ ہو جائے تو مردود ہونے کا خطرہ تک لاحق ہو سکتا ہے۔ جب رب بلا وسیلہ نہیں پہچانا جا سکتا ہے۔ اُس کی معبودیت عبد تک پہچاننے میں ذرہ ذرہ درکار محور رکھا گیا ہے۔اس لیے علم، عمل اور مشاہدات زندگی کے بغیر دین کی پہچان ناممکن بنتی ہے۔ یہاں تک کہ یہ دین رب العالمین سے رحمۃ للعالمین ثابت ہو جائے۔ وقت کے سیاستدانوں، وکیلوں، عالموں، واعظوں سے اپیل ہے کہ وہ اس دین آفاق کے سمجھنے میں کتاب وسنت کے علمی خزینہ سے جڑ کر پھر اس پر عامل لوگوں کی صحبت اختیار کرنے میں آرزو کریں۔

I Mr Mohammad Yaqoob Khan of Brenti as teacher as Ex. District Education officer admire respected Rajeedh who wishes unity of muslim uma and love to non muslims wrote such book who is translated from urdu to kashmiri language whose basic authors are allama Modidi and Data Gunj Bakesh.

I wish this book for whole world Muslims and to those who in doubt of towheed and Tasawoof, it is rare document but necessary to all People . Thanks

Mohammad Yaqoob Khan
R/o Brenti Achabal Annantnag

گاشہٕ جوے

کٲشیر ییٚتہِ پنٕنہٕ فطری حُسنکہِ حوالہٕ حساس ذہنن متأثر چھےٚ کران تتہِ چھُ امیک داخلی تہٕ باطنی ماری منز رتہِ صاحب حال لُکن محظوظ کران تہٕ رٕنزہٕ ناوان۔ کٲشرِ ہنز قدیم سری ربوایژ چھےٚ ییمہِ کتھِ ہنز وِزوِزِ گواہی دِوان زِ کٲشرِ چھےٚ فقرس تہٕ پزرس پتہٕ وتہٕ لول بران آمژ تہٕ ییٚتہِ چہِ رٕژ ربوایژ ہمیشہ مادیت تہٕ دُنیاپرستی ردکرِ مژ۔

محترم غلام محمد وگے رجیدہ صاب چھِ أتھی پاک تہٕ شوٗزٕ ربوایژ پٔنٕن زُوجان تہٕ دِل ودبماغ آیتن تھاوِتھ عام کاشرس یہِ کتھ فِکرِ تارنچ کوٗشش کران زِ اَسہِ کاشرو چھِ عالمگیر اہمیژ ہندی بزرگ پادٕ کری متی ییمو پننو نوٗرانی خیالاتو ستی سانی ذہن روشن چھِ کری متی تہٕ جہالژ ہندِس گٹہٕ پچھس چھُکھ گاشک زول کوٗرمُت۔ رجیدہ صابنس کلامس سام ہوان باسیوٚ زِیم چھِ مادی زندگی پٹھ روحانی زندگی ترجیح دِوان تہٕ یتھ کتھِ پٹھ چھُکھ یقین زِ کٲشرِ تہٕ کٲشرِ نبر پادٕ گامتی بزرگانِ دین تہٕ صوٗفیا کرام ہیکن أزی کِس تیز رفتار زمانس منز تہِ انسانس صحیح تربیت کرنس ستی ستی پزرس تام واتناونس منز اتھ روٗٹ کرِتھ۔

رجیدہ صابُن کلامہٕ چھُ ییمہِ کتھِ ہُند تہِ باس دِوان زِ یہِ چھنہٕ مذکورٕ بزرگن نسبت فقط احترامک تہٕ عقیدتک اظہار بلکہ چھُ اتھ منز مذکورٕ

بزرگن نسبت رجیدہ صابٔن لول تہِ ٹاکار پأٹھی لبنہٕ یوان۔ یہِ کلامہٕ چھُ
ییمہِ کتھِ ہنٛز تہِ ثبوت دِوان زِ ییمن چھُ اکثر صوٗفی مکتبن ہنٛز زبر پأری
زان تہٕ یہ پأری زان پننین پرن والین تام واتنہٕ خأطرٕ چھُ یہنٛد دِل سبٹھاہ
بےتاب تہٕ بےقرار باسان۔

رجیدہ صابٔنس کلامس منٛز چھِ منقبت اکھ خاص اہمیت تھاوان۔ ییمہِ کنی
یہِ کتھ عیان چھےٚ زِ تِمن چھُ اولیاء کرامن ہُنٛد لول رُمن رُمن منٛز موجوٗد۔
یمو چھُ شاہ نعت اللہ قادریؒ، حضرت چستیؒ، حضرت شاہ ہمدانؒ، حضرت
سلطان العارفینؒ ہنٛدبن حضوٗرن منٛز پننہِ خلوت بُرتہِ لولُک تیٚتھ اِظہار
کوٚر رمُت یتھ منٛز سادگی تہٕ سبزرپز رجایہِ جایہِ تہٕ رنگہٕ رنگہٕ پربزلان چھُ۔
تہٕ یہِ کتاب چھےٚ ظأہر تہٕ بأطنی علوم ہر ملتس رہنماتہٕ پُر اسرار یوسہٕ تہٕ
وُنستام کأنسہِ لِکھنس ژتبس تہٕ ہمت بڑاے۔

رجیدہ صابٔن کلامہٕ پُرتھ چھُ ییمہِ کتھِ ہُنٛد تہِ باس لگان زِ تِہنٛز باوتھ
چھےٚ کُلہم پأٹھی عاجزانہٕ تہٕ فریأدی لےہتھ وژھ وأنجہِ پیش کرنہٕ آمتین امہِ
قسمہٕ کین جذبن مأدی زندگی ہنٛز ہونرِ ہنٛز کأنہہ کھوٗٹ لاگنی چھنہٕ شوٗبان
تکیاز یتھ جذبس مأدی زندگی ستی کأنہہ واٹھ آسہِ تتھ کأنہہ مأدی مینٛز لاگن
چھُ بےجا۔ زأنیٚ یہِ کتاب چھِ یہنٛدِ نظمیہ الگ انمول مترجمہ نثر۔

ڈاکٹر مجروح رشید
شعبہ کشمیری یونیورسٹی آف کشمیر

توحید تہٕ تصوفُک میُل

علم چھُ سُونا گہٕ جوٗے تیٚمِچ وُزِنی تہٕ بُراے تمہِ علمہٕ کہِ آگرُک نیب چھُ دِوان یُس کأنسہِ تہِ عالمن پنہِ پنہِ علمُک موضوٗع بنأوِتھ، علمہٕ کِہِن طلبدارن تام واتنہٕ ناوٕنچ عمل چھَ ورتأوِنۍ آسان۔ یِیٚتِمِن چھنہٕ مےٚ تمہِ دُنیأوی رنگہٕ کہِ مروجہ علمٕچ ووکھنے کرٕنی مٔژہِ، یِیمہِ علمہٕ ستیٚ آدم پننۍ اِنسأنی صوٗرتھ شکلأ وِتھ ہیکہِ نہٕ بلکہ تمہِ عرفأنی علمٕچ یِتھ سأری علوم آویزٕ تہٕ دَس بستہٕ روٗزِتھ ہیکن۔ یِہِ علم سِرن والین اَسرأری متین چھِ طوطہِ زبو کلان تِم چھِ علمہٕ وجوٗد کِہِن نورأنی پڑاون سرٕ کران کران بأطنی سُدرٕکی دُرِ بے بہا حأصل کران تہٕ یِمن اَدِ عأرِف باللہ تہٕ رِندٕ جہان سپدُنک تھزر تہٕ بجر باگہِ چھُ یِوان، یِمے روشن ضمیر چشمِ بِینا تہٕ صاحبِ سلوک فقیر چھِ کشف، کرامأژ، اِلہام بیترِ منأزل منسأوِتھ خود بِین، خود پرست تہٕ خودی ہٕنٛدِس لامکانس تھاہ لأیِتھ لاسران اَبدٕ یِتھ پڑاوان۔

کتھ چھَ مےٚ دراصل ماسٹر غلام محمد وگے (رجیدہ) صأبنہِ تازٕ کتابہِ ''توحید تہٕ تصوف'' کِس پیش منظرس پٮ۪ٹھ کرٕنی یِہِ کتاب چھ رجیدہ صأبن

پننہِ شوقہٕ تہٕ ذوقہٕ بٔپہِ سبٹھاہ محنتہٕ سان ترتیپ دِتھ ، اکھ اہم کارنامہٕ دعوادار عالمن ، کأملن ، عأرفن ، عاشقن تہٕ صوٗفین بروٗنہہ کُن أنتھ اندس واتہٕ نو وُمت ۔ یَتھ کتابہِ اندر چھُ یمو عالمِ اسلام کبن معتبر ،قداوار مفسرن ، عأ لمن ، کأملن تہٕ صوٗفین ہٕنزن تصنیفاتن ہنٛدی حوالہٕ ، تُجربات ، اِرشادات تہٕ احکامات پننہِ زان کأری کٔنی ضبط تحریرس اندر أنی مِتی ، یمیٛک فأض تہٕ برکت واتہِ تصوفس ستی شوق سلیم تھون والبن تِمن سارِنے صاحبِ فہم عاشقن یِم عالمہِ اسرارٕ کی مُتی تہٕ شیدایی آسن ۔ پوٗز زیٖیلہِ یہِ مُروجہ رسمِ خطس اندر چھاپ سپدِ ہےٚ نتہٕ چھَ یہِ بلاتشبی أچھ وٗٹھ مُتی کتھ زانٛنۍ تہٕ مانٛنۍ کارے دارو ماملہٕ بنان ۔ رجیٖدہ صأب چھُ اصلی قلم کار تہٕ مصنف مزاژک موہنیو ، مگر مُتی مسلکس اندر علمہٕ تہٕ قلمُک آسُن چکاوان کتاب ''توحیدتہٕ تصوف'' پٕرتھ سپدِ پزی پأٹھی اکھ باہوش صاحبِ کتاب ہٕندِ وسیع علمہٕ تہٕ مطالعہ ستی باخبرتہٕ متأثرتہٕ یمو پٕٹھن معتبرتہٕ مُستند کتابن ہنٛدی حوالہٕ صوٗفی مسلک کِس نصابس تام واتنس چھ دِتی مِتی تِم چھِ پزی پأٹھی قأبل دید تہٕ قأبل دادتہِ ۔

رجیٖدہ صأبس چھُ بیٚیتہِ کبن اَدبی ، علمی تہٕ صوٗفی قبیلہٕ کبن قلم کارن ستی عدم دلچسپی ہنٛدِ سخ گِلہٕ تہٕ شکوہ ، پوٗز مِیانہِ زانہٕ یہِ یِم زانان تہٕ لبکھان چھِ ہُمن چھنہٕ تمیٛک مِزاژ تہٕ نہٕ واتہٕ نیارے ، نہ چھکھ أہنٛدبن تحریرن سنہٕ ٹنگ تہٕ سِرٹنگ نہ وق تہٕ نہ شوقے ۔ وونی یِم مے ہوی سادِ منوش أہنٛدِ علمہٕ قلمُک حض ثلہٕ ہن تِم چھِ وقتن تِمن آوریرن تہٕ اُلجھنن اندر آور آوی مِتی یتھ

اندر نہٕ کانٛہہ ذاتی یا مادی فایدٕ آسنُک اِلزام یا اِمکان چھُ، تمہِ سببہٕ چھُس نہٕ بہٕ ہیٚوٚ آدم تہٕ یِمن تتھ کامہِ کارس یقرٲری بنان یوسہٕ نہٕ بہٕ کُرتھ ہیکہٕ۔

وگے صاٮ۪ب چھُ أکِس تِتھس منصبس پٮ۪ٹھ خدمتِ خلقِ خداتہٕ بارِ قلم وبتر اوان تہٕ پبتر اوان یُس اوہنٛدٕ بُتر چھُ۔ یہِ دِل گردٕ تہٕ چھُنہٕ سارِنٕے باگہِ یِوان۔ یِمن کُنہِ ملالہٕ بغٲر پنٕن علم زانُن تہٕ قلماوُن، وق دِیَس نہٕ مُجرا ایمُٹھک یہِ حقدار آسہِ، ووٚنی گوٚو فقرس تہٕ فقیری اندر چھَ بے نیازی، لاوبالی، تہٕ توٚژھ فقیر سُند آسُن وٚہند نہٕ یِوان۔ پتہٕ گٔیہِ قلندری تتھ اندر ییٚلہِ دسگاہ تہٕ قبوٗلیت آسبس، سکندری ییس باگہِ۔ مےٚ چھُ ذاتی طور رجیدہ صاٮ۪ب بالہٕ پانٕنک لالہٕ زانٛتھ بٮ۪ین زانی راونٕچ پننٕ ذمہ داری پننہِ حدٕ نکھٕ وانٕچ کوٗشش کُرمٕژ۔ یِیمہِ یورتہِ یہِ بہٕ أہنٛدِ قلمُک آسُن تہٕ اعجاز زانہٕ سُہ باقین تام واتہٕ ناوٕنس کرس نہٕ کانٛہہ بخُل۔ خدا صاٮ۪ب کُرنس مُخلص قلمس قبوٗلیتھ، اَسہِ دِیِن رُت کرنُک تہٕ سرنُک توفیق۔ آمین

طالب حق

ظریف احمد ظریف

دین پھہلایو کأشرِ زبأنی منز

کأشر زبان اندٕ تھاونس تہٕ پایدار بناونس منز چھُ سانین دینی پیشواہن، رۄحأنی بزرگن تہٕ صۄفی شاعرن ہُند دیُت سبٹھاہ اہم۔ امہٕ قسمہٕ چین شخصیژن ہنزِ کتھِ منز چھُ سبٹھاہ تأثیر آسان تہٕ لۄکھ چھِ یمن یہٕ ڈۄلی زِ تہٕ تعویز پن کران۔ أزی کس دورس منز تہٕ یم شأعر سارِوٕے کھوتہٕ زیادٕ مقبۄل چھِ تم چھِ صۄفی شأعر۔ یمن شأعرن ہُند کلامہٕ چھُ محفلن تہٕ مجلسن منز گوبہٕ یوان تہٕ یہندی طألب تہٕ معتقد چھِ یہنز شأعری تہٕ کلامہٕ پننین وچھن منز رٕچھی رٕچھی تھاوان۔

کٔشیر چھُ ریشی وأرتہٕ پیروأرونہٕ یوان تہٕ رۄحأنی خیالن چھُ ییٚتہٕ ہر ہمیشہ اوبروٕے اوسمُت۔ لۄکھ چھِ ازتہٕ عقیدتکہٕ حوالہٕ گنہٕ تہٕ موضوٗعس منز لکھنہٕ آمژ مولجہٕ کتھٕ پران، تہٕ کأشر زبان زیادٕ کھوتہٕ زیادٕ مقبۄل بناونہٕ

باپتھ تہٕ دینچہ کتھہِ فِکرِ تارنہٕ باپتھ چھہٕ ضروری زِ أسی کرواتھ زبأنی منز دینی موضوعات شأمل۔ اتھ چھہٕ اکھ بارٕ فأیدٕ یِتہِ زِ مادری زبأنی اندر چھےٚ کتھ اصل پأٹھی فِکرِ ترٲن تہٕ پلہِ پیوان۔

غلام محمد رجیدہ صأبنی دردِس کتاب ''توحید تہٕ تصوف'' چھےٚ امہِ اعتبارٕ اکھ حوصلہٕ افزا کوٗشش تہٕ سأنس علم وادبس اندر اکھ مانہِ سوو اضافہٕ۔

خدا صأب دینکھ قلمس زیادٕ کھوتہٕ زیادٕ وُسعت۔

عزیز حاجنی

اکیڈیمک آفیسر لنگویجز

جے، اینڈ کے بورڈ آف سکوٗل ایجوکیشن، سرینگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اتحادِ ملت

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امابعد! اسلام کی تمام تعلیمات کا سرچشمہ قرآن وحدیث (کتاب و سنت) ہے۔ ابتدائی تعلیم مسجد نبویؐ میں دی جاتی تھی۔ لہٰذا درسگاہ نبویؐ میں تمام علوم یعنی تفسیر، حدیث، فقہ اور تصوف کی تعلیم دی جاتی تھی۔ کوئی الگ شعبہ نہ تھا۔ مسجد نبویؐ میں ایک چبوترہ تھا۔ جس میں صحابہ رسولؐ تزکیہ نفس اور اصلاح باطن کی عملی تعلیم وتربیت کے واسطے ہر وقت موجود رہتے تھے اور انہیں اصحاب صفہ کا نام دیا گیا تھا۔ جب اسلام نے عالمگیر حیثیت حاصل کی تو اس کی تعلیمات کو علمائے دین نے الگ الگ شعبوں میں منظم کیا، جنہوں نے علم حدیث کو محفوظ کیا، وہ حدیث کہلائے۔ علم تفسیر والے مفسر کہلائے جو فقہ کے کام میں مشغول ہوئے وہ فقیہہ کہلائے اور جن اشخاص نے تزکیہ نفس واصلاح باطن کا شعبہ سنبھالا وہ صوفی اور مشائخ کہلائے۔ یہ سب چیزیں اسلام کہلایا۔ جس طرح ایک انسان کے مختلف

اعضاء مثلاً کان، ناک، ہاتھ، پاؤں، مُنہ، سر، آنکھیں وغیرہ ہیں۔ یہ سب چیزیں انسان کی شکل وصورت کو نمایاں کرتے ہیں۔ صرف آنکھیں کہنے سے انسان نہیں کہلاتا ہے۔ اسی طرح اسلام شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کا نچوڑ ہے۔ بقولِ پیر رومیؒ

علمِ باطن ہمچو مسکہ علمِ ظاہر ہمچو شیر
کے شود بے شیر مسکہ کے شود بے پیر

ہر چیز کے دو حصے ہیں، ایک ظاہر اور دوسرا باطن۔ جیسے انسانی جسم ظاہر اور اس کا باطن روح ہے۔ لہٰذا یہ دونوں لازم وملزوم ہیں اور ان کے آپسی رشتے سے انسان زندہ ہے۔ نماز کے لیے پہلے ظاہری طہارت لازم ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے دربار میں سربسجود ہو کر خشوع وخضوع، حضورِ حق قربِ حق و وصالِ حق باطنی پہلو ہے۔ پس شریعت جسم ہے اور طریقت اس کا رُوح ہے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں۔ اگر تم کسی کو کرامات والا دیکھو، ہوا میں اُڑتا ہوا دیکھو، دھوکے میں نہ آجانا جب تک یہ نہ دیکھ کر آؤ، انہیں حفظ حدود اور پابند شریعت کیسا ہے۔

حضرت مولانا رومیؒ فرماتے ہیں:

کارِ مردان روشنی و گرمی است
کارِ دوناں حیلہ و بے شرمی است

یعنی مردوں کا کام روشنی وگرمی ہے یعنی عمل میں سرگرم رہتے ہیں اور

کمینوں کا کام حیلہ، بہانہ سازی اور بے شرمی ہے وہ مجاہدات سے جی چُراتے ہیں۔

رہبر راہ طریقت آن بود
کو باحکام شریعت مے رود

یعنی طریقت اور سلوک باطن کا راہبر وہی ہو سکتا ہے جو احکام شریعت کا خود بھی پابند ہو اور طالبین کو بھی اس کی پابندی کی ہدایت کرتا ہو۔ فرمانِ علمدارؒ

کُنبر ہے بوزکھ کُنہِ نو روزکھ
أمی کُنبرَن کوتاہ دیُت جلاو
عقل تہٕ فِکر تور کوّت سوزکھ
کٔمی مالہِ چیتھ ہیوٚک سُے ڈریاو

زیرِ نظر کتاب کا مطالعہ راقم نے طائرانہ انداز میں کیا۔ قارئین حضرات گہری نظر سے کتاب کا مطالعہ فرما کر خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ مؤلف کہاں تک اپنی بات کہنے میں کامیاب ہے۔ مجھے اپنی کم علمی دور بے بضاعتی کا اعتراف ہے لہٰذا حتمی رائے دینے سے قاصر ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق بات کہنے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خادم قوم ملت
سید فرید الرحمٰن بخاری
صدر انجمن تبلیغ الاسلام، جموں وکشمیر
مہتمم اعلیٰ حنفیہ عربی کالج، نور باغ سرینگر کشمیر

توحیدتہٕ تصوف

بطور واعظ تہٕ مبلغ دین ئر مبے یہِ کتاب پۄژ عناصیر و دون بڈٕ ہن شخصیاتن ہنزٕ دینی نظریا تو مطأبق چھِ یہِ زبانِ اردوٗ ہس منز گرتھ، کأشرِ زبأنی منز پھرنس پیٹھ چھِ ترجمہ کار جناب محترم رجیدہ صأب قأبل تحسین و مرحبا۔

یتھ کتابہِ منز چھُ یہِ اکھ بۄڈ آرزوٗ وتلاونہٕ آمُت کہِ اُمتس گۄژھنہٕ مسلک تہٕ اعتقادٕ کس بِناہس پیٹھ کانہہ دوٗر برآسُن ۔ییلہِ مسلمانہٕ اکھ أکس شکہٕ چونظرو وُچھن تہٕ مِلت رٕکتھٕ گژھِ مولود اسلام یعنے اسلأمی معاشرٕ وجوٗدس منز انہٕ نس کامیاب ۔ییلہِ زن سأری قوم پننہٕ نین تہذیبن رأچھ کران آمتی چھِ تہٕ تموے چھُ یتھ موجوٗدٕ دُنیاہس پیٹھ پنٕن راج چمکومُت تہٕ جمہوریت ناودیُتمُت ۔یہِ چھِ ہر کأنسہِ مسلمانس للہٕ وُنہِ دگہِ ہندی پأٹھی سوچُن تہٕ سرُن۔

یُتہِ جناب مودودی صأبن پننہِ سارے عمرِ مسلمانس بیدار کرنہٕ خأطرٕ تہٕ خدائے ہنزٕ بندگی تہٕ أمی ہنزٕ ے حکمرأنی برزمین تہٕ اکثریتی ریاستن عملاوٕنک درس دیُت مُت چھُ ۔تتہِ گژھِ شریعت چہِ علمدأری ہنزٕ محکم

بنیاد خدا زانہٕ نچ تہٕ عملاً تزکیہ نفس تہٕ رضاے رب حاصل گژھنچ وَتھ تہٕ بہ جسد و روح اعمال صالح آسنی، تہٕ اتھ چھُ تصوف ناو آمُت تھاونہٕ۔ تیٚچ ابتدا اصحاب صفہ کران آمٕتی چھِ۔ یہِ زن پانے رہبانیت مولہٕ تلے رد گرتھ جنابو رہنمایی گرہٕ چھِ۔ یِم دونوے شعبہ چھِ اتحاد خاطرٕ از حد لازم و ملزوم۔

یتھ دورِ جدیتس منز اسلامی ملتس خبر دار گژھُن کہِ مغربی تہذیبن چھُ بے راہ روی، مادیت پرستی، جنسیات پسندی تالہِ کنٚ ژٹھ کڈہٕ تہٕ دُنیا پرستی کنٚ چھُنہٕ کانٛسہِ زچن نال اتھِ یوان تہٕ انسانی اعمال چھِ چار واین ہنٛدِ کھوتہٕ بدتر گژھان۔

بہٕ چھُس أز چہ پُویہِ اپیل کران کہِ تِم پٔین پانٛس تہٕ پۄرٕ پاٹھی پٔرن اسلامیات تہٕ تصوفٕچ وتھ رٹِتھ کرِن اتحاد المسلمین پٔنن منزل مقرر۔ یِتھہٕ پاٹھی کہ غارقوم تہِ زانن رب العالمین تہٕ حیاتی رحمۃ للعالمینؐ۔ خداوندِ کریم دِین توحید تہٕ تصوف زانٕنچ کل تہٕ فکر۔ آمین

تہٕنٛد خادم و نادم

بابا غلام محی الدین دراوے

نعمت پور، علاقہ کوکرناگ

Department of Kashmiri

University of KashmirHazratbal, Srinagar-6
Prof.Shafi Shauq·····HOD Dean Faculty of Arts

Review of two MSS on Taswuf by Faquiri Sultania

The two manuscripts on various aspects of TASAWAF by Faquiri Sultania(Alias G.M.Rejeeda) of Pyath Dyalgam,Anantanag,Submitted to the Vice Chancellor are certainly a spontaneous and sentimental outpouring of the author's understanding of various facets of Islamic mysticism;adherence to acacdemic norms of style and presentation is no concern of the author. The author's opinion is purely subjective and, such there in no documentation or comparative analyeses concerning the subject in the two MSS.

While appreciating the author's hard and sincere intention. I suggest that the author should seek finacial of Art,Culture and Languages for Publishing the two books. The University has no provision on publishing the material.

The manuscripts need to be re-written in the approved Kashmiri scrpit before submitting them for the consideration of authorities of the academy for financial assistance. The authour may get the manuscripts recast in DTP in Kashmiri Inpage by some professional computer operator.

I feel that the two books, when published, shall have a warm response from the admirers of " Pir Baba "

Prof. Mohammad Shafi Shauq
Naseem Bagh . University of Kashmir

نادر تحفہ دین

تخلیق توحید یہ تصوف اُردو زبان سے کشمیری میں لایا گیا۔ ممکناً اس زبان میں دینی تبلیغ کا یہ بڑا اور پہلا کارنامہ ہوگا۔ جس میں اتحاد ملت کے لیے ہر نوع آرزو کی گئی۔ اس دستاویز میں توحید کے ساتھ حقیقی تصوف کے سمجھنے اور برداشت کے برکات کے لیے گذارش ہے۔

اس مسودے میں جناب علامہ مودودی کے انتھک کوشش اور اور احیائے دین کی خاطر تحریک دین برائے دین اسلام پر سیر حاصل بحث کی لیکن کاش اُسے مرشد حاصل ہوا۔ شاید اس دنیا کو خاص کر برا عظم ایشاء میں مسلمانوں کے اختلافات نہ ہوتے اور مقصد دین بھی حاصل ہو پاتا۔ لیکن مسلمانوں کی یہ بڑی بدقسمتی رہی کہ نظریہ مودودیہ دین کے لیے ایک اور اختلافی نکتہ بن کر اُبھرا۔ جسے پُر کرنے کے لیے کوئی اس تنظیم میں توحید و تصوف کو یکجا کر کے دینی خلش جاری نہ بننے دیتا۔ ایک اور افسوس کا مقام یہ ہے کہ کتنے علماء، واعظ و مبلغ، پیر و درویش اور فقیر لوگ مادیت کے لیے گانے کے مجالس تک کا رواج دے کر صوفیت کو بدنام کیے ہوئے ہیں۔ صوفیت بنیاد خود دینِ مبین کا وہ

نایاب فقر ہے جوایک صوفی ہی مرشد کامل سے وابستہ ہوکر پاتا ہے۔ اگر چہ علم اس راہ کا چراغ ہے مگر منزل نہیں۔ یہی وجہ ہیں کہ علماء بھی اس راستے میں دین اسلام کولوگوں تک پہنچانے میں خونِ جگر نچھاور کرنے لگے۔ مگراس مقام تک بہت ہی کم پہنچے جہاں روحانیت پاکر واحدنیت میں گم ہوتا ہےاور کچھ خدائی راز بھی افشاء کرتار ہتا ہے۔

علامہ مودودی صاحب اس دنیا کومسلمانوں کے لیے وہیں سے شروع کرتا ہے۔ جہاں امت کے لیے خلافت اور معرکہ کربلا وقوع ہوا۔اس لیے وہ دین شریعت کونظام برائے مسلمانان حاصل کرنے کی بھاگ ڈور حاصل کرنے سے ہی مسلمان اورداخل اسلام یاددلاتا ہے۔ جیسا کہ لا الہ الا اللہ برائے مخلوق اور محمد الرسولؐ برائے عالمین اورشرط زندگی مسلمین ہے۔خدا کرے یہ کشمیری کارنامہ ادب اورتحفہ دین ہرفرد تک پہنچے تاکہ فرقہ بندی سے پاک معاشرہ نصیب ہو جائے۔کتاب ''توحیدتہٕ تصوف'' پزٕ درمأدانِ عمل عالمن تہٕ واعظن تسلیم کٔرتھ عالم اسلاچ بلندی تہٕ تھزر نیشہٕ ناوٗن تہٕ دلی دورِرس ہمیشہٕ خأطرٕ رخصت کرٕن۔

آپ کا طالب علم
غلام حسن ریشی ،ساکنہ پیٹھ دیالہ گام
رجیدہ کالونی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حقیقی توحید

توحید وتصوفس متعلق یمو صاحبِ دٲنشو چھُ لیوٗکھمُت ،یہِ کتاب حقیقی توحید چھُ فنافی الشیخ پیٹھ شروع گژھان ، امیُک مُنزل چھُ آخر فنافی اللہ۔

یہِ شعرچھُ مانہِ زیوہ

کہ یہ موج یہ لہر یہ سکوتِ صحرائی
یہ آتش چنار ہے ظلمات کی بینائی

اس مقام پرپہنچ کر فطرت الہ اللہ ہے۔ یعنی توحید ازلی سے واقف ہو کر تصوف کے راستے داخل ہوتا ہے اور وہ عشق جلالی ’’جس نے دیا بندہ مومن کو جلوہ‘‘ ،مرتا ہے کون‘‘۔ ہوتی جب زندگی پائندہ حیات ہدیٰ حاصل ہو کر اشرف المخلوق کا درجہ پا کر اپنے آپ کو قریب سمجھتا ہے۔

ازل سے ابد تک دستور الا اللہ ہے یہ لوح پر قلم و میثاق مشعل راہ ہے۔ یہ خاکی فطرت قوم جس کو منزل مقصود تک پہنچنے کے لیے کشف وصف اور علم من الظلمات کا ہونا ضروری اور ’’مقام عشق میں نہ ہو جینا نہ ہو

مرنا'' متانتی راز ہے رب ذوالجلال کا عقل باہر ہے، بتحیق کشف اظہار کا والے مسرؤر رہوتا ہے زبان وگفتار کا زمانہ حال میں تصوف فطرتاً اصلیت سے وابستہ ہو۔ جو پیدائش الا اللہ کے لیے مشکل راہ ہے۔

محترم صاحبان آدم سے لے کر آج تک اس دنیا میں حق وصداقت کا بول بالا متقاضی ہے جیسا کہ نہ نمرؤد نہ فرعون نہ ماہان منزل مقصود تک پہنچے باطل کو ہر زمانہ میں شکست ہوتی ہے۔

باقی والسلام

بشیر احمد رائی

ہاکورہ گنڈ، ڈورہ

22-10-2008

تصوف کی سند

خلفائے راشدین اور عشرہ مبشرہ کے بعد اصحاب صفحہ اعلےٰ صفات ستوہ کا مظاہر کامل تھے۔

اصحاب صفہ کی ذکر قرآن وحدیث میں موجود ہے۔ یہی حضرات دورِاول یا دورِ رسالت وخلافت کے ارباب تصوف ہیں۔

تصوف کا دوسرا دور ۴۳ ہجری سے دورِ تابعین کا ہے۔ ایک سو سال کی مدت پر پھیلا ہوا ہے یعنی ۴۳ ہجری سے ۱۵۰ ہجری تک دو بڑی ہستیاں ایک اویسی قرنیؒ، دو حضرت حسن بصریؒ۔ ایک جنابصلعم کے بہ دنیا میں موجود بہ حیات تھے۔ ۳۷ ہجری کو جنگ صفین میں شہید ہوگئے۔ حضرت حسن بصریؒ ۱۱۰ ہجری میں وفات پائے۔

تیسرا دور تبع تابعین ۱۵۱ ہجری سے شروع سو سال تک زہاد، عباد، نساک، صوفی القاب سے کہے گئے۔

موجد اصطلاح تصوف ابو ہاشم ،م ۱۵۱ ہجری ۔انتقال در ملک شام
رابعہ عدویہ م،۸۵ ہجری بصرہ کی رہنے والی۔
حضرت ذوالنون مصریؒ
حضرت جنید بغدادیؒ ۔حضرت داتا گنج بخشؒ ۔حسین بن منصور حلاج
حضرت ابوبکر شبلیؒ ۔
دورمتاخرین حضرت شیخ علی بن عثمان جلالیؒ ہجویری
حضرت امام غزالیؒ ۵۰۵ ہجری،
حضرت شیخ محی الدین اکبر، ۶۳۸ ہجری
حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ ،۶۷۲ ہجری

☆☆☆

برسی دختر شہید گل نوازہ، پیٹھ دیالہ گام

کشمیر عظمیٰ اول مئی ۲۰۰۸ء، ......ص ۱۰

شہنوازس گٔر ربن رحمت عطا
در گذر بنیہِ لوٕکٕٹ بٔڈ ساٚری خطا

حوٗرو غِلمانو وۄلُس نوٗرُک رِدا
لولہِ مہرنہِ گوٚو تِتھُے اَجلُک صدا

بختہِ بٔڈ سکھراے سُلہِ دارالبقا
یِی بَس اوسُس گوٚمُت غاٗیِک صدا

چانہِ مرِ آمُت پۆژھا سپدی جُدا
صبر و شکرا کوٚر اٗہنٛدی بابن ادا

بر رضائے رب چھُ صوٗفی با خدا
چھوکھ تہٕنٛد للہِ وٗن چھُ جِگرس ہر صبا

رب شہیدن راٗضی ، دِیہِ رٔژرُک جزا
شہنوازن ٹوٚٹھ یاوٗن کوٚر فِدا

حوٗرِ ونہِ وان چھےٚ شہیدن مرحبا
رب عطا کرِنکھ ہر وِزِ مرتبا

☆☆☆

بزبان از اہل خانہ
فاروقہ ،فردوسہ،اول مئی ۲۰۰۴ء
بزبان کشمیری گفتہ ظریف احمد ظریفؔ
درِ وداعِ شہنوازہ
دخترِ جی۔ایم،رجیدہ
۲۵ سالہ زندگی کا خلاصہ

توبہ دربارگاہِ الٰہی

عُمرِ ہنڈی بارِ خطا ہتھ آس ژنے گُن یا رحیم
کارِ دُنیا نارِ نمرُود کوُت سوُمبرُم یا رحیم

مَس بہ گوس زاگہ وُن وِز وِزِ نا حقس
ساٗلہ نے گوس لوررُو دُس ترٗیشہ ہیوٗت آدِمی رتس

عاٗب گویِ گُر مے بے حد فتنہ تلُم ذرِ ذرس
ژھلہ باٗزی ہنچھ ناٗوِم ءکتی معصوم بے ہوس

حبس تہِ خرچوُم محوِ زَر پنہ نِس گھرس
پرِوا وبوٗرُم نَے تنِ تنہا غرق گوس منز نخوتس

حق وہمسایہ نزدیک آشناو پیوٗم نو زانہہ ژبتس
نامہ سیاہ میون کوہِ عظیم مٹہ گُس ہنیہ بدکارس

زیچھِ سیاہ راٗژ پتے ووٗنی گوس بیدار ضُچھےٚ
اِمتحانن منٛز گوس آووٗر کُس پزٛژھم بمارےٚ

رگہِ رگہِ دگہِ ستی زُو مےٚ لوٚگمُت داوٕ ہےٚ
کُنِس جانس ناتوانس ژٕلم ترٲوِتھ واوٕ ہےٚ

مێانہِ اطوارٕ یِنہٕ کانٛہہ پاٗدٕ کرہن در جہان
مویہِ مویہِ در توبہٕ آسے معاف کر سیاہ کارٕ ہےٚ

پالِس پیوس چھینہِ آس رحم کِس دربارٕ ہےٚ
توبہٕ میون گرئ تو قبوٗل روزِ عبرت جہانسےٚ

چھُنہٕ ژےٚ ہێوٚ کانٛہہ غفار بڑانتھ چھےٚ لاچارٕ ہےٚ
رنجیدہ ہےٚ رنجیٖد بنتم پردٕ کر منٛز ذُریاتسےٚ

دلہٕ کنو پرٚو چھُس توبہٕ کران یا رحیم یا غفار
دِم اجابت پاسِ رسالت واتہٕ تم فُری یادٕ ہےٚ

☆ ☆ ☆

طالب دعا: محمد اشرف صوفی، حافظ باغ سرینگر

حضرت ابوالحسن قوشنجہؒ چھ فرماوان

برصفحہ ۸۷، سطر ۶، کشف المحجوب

"التصوف الیوم اسم و لا حقیقۃ و قد کان حقیقۃ"

از چھِ حقیقتہ روس چیزٕ ک ناو تصوف سمجھنہٕ آمُت ورنہ اوس یہٕ ناوہ بغأر زمانن منز اکھ حقیقت۔

مطلب چھُ یہ کہ صحابہ کرامؓ تہٕ سلف وصالحین ہندس زمانس اوس نہٕ یہٕ ناو۔ مگر امیُک مصنیٰ (عمل) اوس موجود وُنی چھ ناوٕ مگر مصنیٰ ہُک وجود چھنہٕ۔ یانے معاملات تہٕ کردار اُسی بہتر (معروف) لیکن دعویٰ اوس بلکل کم وونی چھِ دعویٰ مشہور مگر معاملات جہلانہ (مجہول) تصوفکین معاملاتن منز معانی تہٕ حقایقن ہُند اظہار بیانس منز مشایخن ہُند ذِکر کرنہٕ آمُت (مذکورہ) ارشادات چھ طالبانِ حقن ہنزِ رہنمأیی خأطرٕ کأفی۔ مگریم تصوفکی انکأری چھِ (انکار کرن وألی) یمن پرژھتو کہ تصوفس انکأرکی سپدنس منز کیا چھُ تہُند مراد۔ اگر محض اُمیُک ناوٕ موجوب انکار چھُ، تہٕ تیلہ چھنہٕ کانٛہہ ژکھ، حرجہ یا گراو، مگر یتھ پأٹھی مانے تہٕ حقأیقن نش انکار کرُن چھنہٕ

لاٗزم بنان۔ تمہِ پتہٕ تہِ اگرتھی امہِ کُس مانیس تہِ حقایقتن نِش انکار چھُ تہٕ یہِ انکار چھُ کل شریعت اسلامُک انکار بنان۔ یُتے یوت نہِ بلکہ چھُ یہ آنحضورﷺ ہندِس پسندیدتہٕ شوبہٕ وٗنس اخلاق حمیدہ تہٕ کل خصلتس پٹھ اسوہ حسنس انکار (منکر) بنِیہٕ گنزراونہٕ۔ امہِ انکارہ پتھ چھ سورے دین ریاکاری ہُند دین بنان (نعوذ باللہ)

بہٕ چھس دُعا کران زِ اللہ تعالی بناوِن توہہِ یتھ فرمانبردارتہِ نیک۔ یتھ پاٹھی تمی پننی دوست بناوی۔ بہٕ چھُس توہہِ وصیت کران زِ خدایہٕ ہندٕ ین یمن دوستن، وٗلین تہِ حق ژھارن والین صوفین ہتی گژھِ حق وانصاف ہمیشہ زیرِ نظر تھاوُن۔ دعویٰ گژھِ کم کرون تہِ خدایہٕ ہندٕ ین بزرگن ہتی حسن اعتقاد تھاوُن۔

❀❀❀

ماخوذ از: کشف المحجوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

توحید اور تصوف

اگر آپ خدمت دین ہر ملت کے لیے نفع بخش سمجھنے اور سمجھانے کی آرزو رکھتے ہیں تو خدارا پرکھ لیجئے کیونکہ ملت میں تفرقہ کی یہ بڑی وجہ یعنی توحید اور تصوف ایک دوسرے کے لیے عملی ضد بنا دیا گیا۔ اس دوری کو حتی الوسیع کم کرنے کے لیے ان دونوں شعبہ جات کے حوالے سے اس مسودے کو ہر عالم ومفسر سے طفلِ مکتب تک پہنچانے میں پہل فرماویں۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کشمیری زبان نئی نسل کے لیے ایک اجنبی بول چال بنی بنائی گئی۔ لیکن کشمیری کو خصوصاً اور عموماً ہر کس و ناکس کو جب اسی زبان میں پڑھی جائے تو اُسے پھر اور اُن کتابوں کی لکھی تحریری واقعات اور علمیت سمجھنے میں یہاں کوئی دقت یا کھوج اور کوئی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ براہِ راست آپ بزبان کشمیری میں ہر تعلیم یافتہ اوران پڑھ کو سنائیں تو دوسرے زبانوں سے پلے بڑھے کشمیریوں کو یہ نادر و نایاب تواریخ سمجھنے کی کوئی اور تحریر کھوج نہیں ہوگی۔ اُمید ہے کہ اس بار یہ تواریخ پڑھیں اور بے خوف تنقید لکھیں تا کہ مذاہب کی نزاکتوں سے آگاہی پائیں۔

مصنف

رجیدہ

در ذکر لختِ جگر شہید گُل نوازہ ''دختر''

جناب علامہ مودودی کے کتاب بنامِ مودودی اور تصوف اور کشف المحجوب سے لیے گئے عنوانات اور خصوصاً علامہ کی زبان اردو بہت دقیق لفاظیت کی وجہ کشمیری زبان میں ترجمہ کاری کارِ کرامت سے کم نہیں۔ اس بارے میں آپ کو بحوالہ مذکورہ کتب کے اقتباسات کے صفحاور سطور درج ہیں۔

بسم اللّٰہ

یہ کتاب یمہِ کس تحریری شکل کاشر زبان منز چھ یوان دِنہٕ چھُ محترم علامہ مودودی تہِ اُمی ہٕندی رٕتی ترجمانی کرن والیو بیاناتوٕ ستی مُشکا ونہٕ یوان۔ تتہِ چھُس بہٕ مناسب سمجھان کہ امہِ کس پورہ حقس منز کرٕ بہٕ بطور پہچان جناب داتا گنج بخش سٕنز کتابہٕ کشف المحجوب کہ عنوانہ معاملات صوٗفیانہٕ بہٕ نسبت حضرت ابوحفص حداد نیشاپوری سٕند یو یمو ارشاداتوٕ ستی یہ اندراج، یم ات کتابہِ کشف المحجوبس منز کتاب صفحہ نمبر ۷۶ چھ فرماوان۔

''تصوف چھ سراسر ادب، ہر وقتہٕ ہر جایہٕ تہٕ ہر حالہ خاطرہ مقرر۔ آداب تہٕ احکام، یم یمن آرابن ہنٛزٕ پابندی تہٕ یہندٕ بن پننہٕ نٔبن وقتن منٛز لازم بناؤ تم گٔے مردانہٕ خداین ہنٛد بن اعلیٰ درجن پیٹھ فائز، تم تہٕ یموٚ یمن آدابن ہنٛز قدر دأنی زأنی نہٕ تہٕ گرِکھ ضایع۔

تم گٔے خدائسٕنز نزدیکی تہٕ قبولیت کس گمانس منٛز نا امید گژھتھ مردوٗد (یانے گٔے رد) امہِ کس پزرس منٛز (مصنیٰ) چھُ حضرت ابوالحسنؒ ہُند ارشاد یتہٕ پأٹھی:

لیس التصوف رسوما ولا علوما ولکنہ اخلاق

رسمِ علمُک ناو چھنہٕ تصوف بلکہ چھُ وصفن تہٕ اخلاقن ہُنٛد ناو یتھہٕ پأٹھی زانو امیُک مطلب اگر رسمُک ناو تصوف آسہے تیٚلہ گژھِ ہے ریاضتہ تہٕ مجاہداتوٚ ستی حاصل۔ اگر علمُک ناو تصوف آسہِ ہے تہٕ تیٚلہ گژھِ ہے تعلیم پرنہٕ ستی حاصل۔ مگر یہِ چھُ گلس پیٹھ اخلاق حتیٰ کہ اگر امیُک حکم پننہٕ ہستی منٛز جأری تھاوو نہٕ۔ امکی معاملات پننہٕ نس وجودس منٛز عملاوو نہٕ، تیٚلہِ گژھِ نہٕ اسرأری حقیقتھ ہرگز تہٕ حاصل۔

رسم کیا تہٕ کتھ چھو نان تہٕ اخلاق کیاہ گو۔

مصنیٰ کس صورتس رسوم تہٕ اخلاقس چھِ پانہٕ وأنی یہِ فرق رسم چھُ یتھ اکھ کردار فعل (Action) یُس تکلیف پیٹھ محنتہٕ تہٕ باقی اسبابو ہنٛدِ ذرایعوٚ ستی حاصل گژھان چھُ مثالہِ پأٹھی تژھ عمل یوسہٕ باطنس خلاف بظاہر کرنہٕ یِیہ تہٕ سُہ کام (فعل) آسہِ باطنی مصنیٰ حقیقتہٕ نشہِ خالی۔

اخلاق چھُ یُتھ پسندیدہ (محمود) کردار (فعل) یُس بغیر سختی محنتہٕ تہٕ بغیر اسباب و ذرائعہ تہٕ بظاہر باطنکہِ موزنیتہٕ ییہِ کرنہٕ تہِ یم آسن نہٕ بیٚیہِ دعویٰ کران۔

صفحہ نمبر ۷۱۔ کشف المحجوب، حضرت ابوالحسن نوری چھُ فرماوانُ

"التصوفة هم الذين صفت ارادىهم قصاروامى الصف الاول بىس ايدا الحق"

صوفیائے کرام ہنٛز جماعت چھِ سو یہنٛز زندگی بشری کدُورتو نِشہِ آزاد بیٚیہِ آفاتِ نفسائیتھ نِش پاک گرِتھ طمہو تہِ ارمانو نِش لاپروا آسہِ گأمژ۔

☆☆☆

بسم الله الرحمٰن الرحیم

کأشرِ زبان منز یہِ ڈآلی پٕر یوہ۔

ازترجمہٕ کار۔جی۔ایم رجیدہ سٕنز تحریر

کتاب وجود شأعری تہٕ تصوف اجراء ۲۰۱۱ء کرنہٕ پتہٕ زان کأری یمہِ کتابہِ ہُند گوڈنیُک حصہ یتھ ناو"وجودِ شأعری تہٕ تصوف" پرنہٕ ستی گژھِ تو ہمہِ معلوم کہ شأعری ہند بن قسمن منز یمیُک حد نصوت نبی صلعم پسند رب چھُ۔ یہِ شأعری دراے وقتہٕ وقتہٕ کیٚو پیچ وخمو منز تہٕ بنے یہِ حدٕ روٗس لا محدوٗد۔مگر اسلأمی نظریاتن تہِ امہِ کٔبن لوازماتن متعلق بیدأری کرنس منز کوٚرنہٕ شأعرو پننو تخلیقاتو ستی قرآن وسنت کٔبن فرموداتن موجوب کانٚہہ عشق نوٚن یا اظہار سواے برصغیرس منز ڈاکٹر اقبال صأبن بے بدل خدمت اسلام در نظم۔

یہِ تہِ ہیکہِ وجہِ آسِتھ یا بنِتھ کہ ازروئے شریعت گئے نہٕ ربس شأعری بٔیہِ کُنہِ عنوانہ پسند بغیر نعت گوئی تہِ بٔیہِ نہٕ کینٚہہ۔اچ حد بندی روزِ یی مقرر، مگر دویمہِ انداز چھُ یہِ اسلامی رشتس اندر تصوفکس نقابس تٔل حدہ نیبر تہِ پھبان آمٕژ۔یوٚس نہٕ یتھ صدی تأنی ژھوکان آیہِ۔یتھٕ پأٹھی گئے فنِ شعر وشأعری عمل تصوفس گوڈبران تہٕ حد شریعت نعوت روز محدود تہٕ نظمے یوت۔یہِ فنِ شعری یٚو دوے عہد خلافتہٕ پتھ زیادٕ تر کاغذس کھٚوٚمژھنہٕ مگر بعد خلافت روز یہِ عمل تصوف توحیدس بروٚنٚہہ لمان۔امیوٚک یٚو ڈوجہ چھُ یی کہ قبل اسلام آس ہر ملتس منز پننہِ ماحولہ مطأبق شعر وشأعری موجود تہٕ

اتھ اُس نہٕ کانٛہہ شرعی حد بندی۔ یہ زَن درفرقان آمُت چھُ۔ تمہِ پتہٕ تہٕ یہِ غیر مسلمن تہٕ قومن منٛز موجود آسنہٕ تہٕ اَتھ در اسلام حد چارِتھ بروٚنٛہہ ینہٕ والبن زمانن منٛز پیٚیہِ بیٚیہ اکھ صِنف تھنہٕ یوسہٕ معرکہ کربلا کہ لاحد ظُلمن وُزناوِ یوسہٕ انسانی فطرتاً در اشعار وو پدے یانے فنِ مرثیہ۔ یتھٕ پاٹھی گوٚو اسلامی ضابطس منٛز یہِ فن تہٕ داخل۔ مگر تصوف یمیُک آگُر قبل اسلام سبٹھاہ بروٚنٛہہ حدِ زمانہ روٗس روودمُت چھُ، اوس نہٕ مسلمان شاعرس نِش اَستھ تہٕ نوٚن کرنُک مجال یا حکم یُدوے یہِ فن تہٕ چھُ انسانی جذباتن ہُند بے قابو اظہار۔

مطلب غرض چھُ کہ یٚیتہٕ اُس تواریخ تصوف برصغیرہ نبر دنیاہس منٛز بحکم تہٕ مطابق اسلام سام ہموٚیہ بنہِ اکھ بڈ کتاب۔ گوکہِ امہِ حوالہِ پریُوتوہ یمہِ کتابہِ ہندِس دویمس حصس منٛز یہٕ بعد طلوع جناب داتا گنج بخش تواریخ بہ شہادت لیکھان چھ:

''یتھِ برصغیرس منٛز بعدِ وار دِ اسلام از جناب چستیؒ پیٚتھاہ محدثِ مفکر تہٕ علامہ پاٚدٕ ہٕتی چھ۔ تمو چھنہٕ فلسفہ تصوفس مانع شریعت یا جزوِ اسلام کانٛہہ نہٕ وانہِ فتویٰ صادر کوٚرمُت تہٕ مِلتس مشرکانہ فعلونش دور روزنُک عملی تہٕ تحریری تنبیہ کوٚرمُت۔ مگر عام مسلمانس ہاوِکھ نہٕ مسلسل پاٹھی شکہ روٗس کانٛہہ وتھ یا لازم بنیاد تصوف۔ یہِ تہٕ ہیکو اَکھ بوٚڈ وجہ قرار دِتھ کہ یتھ ہندوستانس یانے بھارتس منٛز واریاہس کالس مسلمانو حکمرانی کرتھ تہٕ آدنہٕ تمن رُوحِ قرآن اتھِ یانے مکمل قرآن کاربن منٛز کہِ اسلام کیاہ ہیتھ تہٕ کمہِ باپتھ سوز پروردگان۔ یتھٕ پاٹھی روٗدی ہمیشہ مسلمان حکمران قرآن و

احادیثو نشہِ عملی طور غافل تہٕ امہِ کنِن ونو کہِ تِمن اوس صرف اقتدار حاصل کرنوک نصب العین بلکہ بنام مسلمان تہٕ مومن نہ کینْہہ۔ مغلو گر لادین اصولن تحت حکمرانی۔ مگر صد افسوس برابر از تام کہ اسلام بحثیت آفاقی دین نہٕ کینْہہ۔ نہٕ دِژکھ مسلمانن قرآنی تعلیم تہٕ نہٕ کل عوامس تعلیم یافتہ بناونچ دِل و جان دلچسپی۔ یوٗ دوے تِم ہیکہِ ہن نہٕ اسلامی ریاست در عمل اَنتھ۔ تِمہٕ پتہٕ تہٕ کوٚرنہٕ تِمو اقتدار اَستھ اسلامی تعلیم عامس تانی واتناونچ کل تہٕ غار مسلمن تہٕ پننہٕ مذہبہ مطابق اخلاقیاتن نش زانی راونچ کانْہہ پختہ عمل یا تلاش۔

یتھ پاٹھی چھُ یہِ ثابت سپدان کہ یتھ برصغیرس منز رود غیر مسلمن ہُند مذہبی رسومات پھبان یہِ تِمن حق چھُ، مگر مسلمان سپدی پننہٕ سبب مولودِ اسلامہ نش غافل تہٕ گمراہ۔ انگریزن ہندس دورس منز تہٕ آیہِ نہٕ عام لوکن تعلیم برائے تعلیم دِنہٕ بلکہ حکمرانی چلاونہٕ موجوب انگریزی تعلیم ہیچھناونہٕ، مسلمان کلیتاً لاعلم آسنہِ کِنی تہٕ زون تِمو انگریزی تعلیم خلاف مذہب تہٕ رُود اتہِ تہٕ پتھے ییلہِ زن تِم اصل مسلمانی نِش بے خبر اُس تہٕ صرف تصوفس لولہٕ متہٕ لائے کران روٗدی۔ یِم فتویٰ اُرْوقتہٕ کِہو مولویو تہٕ واعظو صادر تہِ کم کینژھا برہمنو عام غریب ہند بن پیٹھ۔

یِمن سارنی دورَن منز روٗد فلسفہ تصوف نعوذ باللہ اسلامُک ناو۔ تہٕ بنیاد اسلام سمجھنہ نش واریاہ دوٗر۔ یتھ پاٹھی روٗد مسلمان رسم و رواجن، عرشہ جاتن تہِ قوالین درسِ اسلام زانان تہِ ساروی کھوتہِ رود غربکہِ حالہ نفس گذارنس ستی آدوٗر۔ تہٕ انگریزی تعلیمہِ مخالف تہِ بیٚیہِ اندہ روحانیت

کہِ تقدیرٕ شرک و بدعتس منٛز شامل گژھان، یوٚ دوے کل بھارتس منٛز پنجاب مسلم یونیورسٹی سرِس روز مگر تمہِ پتہٕ تہٕ رٕوٗد مسلمان بہر رنگ ہند بن ستی آزادی ہُنٛد جنگ تہِ لڑان تہِ غربتس منٛز تہِ پسماندہ۔ تتھبن سارنی دورن منٛز ییٚلہ تہِ بے حد مفسر تہِ علامہ ییت ملکس منٛز پاٚدٕ ہ سپدی۔ تمہِ پتہٕ تہِ رٕوٗد تہِ تہُند تیوٚت عوآمی اثر ییمہِ کنٛی توحید تہِ خلافت بنہِ ہے مسلمانن ہُنٛد نظریہ۔ اتھ بدلہِ گوتصوفکہِ ناوے ہند بن کنٛیو مسلمانن پیر صآبن ہُنٛدٕ ے پھوکھ تعویز تہِ باقی عملیات وظیفات مسلمانی ناو۔ یتہِ ؤنو کہ عالمن، مولوین، پیر صآبن تہٕ برہمن ہُنٛدٕ ے رواج رود عام غریبس تاثیر کران۔ مگر اتھ بنیادی تہِ مسلمانی آیینس کُن ؤژھ نہ یمن اچھ کہ یُت برصغیرس منٛز کیاہ مقصد اوس ربس ہند النبی ہوزت پوٚتلی پوٗزاے اندر بوٚر دیُن۔ گوکہ جناب چستیؒ آیہِ سامانِ جہاد اکبر ہیتھ تہٕ جہادِ اصغر بنیو و روحانی کمالات یمہِ کہ بجرہ یتھ سرزمینس ہندو پاکس منٛز اسلامی بانگ قآیم روز۔ یہ تہِ چھُ حسرت کہ جہاد اصغرس بدلہٕ بنو مسلمانو ذریعہ تصوفُک پھہلاو تہٕ توحیدی زان یُس درقرآن و حدیث موجود چھُ گوامہِ وزِکبن مسلمانن مُشتھ۔ زن تہِ اوس نہِ یہٕ باب یانے توحید و خلافت و امامت۔ اسلامی دستورس منٛز آمُتے۔

یتھ پاٹھی گوٚی ذکر الٰہی تصوفکس ماخذس منٛز ہمیشہ درج یمیکی جزیات بنامِ اعتقاد تہِ بداعتقاد غیر مقلد بنآوی، مسلسل جنگ یُس وُنیُک تام جاری چھُ۔ اتھ منٛز چھُنہٕ کانٛہہ شک کہِ باب فلسفہ تصوف دراتباعِ شریعت تہٕ

سری عملیات زاٗنتھ ماٗنتھ تہٕ عملاونہٕ بغیر گژھِ نہ مسلمانس ربس ستی مشاہداٗتی تہٕ تجرباتی زان۔ یِیلہِ زن علمی زاٗنہِ کاٗفی آسہے تیٖلہ ونہٕ ہے نہٕ رب وقال لہٗ علما لدناً۔

علم لدنی زاٗنُن تہٕ امہِ کس عملی فلسفس یانے مشاہدات وریاضات، لس پیٹھ عمل کرن والیوزون، یقین، علم الیقین، عین الیقین، وجودِ انفاس، وحدت الوجود، شہود مکان، روح مکین، ہمہ اوس، ہمہ از اوس، لاتہٕ الا اللہ فنا تہٕ بقا، فنا فی الشیخ، فنا فی الرسل، فنا فی اللہ، یمیٖوٚک دیدن منازل شریعت، طریقت، حقیقت، بصیرت، معرفت، ولایت، کشف القلوب، کشف الارض، طے مکان، وجد، یجد تہٕ موجود بیترِ ہ بیترِ ہ۔

یم ساٗری مناٗزل چھ صرف قُرب الٰہی ہٕکی سامان حاٗصل وموصول تہٕ یمن سارنے ہُند مقصد چھُ ربس ستی، خیر البشر زاٗنُن تہٕ تہند فیض زیارت و دیدار حاصل کرُن یُمہ سُند اسمِ پاک اسم احدس کھوتہِ تہٕ قاٗبل معتشم پنِہ قابل تعظیم تسلیم رب چھ برمومنین۔ یہُند اسم پاک زیوہ پیٹھ ہنبس ظاہری طہارت فرض چھُ۔ یِیلہِ زن اسمِ خداوندی پاک وناپاکس تابع یُد ہن تابع حد چھُنہٕ۔

یتھ پاٗٹھی یِیلہِ نظریہٕ ابن العربی تہٕ مطالعہ کرو۔ توہہِ پتہٕ تہٕ چھُنہٕ صوفی عمل پرزناوُن کاٗنسہ عاٗلمس رگن منز ہبکان اٗژتھ، یانے سخ مشکل تہٕ کریوٚتھ راہِ عمل تہٕ اتباع امہِ کس پھہلاوس منز یِیلہِ وُچھان چھ۔ اسمِ تصوف بنیوٚ مسلمانن ہندِ خاٗطرہ سیاسی تہٕ معاشرتی طرز بے سرحد برائے شکم پُری۔ تہٕ حاصل اقتصادیات یا ونو غلامی منز گندہ گوڈ بنوٗن۔ تہٕ یتھ

ریاستس منز یم پیر وارِ پانس قادری، کبروی، مخدومی، چستی تہٕ نقشبندی بیتر سلسلن ہند پیداواری لنجہ پانس ناوونان چھِ تمن اندر چھنہٕ کینژن تصوفکی یا پیر پرستی ہند موصولہ غذا ستی غریب مرید وتو ملہ موچھو ستی پھبھٕی مِت تہٕ یمن چھنہٕ اقتدار ریاست حاصل گرتھ تصور قرآن واحادیث اچھر والبن برابر تہٕ زن نظر گو مُت اتھ بدلہ چھُ یم زمانکہِ مادیاتی بادشاہی گرسین پیٹھ براجمان تہٕ تیلہِ دلہ والبن زیادٕ ٹاٹھ ییلہِ یھنز زبو زبانی ہندی تہٕ سنسکرتی الفاظو ستی بیانات نیران آسن تہٕ حکمرانی ہُند وظیفہٕ چھُ یمن زبر میلان۔ تہٕ کاشُر زبان چھُ یمو گھرومنز کرہ تان کڈمژ تہٕ اتھ مولہ تلے ٹکھ دیُت مُت۔ عربی زبان چھنہٕ یہندِ لباسہ منزچ اکھ پن داوٕ تہٕ گوکہِ غارزبان پرنٔی تہٕ زانٔی چھِ علمس تہٕ ذریعہ تحقیقاتس ہُریر کران تہٕ علمس ستی نزدیکی دِوان۔ مگر یمو دولت کبوارمانو موجوب زبانِ دین تہٕ مذاہب ترأوِتھ غیر زبانن گوڈبوٚر تم چھِ خالص مادیاتی مجسمہ تہٕ بێیہٕ نہٕ کینہہ۔

یم سأری اعتقادی شعبہ جات چھ کُلس پیٹھ تصوفس بارِ کھسان۔ یتھ شعروشاعری، پیر پرستی، امن تہٕ اقتصادی، ترقی اُمچ کتاب بناونہٕ چھِ آمژ تہٕ سبب مولود اسلام تہٕ امامتِ ریاست اسلامیہ، امیک سنگین ٹھور چھِ زانٔنہٕ یوان۔ تہٕ یتھ برصغیرس منز چھُ امیک بارِ غفلت تہٕ مس لاپروایی ہنز ذمہ داری، بعد وارِ اسلام درہندیتہٕ پاٚدہ گمتن علامن تہٕ یہند بن جانشین آستانن ہند بن مژہ زور کبن وأرشن کھسان۔ یتھ پاٹھی تصوفس تہٕ امہٕ کس ناجائز پھل وونس تہٕ ثمر تُل نس بدلہ مسلمانن سامراجی طاقت تالہٕ

ٹونگ بنیٚ۔ یمن سارنے زمانن پتہٕ ووت اکھ علامہ مودودی یُس یہ تصوف فج ناہنجاری وُچھتھ کاٹھی گرتھ مأدانس منز ووتھ۔ تہٕ الم ذالک الکتاب لاریب فیہ درس علم بلند کٔرتھ پھاسہٕ تانی وأتتھ تہٕ قوی الاردہ ثابت سپُد مگر اکھ جامع اسلامی نظام یُس گٔنس اؤ برس تل سنہٕ کھوتہٕ سوٚن اوسُن ہوٚتمت گرٕھن کوٚرأمی مومنانہ جرات تہٕ پوٗرن عالم اسلامس یاد۔ یادِ کربلاتہٕ زمانہ خلافت یانے الارض للہ الحکم للہ۔ مگر بشریت چہٕ ژھایہٕ ظلماتس تانی زأن رٕتھ ووت نہٕ یہ جسدی مخلص گاشہٕ منارہ پرزناونس تانی برابر یہ زن صد افسوس چھُ۔ حالانکہ علامہ اقبال یُس روحی نظر زدگوٚمُت اوس چھُ ازتہٕ فکرِ تران تہٕ أم سُندس دورس منز (ہم عصر) أستھ۔ تہٕ ووت نہٕ یہ اصلی اقبالس تانی۔ بلکہ وُچھ أمی انگریز قالبوک اکھ انقلابی پہلوان مسلماناہ تہٕ علامہ مودودی سُندِ امہٕ عدمِ ملاقات بہٕ تشبیہ اصحاب صفہ دراؤسہٕ جہادس گُن۔ یمہٕ کن تجدید احیائے دین چہٕ بہادری منز رؤد علمہ تہٕ عقلہ ہٕندی ساری سامان پأرٕتھ روحس بٔش بے خبر تیٚچ زان تٕمی بظاہر مٕتہٕ ہیٚژھ نہ زانہہ۔ انتہا پسندی ہندِ ہ مزازہ دیٚت تٕمی عقلی طور اسلامی نظریہٕ شریعت پرزناونچہ زأوجہٕ دلیلہٕ۔ یمن متعلق یمن بروٚنہہ کنہٕ سوال جواب سوالس دِوان رود۔

ڈلو گروزان یہند نظریہٕ تصوف کیاہ چھُ تہٕ امیوٚک جواب یہند یو زمانکیو اعتراض کرن والیو تہٕ سأروی کھوتہٕ جنابہٕ داتا گنج بخش سٕنزِ لیچھمٕژ کتابہٕ کشف المحجوب منز تہٕ یتہٕ کأشُر ترجمہ کار محترم رجیدہ صأبنو تجزیو ستی۔

برٕچ توراخ......از مصنف ۲۰۱۲

کتاب مودودی، تصوف تہٕ کشف المحجوب

علامہ صأب چھِ فرماوان مقدمہ صفحہ نمبر ۱۲

لفظِ تصوف چھُ زمانہِ نبوتہٕ ،صحابو تہٕ تابعینن پتھ در استعمال نوٚن درامُت یا کُنہِ امہِ بروٚنہہ تہِ امہِ آسنک حبس لگان۔ یہِ زانُن چھُ ضروری کہِ یہِ لفظ صوف چھا صفاءمنز درامُت یا لفظ صوف نش یا صُفہ نش ۔ اگر امیُک مانے کانٛہہ شخص تہِ وَنہِ یَیلہِ زن قران و حدیثہ مطابق آسہِ ۔ امہِ مزید چھُ یہِ تہِ وچھُن کہ قرآن و حدیث کِبن کِمن جاین بدلہِ چھُ یہِ اصطلاح استعمال یوان کرنہٕ ،تہٕ تہِ لِبتھ گژھِ تیٚلہِ بلکُل قبول آسُن ۔

لفظی مانے گژھنہِ جھگڑُک وجہِ بنُن ، نہ گژھِ ییٚژ اہمیت دِنٛی ۔اگر کانٛہہ شخص امیُک یُت مانے دِیہِ یُس نہٕ قرآن و حدیثہ کہ تعلیمہ سٟتی واتھ کھیٚوان آسہِ ،تیٚلہِ چھُنہٕ یہِ برداش کرنس قابل نَہ چھ کانٛہہ وجہ،یہِ گژھِ صاف صاف غلط مانہٕ یُن تہٕ اتھ گژھِ تبرٕ ینٛی ۔مگر پرنہِ تہِ بحث کرنہِ وِزِ ضرور نظرِ تل تہِ تھاون کہ کُمی کیاہ چھُ امیُک مطلب زوٚنمُت ،یُمی یُس تہِ مانے نیوٚمُت آسہِ ۔تتھ گژھِ تیتھُے درجہ دیُن ،یمیُک سُہ حقدار آسہِ ۔

کتاب صفحہ نمبر ۱۲ابہ عنوان ''مقدمہ''۔

لفظ تصوف صوف یا صفاء منزٕ نیرتھ۔ اِچ نسبت یا نے جوڑ لفظِ صفہ یا امہِ کہ مادہ صف آسہِ تَن یا بقول علامہِ لطفی امیٔک جوڑ یونانی کلمہ شیو۔ صوفیاء ہِتیٚ رٔل تن۔ بہرحال اتھ منز چھُنہٕ کانْہہ شک کہ یہ اصطلاحی لفظ چھُنہٕ قرآن وحدیث یا ارشادات صحابو منزٕ میلان۔ بلکہ دوٚیمہ صدی ہجری کہ تریٖیمہِ چوتھائی تانۍ چھُنہٕ اِچ کانْہہ ذکر اُمتس منز موجود۔ لہٰذا اگر ابنِ تیمیہؒ تہٕ ابنِ جذم ہیوٚۍ لۆکھ اتھ بدعتی لفظ کس فہرستس منز درج کرَن تہٕ کأنسہ گژھنہٕ شکایت آسنۍ۔ یِمن تھٔدین تصوراتن تہٕ تھزٕ رکبن حالاتن تہِ کیفیٔژن ہندی تعبیر تصوفکہ الفاظہٕ نِش پژانین، اسلافن، منز یوان کرنہٕ چھُ۔ تِم پننہٕ جایہ کأتیاہ برگزیدہ تہٕ مقدس تہِ اُسی تن۔ مگر یہ مانٕہ نس چھُنہٕ کانْہہ چارے زِ خداتہِ تٔمی ہندی رسولن ﷺ چھُ امہِ کِبن تعبیرن ہندِ خأطرٕ دوٚیم متبأدِل الفاظ استعمال کٔرمتی مثالہِ پأٹھی تقویٰ، احسان تہٕ تعبد (عبادت کرٕن) بیترِ۔ تاہم ہیکوٚ نہِ یہ پزٕ رپتھ کٔن ترأوِتھ کہ بدعتکہِ ناوِکی الفاظ یا اصطلأحی طور نوٚینہِ تَبن کرِہن چھُنہٕ کانْہہ مذموم حرکت نہٕ چھِ الفاظ تہٕ اصطلاحات کأنسہِ ذأتی ارادِتکۍ۔ بلکہ چھِ کلیتاً نیت مقصدس کُن۔ یہ مفہوم تہِ مطلب تہٕ اصلیت اَتھ پزٕرس ہِتھ ڈکھِ آسن۔ لہٰذا یِلہِ دوٚنۍ بڈیو بڈیو اہل اللہ ہو۔ صلحا ہو تہٕ تقویٰ والو کانْہہ اصطلاح پیش کٔر۔ تہِ پتہٕ گیٔیہ مقبول عام تہٕ کانْہہ وجہ روٗدنہٕ کہ یہ محض بدعتی لفظ آسہِ نٕچ دلیلہ ہِتیٚ کرو رَد۔ بلکہ اصل اصوٗل تہٕ سیوٗد طریقہِ ہیکہِ یہ آسِتھ زِ اُسی کرو بذاتِ مومنین

تہٕ مشائخن ہندیو کلاموٕ ستی معلوم کہ تِم کیا مراد چھ زانان یا تھاوان لفظِ تصوفس ستی۔ اگر تِمو عملاً بہ صدق و صفا اخلاص واخلاق کیو تِموی مفاہتمو تہٕ مطلبہٕ ہتھ اَتھ لفظس تعبیر کوٚ رمُت چھُ، یِیمہٕ مطابق نظر تل قرآن وسنّت، تقویٰ تہٕ احسان ہیوٚ بن الفاظن کوٚ رمُت چھُ۔ تیٚلہ گژھہنہٕ کانہہ رکاوٹ آسنی زِ تصوف پیہِ نہٕ کرنہٕ دینی حیثیژ اصطلاح قبول۔ تہٕ یِیلہِ نہٕ امہِ تژ کرِ کھسہِ بلکہ آسہِ امہِ کہِ تعبیراتو منزٕ کانہہ حصہ (جُز) قرآن تہٕ سنت کین احکامن تہٕ دین کس روحس خلاف۔ تیٚلہ گژھِ یا تہِ کلیتاً ناقابل قبول سمجھنہٕ یُن۔ نتہٕ گژھِ اَتھ کُن تیُتھے توجہ دِنہِ یُن کہ دین شریعتس ستی تہِ بنہِ رلہٕ وُن ہیوٚ۔ یا نے ہم آہنگی پٲدہ گژھنی۔ ووٚنی یِیلہِ دنیا پرس جاہلو، یتھوی صوفیو تہِ کمینو امہِ مطابق یتھِ پٲٹھی زمانکس تصوفس منٛز پلید کُر، اچھ ذکر کرن چھِ تیٚلہ فضول۔ امہِ حدہ اوتانیتھ تہِ وآتی کہ ڈول وایُن، قوالین پٹھ وجد کرُن تہٕ قبرن ہند مہتمم تہٕ مجاور بنُن چھُ اتھ شامل۔ تِتھے پٲٹھی تھاوِکھ باقٕے قسمہٕ قسمہٕ خرافاتی تہٕ بے ہودٕ رسومات مناونس تصوفس لوریا نے کرِ یک اتھ شامل ترتیب۔ بلکہ رؤدی ووٚنی عام پٲٹھی تصوفہٕ کہ امہِ قسمہٕ چن نازیبا عملن تہٕ کتھن تہِ پؤرٕ پؤرٕ غار اسلامی حرکژن ہُند ناو۔ سُہ تھوٚ د مرتبہٕ مقصد تہِ مطلب ژھارنس تہٕ روز نہِ کانہہ وتھا یَس پژانبن صوفیاہن نظرِ تل اُس یا تھاوٕ منٛز اُسکھ، یمہِ منٛزہ کینٛہہ حصہ جات ترٲوِتھ (الگ کُرتھ) دین چہِ برابری منز شامل اُس۔ تاہم یوٚ تام تِمن بڈبن بڈبن صوفی ین تہٕ مشائخن ہُند تعلق اوس تِمو یِیمہِ تصوفکہ انمانہٕ طرز عمل

ہتی تزکیہ نفسکۍ قسمہٕ قسمہٕ طریقہ تہٕ عادات اختیار کرنہٕ پتہ قرآن تہٕ سنت رٕکس دٲیرس منز علم حاصل کۄریا قرآن وسنتک علم حاصل کرنہٕ ی پتہٕ تصوفچہٕ وتہٕ پکُو۔ بہٕ فدوی چھس یہٕ پننہٕ ضعیف علمی روشنی منز بلا خوف و تردید یرٕ ہن ہبکان وٕنتھ زٲنتھ کہ خواہ عادتیہ اشغال کارِصوفیاتن منز تم اسلاف کٲتیاہ تہٕ اکھاُ کس رٕنش بیون اختلاف رٕودی ہتی اُس تن مگر دون بنیادی حقیقن پٹھ رٕودی تم ساری یکوٹہٕ متفق۔

(۱) اکھ گو یہ کہ تصوف چھنہٕ قرآن وسنت کِہن حدودن نیبر کانہہ تہٕ بالاتر یاتھوٚدکانہہ چیز یا قرآن وسنت رٕکس گُنہٕ حکمس یائرٕ ھ نِش منکر گژھن وول۔ تصوف چھنہٕ کانہہ تصوف بلکہ یتھ ہیٚو آسہٕ سہٕ زندیقی ذلالت تہٕ گمراہی بیٚیہٕ نہٕ کینہہ۔ (صفہ نمبر۲۰)

(۲) دویم یہ کہ یم ظاہری طریقہ تہٕ مشغلہٕ اختیار چھِ کرنہٕ یوان، تم چھنہٕ بجائے خود منز لکۍ اند (تھک) یا مقصود، بلکہ مقصود یانے مدعا و مقصد چھُ سہ کیفیت باطن تہٕ حالتِ نفس یتھ تحت انسان خداتہٕ رسول ﷺ سندِ بو فرمودا تہٕ مطابق اخلاق واعمال اختیار آسہٕ کرنہٕ یوان۔ تہٕ دنیچو ناپاٛ کیو رٕنش آسہٕ پنُن دامن بچاوُن یہٕ کیفیت تہٕ حالت یمہٕ طریقہٕ تہٕ حاصل آسہٕ گژھان تی چھُ تسلیم تہٕ بہتر تہٕ یانے (محمود) اتھ حاصل کرنس منز کانسہ شخصس مدتِ دراز کہٕ عادت ریاضتہٕ پٹھے میٚل موت (حاصل) اُس تن گژمُت یا کم وقتس منز۔ (صفحہ نمبر ۱۵ پہلا حصہ)

یتھین پیٚوم اکھ اداقفہ یاد:

کُس تان شخص گو وقتہٕ کس صوٗفی حضرت رشید احمد گنگوہی سٕندس خدمتس پیش تہٕ کوٚرنس عرض کہ میٚہ ؤنی تو ذکرِ مراقبچ تعلیم، تمو پرٛژھہس کہ یم اعمال تُہی کران چھِو تمن منٛز چھُنا توہہِ یہ مرتبہ احسان حاصل سپدان۔ مذکورہ شخصن دیُتس جواب حاصل حض چھُم، رشید صابن وُنس تیلہِ چھُنہٕ توہہِ کُنہٕ تعلیمہ ہنٛز ضرورت۔ تکیازِ مرتبہٕ احسان حاصل گژھنہِ پتہٕ صوفیانہٕ اشغالن منٛز آوٗ وررروزن چھُ تتھے گلستان بوستان پرٛنہِ پتہٕ کریماشروع کرو۔

امہِ واقعہ نِش چھُ یہ ثابت سپدان کہ تصوفکس ناوس پیٹھ ترتیب دِتی ٕمتی طریقہِ تہِ اشغالن ہُند مقصد تہٕ منشا چھُ صرف سُے مرتبہ احسان حاصل کرُن تیمچ ذکر حدیثس منٛز آمٕژ چھےٚ۔ یتھ اولیاء، مشائخ تہِ ماباقےٕ علماء بیوٚن بیوٚن ناوِہ ٕستی تعبیر (انجام ظون) کران چھِ آمتی۔ اگر یہِ مرتبہ حاصل چھُ تہٕ تیلہِ چھُ تصوف کہِ کُنہِ طریقُک حاصل کرُن لاحاصل سپدان۔ کانٛہہ ہوش مند ہیکہِ نہٕ امہِ نِش انکار کٔرِتھ کہ کٲتیاہن لوکن چھُ مرتبہ احسان تصوفکہِ کُنہِ طریقہ اختیار کرنہِ ورائے تہِ حاصل سپدان آمٕت، مثالہِ پاٹھی نِمو صحابہ کرامن ہنٛز مثال۔

تِہُند حال اوس یہ کہ دین شریعتہ کہ سادہ تہِ کم کینٛژھا احکامن پیٹھ عمل کرنہِ ٕستی اوس کمسے وقتس تانی عمل پیرا گژھنہِ پتے رودیمن اعلیٰ درجہ ہُک مرتبہ احسان حاصل گژھان۔ بلکہ کینٛژھن صحابین ہِندبن حالتن منٛز اوس جنابن ﷺ ٕستی کم وقتہٕ کس نزدیک روزنس منٛز مرتبہ احسان حاصل گژھنُک ذریعہ بنان۔ امہِ کھوتہٕ تہِ چھ یہ بڈٕی حقیقت یوس صحیح الخیال

مسلمانن ہُند اعتقاد چھُ کہ یم مومن جنابنٕ ہنٛز اکھ نظر وُچھ (جس مومن کو صرف ایک نظر حضور ﷺ دیکھ لیا)۔ (صفحہ ۱۶)

یانے یمس مومنس تہنز اکھ نظر پیٚیہِ سُہ گوٲمت کٔمن بڈِ کھوتہٕ بڈٕ بن وٕلین تہٕ قطبن منٛز افضل۔ امیُک چھُ واشگاف پٲٹھی یہوے مطلب کہ حضور ﷺ پُرنور ایمانس کِس حالتس منٛز یہنٛز زیارت سپدنہٕ سٟتی چھُ احسان کِس تتھ بلند و بالا مرتبس تانی واتناوان کہ امہِ پتہٕ بڈِ کھوتہٕ بڈٕ عمل شغل تہٕ طریقہِ کار اختیار کرنہٕ سٟتی تہِ ہیکہِ نہٕ تورواتتھ۔ نہ شہود نہ حضور چ سُہ کیفیت یُس احسانُک لُبّ لُباب چھُ۔ صحابی یس برابر کیاہ بنہِ کانٛسہٕ غار صحابیس، صحابیو پتہٕ تابعین تہٕ کثرتِ عالمن منٛز چھ امچہِ عام مثالہ کہ باضابطہٕ بیعتہِ ورائے تہِ طریقہِ ہائے تصوف اختیار کرنہٕ روس تِم یم احسانُک منزل طے کران کران تھدبن درجن پیٹھ واتی تہٕ شریعت کہ سادہِ تہٕ رٕتبن احکامن پیٹھ عمل کٔری کٔری تِتھی اعلیٰ درجکی صوفی بنائے کہ اُمت کرِ قیامتس تان یمن پیٹھ فخر۔ (صفحہ نمبر ۱۶، کتاب مولانا مودودی اور تصوف)

یم گاشہ منارہ مثالہٕ چھ واضح کران کہ اصلی ارادٕ تہٕ مقصد کس صحیح معنے یس منٛز چھُ مومن بنُن۔ تہٕ مومن بننہٕ خاطرٕ چھُ یہِ نون کہ عبادت تہٕ ریاضتک یُس تہٕ طرز اختیار یِیہ کرنہٕ یہِ گژھِ قرآن وسنت کہِ مطابق آسُن، نفسچہِ پیٹھاؤلی نِش دورِ روزِتھ احسان حاصل کرنہِ خاطرہ یُس تہِ شغل یانے یہِ کینژھاتہِ نیک نیتی سٟتی اختیار یِیہ کرنہِ۔ مگر کانٛہہ امیُک حصہ (جز) یِیلہِ شریعتس خلاف آسہِ گژھان امیُک نقصان آسہ امہ کہ نفع کھ۔۔ ;.ا۔

Critic Translator These statements 12-17 translated from tough Urdu in Kashmiri language explains that there is not need of guide (murshid) without such Taswawoof Law-numberless such people have achieved highness in converting them Momin.

But one the most principal. Mododi followers or he has accepted that with a look "twinkle of an eye" or he has accepted that with a look. Twinkle of an eye of Noor Nabi (SAW) will completely change a Muslim and give re-birth on the highest status.

As Iqbal Explored and observed "Nigahy Merdi Momen Sa Bedal Jati Hi Teqdarih)

پٔر یو کینٛژھن علامہ حضراتن ہند بیانات بنظر یہ یم اَتھ منز تمولیکھمت چھ۔ صفہٕ نمبر ۱۷

۱......امام قیشری

یہنز کتاب رسالہ قشریہ کہ ناوہ عام وخاصن منز مشہور چھِ۔چھِ فرماوان

''تصوفک مانے چھُ صفائے بأطن امہِ کس تاییدس منز اکھ حدیث تہِ پیش کران۔ صفا چھِ (ضد) کدورتس بالمقابل آمٕت وننہٕ گویا تصوف چھُ ناو صفائے بأطنک تہٕ یتھ صفائے بأطن چھِ ونان''۔

گناہن ہندبن کدورتن تہِ امہِ چن سیأہی ین ہندِ گردوغبارنش آزادی لبنٕی۔

(۲) ابوعلی قزوینیؒ چھِ فرماوان:

''تصوف چھُ ناو پسندیدہ اخلاقن ہُند۔''

(۳) کستانیؒ، یِہُند ارشاد چھُ:

تصوف چھُ خُلقہٕ کُے ناو، یُس شخص توہنٛدِ کھوتہٕ رٔتن اخلاقن منٛز بروٚنٛہہ پوٚکھ۔ سوٗئ دراو توہنٛدِس صفایی باطنس منٛز بروٚنٛہہ۔

(۴) حضرت جنید بغدادیؒ صأبو چھِ صوفیتٕکی تعریف برائے وضاحت یِتھہٕ پأٹھی کٔری متٕ:

''صوٗفی چھِ پننِہ نفسکہِ اعتبار مُردہ یانے موٗدمتٕ آسان، اُمِس چھُ ''ہویت'' رب آسن یانے ذاتِ کریم پننِہ عظمتہٕ کہِ اکہِ طاقتہٕ ستٕ آسان تہٕ زندٕ تھاوان۔ یانے (سیری خدا) (اَمِچ وضاحت بہٕ نظریہ موودودیؒ) پننِہ نِس خاص طرزس منٛز اتھ تعریف صوفیتس چھُ دماغی طور بگڑے متٕ لوکھ چاہے تِم کیاہ تہِ مانے کٔری تن اتھ۔ مگر حضرت جنیدؒ ہوس تھدِ پایہِ دیندار مومنس تہٕ اسلام پسندی ہُنٛد پوٚر خیال تھاون والین ہنٛد خأطرہ چھنہٕ اتھ منٛز کانٛہہ ابہام (تذبذب) یمہِ منٛز دین شریعتس خلاف کانٛہہ گنجأیشی اشارہ یِیہِ کرنہِ (یالبنہٕ) سیوٚدُے کتھاہ چھےٚ کہ صوفی گوٚو یُس یُمہِ سندی سأری حرکات وسکنات خدایہ سُندین احکامن تحت آسن تہٕ نفسأنی یِتہٕ کہ تحت حرکت وعمل کرنس منٛز آسہِ اُمی سٕنٛز حیثیت چھُ موردے ہش۔ یا یِتھہٕ پأٹھی ونو زِ نفسأنی یِتھن خاہشن لور آسنس منٛز آسہِ اُمی ہنٛز کانٛہہ عمل و حرکت موردے ہش، یانے کُلی طورامہِ نش دور۔

یِتھے پأٹھی چھُ قرب ربک صوفی ربہٕ سُندین احکامن خلاف کرنہٕ ورتاوِ ہ نش (معذور) بےحبس آسان، کینٛہہ لۄکھ چھ پننِہ نوٚ گنڈٕ روٗس مزاز ومطابق

امہِ قسمکٕبن فرموداتن منز واریاہ غلط مطالب کٔرتھ صوفیتس بدنام کران ۔ کینژھو نکتہ ژارن والیو چھِ نفسک مانے تہٕ اعتبارہ مُردہ آسنک یہ مطلب نُمت کہ اصلی صوفی چھُ تِمن جایز ضروریاتن نشہِ تہِ خأر باد کران (یانے دس بردار گژھان) یِمن ہُند اجازت شریعتن دِیُت مُت چھُ ۔ مثالہِ پأٹھی ازدواجی زندگی یانے سنتِ زن پالُن (عملاوُن) اولادسُند جُت، رُت غذا، آرام تہِ عشرت، صوفی چھُ یِمن چیزن نش لاتعلق گژھان ۔ (صفحہٕ ۱۸)

یہ مطلب زانُن چھُ حدٕ رؤس غلط، ییٚلہِ یہِ مانو تیٚلہ کیاہ فرق چھے أکس صوفیس تہٕ جوٗگی رأہبس ۔ حالانکہ حضور پرنور ﷺ ہُند قول وفعل (کلام مبارک) چھ اَمِچ سخ تردید کران ۔ تیٚلہِ کتھ پأٹھی چھُ یہ ممکن کہ حضرت جنیدؒ آسہِ بداہتہ دین وشریعتس خلاف یژھ کتھ کٔرمٕژ ۔ ییٚلہِ زن یِہُند زیادٕ کلام چھُ دین شریعت کہ عشقچ گواہی دِوان ۔ مثالہِ پأٹھی چھُ تِمو فرموومُت،

سارے وتہِ چھ بند صرف چھ اکأے وتھ یلہٕ سوتِمی ہے شخصہ سُندِ خأطرہٕ یُس سنتِ رسول اللہ ﷺ سُنز پیروی کٔرتھ مکتوب، حضرت خواجہ معصومؒ ۔ مزید چھکھ فرموومُت یُمی نہ قرآنِ پاک حفظ کوٚر ۔ احادیث آنجناب ﷺ نہٕ لیکھن نہٕ پٔرن، اَمِچ پیروی ییہ نہٕ کرنہِ، تکیازِ یہ کارخانہٕ اسلام چھُ کتاب اللہ تہِ سنت رسول ﷺ کٕبن بنیأدن پیٹھ درِتھ ۔ اللہ اکبر امہِ بروٚنہہ چھُ فرماوان کہ یہ ارشاد گرامی پٔرتھ پزِ لوٗکن شرمہِ ستی آبوآب گژھُن ۔ یِمو تصوفس دین شریعتہ نش ماورا، اکہِ معجون پوز اپز بناوتھ

تژ وومُت چھُ۔ یہِ فرماوان، تِم تھدِ پایکی حضرات یِم خدایس نزدیک چھِ یِم (سابق) اسلاف وَنہٕ ہٕنکی حقدار چھِ تِم چھِ کتاب وسنتک پابند۔ یِمی لوکھ چھُ حقیقتس منز صوفی، یِمی چھِ شریعت تہٕ طریقتک عالم باعمل، یِمی چھ انبیاء علیہ السلامن ہنٛدی وارث، یِمی لوکھ چھ رسول ﷺ ہنٛدبن کلامہ پاکن۔ ووتھنہٕ بیہنہٕ تہٕ اخلاقن ہنٛدی اطاعتی تہٕ پیروکار۔

خداوندِ عالم گرن یِہنٛدبن برکاتن نِش مستفید۔

ارشادات مودودیہ

تجزیہ

محترم مودودی صأبنہ نظریہِ نش آ سیوتہٕ بنیادی طور کم کینژہ ھا واقف گٔمتۍ اتھ پیٹھ مزید کینہہ لیکھن چھُنہٕ بخٕچ یا ترجمانی کرنچ جادہ ضرورت تکیازِ یتھ مسلم اُمتس یہ کینژہ ھابنیو وتہٕ بنان چھُ اَمچ زان چھوٚتہٕ کماھتہٕ تھاوان۔ چنانچہ اُمی سٕنز بیداری کرنہٕ ستۍ یتہِ ملتس پٔژن وجودنوٚسرِ اتھِ یوان چھُ تہِ چھُ بعد عہد خلافِ روحانیتکس زانہٕ نس منز اُمی سُند یک طرفہ آسُن بڈہ کھوتہِ بوٚڈ اختلافات پأدٕ گژھان۔ گوڈے چھ یم باب ''اصطلاح تصوف'' دینس منز ایک بدعت تہِ اضافہ کردار یا شعبہ تصوٗر کران۔ امہِ ستۍ کم نقصانات چھِ قومس سپدان یا سپدٕ ی ٕتۍ تمیُک تہِ چھُ مشأہد کرُن۔

اتھ بابس منز چھُ یمو تصوٗر یا عملِ مرشد شرک قرار دیُت مُت یہِ زن ناقابل قبول چھُ تہِ وُنیُک تانی یم تہِ بزرگان دین دردنیا پأدہ چھِ گأمتۍ تہٕنٛد وجوٗد وارشاد چھُ مرشد کرنہٕ ستۍ بارسس آمُت تہِ دین پھہلاونس منز بے پناہ خونِ خود دیُت مُت۔ مثالہِ پأٹھی نیو خواجہ چستیؒ یا در کشمیر امیر کبیر یم آفتابہ کھوتہِ مشاہدات چھِ ملتس برونہہ کنہِ۔ ییلہ زن یم تہِ لیکھان چھِ کہ جنابن صلعم ہنزِ اکہِ نظرِ چھِ مردِ مسلمان اولیٰ مرتبہ حأصل کران۔ یہ تہِ چھے

اکھ حقیقت کہ حضرت جنیدؒ یُس چھُ صوفی دردنیا موردِ قرار دیُت مُت تہٕ مودودی صأب چھِ اَتھ رد کرٕتھ امیُک معنے شریعت چہٕ تز کرِ منز مخألف دِوان۔ أسی سأری چھِ وچھان آمتی یہٕ زن موجوٗد چھُ تہٕ خصوصاً کشیرِ منز یم تہٕ ریشی صوفی اولیاء چھِ تِمو چھِ پننی سأری زندگی برائے یاد اللہ گزأرمٕژ تہٕ دُنیا یک طرف ترأوِتھ پتہٕ شریعتچ تعلیم دِژمٕژ تہٕ یم اولیاء اللہ چھِ جأری زمین وزمانس منز ذریعہ ہدایت تہٕ راہ شریعتکین لۄکن رہبری کران اتھ چھنہٕ عقل کاپہٕ یوان۔تتھ منز زیادٕ پہن ترک سنت چھُ یُس یمو سارو ے اولیا ہو کران آمتی چھِ۔ مودودی صأبس پرِژھو یمن کُس فتویٰ دِمو تہٕ رضائے خدائیس کیاہ ونو۔ تِمی یم ملک صفات درجسد بشر پأدہ گٔر یم پننہِ ظاہری زندگی کھوتہٕ تہٕ از دردنیا حیات چھِ تہٕ ہر فرد بشرس رہبری کران چھِ بشرطیکہ یُس طألب بٔنتھ تلاش کرِ (جوئندہ یا بندہ) یوٗ دوے تہندی کینہہ پیروکار اتھ نعمتکس سمندرس کُن گژھنک توفیق تھاوان چھنہٕ مگر تمہِ پتہٕ تہٕ ماوَنو تِمن کروڑ بدبن لۄکن مشرک یمن مشاہدہ وسالت بہٕ عمل اتھِ آمٕژ چھٕنے تہٕ جأری تہٕ چھِ۔ یہ راہِ عمل چھُ دراصطلاح صوفی ناوٕ ستی پرزناونہٕ یوان۔ لہٰذا چھُ توہہِ بحیثیت بشرضعیف تسلیم کرُن کہ توحید وخلافت زأنتھ تہٕ چھنہٕ امہِ رنگی ملتس منز اختلاف تراون نہ کارِ ثواب یا اُولی الامر۔ضد ترأوِتھ سُئیو توحیدُک بجر بلا تردید۔

(درکتاب برصفحہ ۲۰ از مولانا مودودی تہٕ تصوف)

(۱) جناب جنیدؒ چھِ فرمادان:

''یُس شخص آداب نبوی ﷺ منز کاہل یا سُست بیٚیہ سُنن مصطفویؐ (یانے کُل سنت پیغمبرؐ) تراوان (ترک) آسہِ قطعاً تہٕ قطعاً مہ سمجھ ہن عارف۔ دنیا تراون وول، مکین خلوت یانے تنہانشین تہٕ اُمی سُندی کرتھی عادات پسندیدہ تِھس پتھ مہ بنیو یہندی شیدایی۔ اُمی سُند طرزِ زہدوتوکل تہٕ توحیدز آنراونکہ اظہارُک محبّ یا فدایی مہ بنیو۔ تہٕ کیازِ یہودی، نصرانی، جوگی تہٕ برہمن ہوی فرقہٕ باطل تہٕ چھ یمن تِھبن حرکاتن منز شامل و شریک۔ اندازہ کرو کہ حضرت جنیدؒ سُنز ن نظرن منز کوتاہ اوس دینِ شریعت کُے پاے۔ تہٕ احتیاطہٕ یہندِ کلامُک کانہہ مطلب ژارُن یُس قرآن وسنتس خلاف آسہِ کتہِ ہیکہِ دُرس اُستھ۔

(۲) حضرت معروف کرخیؒ یوچھُ فرموومُت:

تصوف چھُ ناو، حقیقتن (بزرُک) ذرائعہ بنیادتہِ آگُرنوّن کرُن بیٚیہ لوٚکن ہنٛدِس قبضس منز یہِ کینٛہ ھاچھُ تیٚچ وومید تراوُنی۔ ووٚنی یِیلہِ کلہم معنے لیس تہٕ مُرادس پتھ یِیہ سونچنہٕ تہِ مولوم گژھ کہ ایمانِ کامل چھُ کیفیتس تہٕ تھزرعظمتس چھُ تصوفکہِ لفظ ستی آمُت تعبیر کرنہٕ۔ آخر مومن کاملہٕ سُنز خصوصیت کیاہ تہِ آسہِ امہ، ورآے کہ اُمی سُند اخذ واجتہاد یانے بنیادتہِ مخلص کوشش فوایدن ہُند مرکزتہِ استنباط آگُر آسہن حقایق (یانے گُلس پتھ بزرچ بنیاد) تم بزر (حقایق) یم قرآن تہٕ سنتن حقایق قرار دِتی ہتی چھَ تم تہٕ تِھبولوٚکو چھُ ہر حالتس منز خدایہ سُنزِ ے قوت تہٕ کارسازی پتھ بھروسہ تھاوِتھ مخلوقچہ قوتِ تہٕ بجرہ کس طاقتس ناقابل توجہ سمجھان تہٕ زانان

یمن چھنہٕ امیک ذرٕ تہٕ پروٲے آسان کہ فلأنی شخص نش چھُ ذرائیعہ تہٕ دنیأیی بجرچ تہٕ تھزرٕچ کثرت تہٕ سہٕ چھُ یُزی پأٹھی نفع یا نقصان کرنس تہٕ تھاونس پیٹھ پوٗرٕ پوٗرٕ طاقت تھاوان بلکہِ چھُ أمی ہٕشرٕ نظر منز یہوے یقین کہ ''نفع یا نقصان چھُ صرف ربس تأنی'' امہِ کیفیژک اعمال تھاون وألی زندہ جاوید نمونہٕ آس جنابن ﷺ تہٕ یہند بن صحابہ کرامن ؓ ہندبن اعمالن تہٕ کردارن منز ؤچھنہٕ تہٕ لبنہٕ یوان تہٕ حدیثہ تو کلُک تفسیر تہٕ چھُ یی۔

(۳) حضرت شبلیؒ چھِ صوفی ہٕشرٕ زان دِوان۔

صوفی گوسہٕ یُس لوٗکن نش جُدا آسہِ تہٕ حقس 'ربس' نزدیک حقیقت تصوف تہٕ صوٗفیو ہند بو اندازِ کلام ہٕتی چھ بے خبر لوٗکو یہندِ طریقہِ کیٛو فرموداتو نش واریاہ دھوکہ کھیوٗ مُت ''یانے یہُند کلام نہ سمجھنہٕ موجوٗب''۔

تِمو چھُ گلی طور الفاظن ہُند ظاہری پہلو یہٕ سمجھمُت تہٕ لوٗکن نش منقطع (جدا روزُن) آسنُک مطلب نہٕ سمجھمُت کہ صوفی گوٗ وسہٕ یُس گُنجِ خلوت آسہِ۔ دنیا ہکہِ جمگٹھہٕ (خلایق) نشہ آسہِ دوٗر ژلان۔ کونجس منز بہتھ کھٕنٹھ روزان آسہِ۔ حالانکہ یتھ غلط مانے مطلب کرن والین پزِ سوچُن۔ (بر۲۱ آخری سطر)۔

یتھِ پأٹھی چھِ تِم صوٗفی بزرگن دینس مخالف بولنک مجرم، جُرم دار ٹھہرأوِتھ تہٕ بأطل اعتقاد تھاوُنک ذمہ دار بناوان۔ تکیازِ رہبأنیت تہٕ ترکِ دنیا چھُ حضور پُرنور ﷺ ہرکلامِ مبارکہ برکتہٕ بأطل قرادیُت مُت تہٕ یہُند پوٗرہ عمرِ مبارک تہٕ چھُ اتھ ہدایتأ اِنچ تردید کران۔ امہِ کنہٕ گوٗ ھن

صوٗفیاین ہُند کلام یوٗت پلہٕ تیوٗتبتھ تہٕ تمہٕ عنوانہٕ سمجھ ہنٛج کوٗشش آسنۍ۔ یُتھ کہِ تِم آسن قرآن وسُنتس ستۍ رٕلہٕ وُن (ہم آہنگ) آسَن۔

اکثر صوفیاہٕند بو (توضیحات) تصورانہ خیالاتونِش چھُ معلوم سپدان کہ''انتقطاع عن الخلق''چھِنہٕ کُنج نشینی گوشہ گیری کُنبرس منزروزُن یا رہبانیت (بُسی تیوٗنِش دوٗرروزُن) روزنہِ کس مفہومس (مقصد و مدعا) منز نِوان بلکہ چھ یہ مراد نِوان کہ انسان گژھ پننہِ وَچھ منز تِم جذبات ہوس تہٕ لارن وأنلی خطرات بلکل خأنلی کرُن، یم صرف دنیاوی رشتو ستۍ پأدہ سپدان چھِ۔ییمہِ کس ژُکس (تہہ) تل رضائے خداوندی ژھارنہِ بدلہٕ نفس امارہ تہٕ جبلت جنسی پورہ سپدان آسِن۔

(۴) مثالہِ پأٹھۍ ونو کہ شاہ عبدالقادرؒ جیلانیو چھُ اکس جایہِ مثال دِتھ یتھہٕ پأٹھۍ سمجھأوی متی کہ''ہتو نادانہ ژٕ کرپنُن نفس پننہِ اہل وعیالہ تہِ دوستو نِش بالکل جُدا (منقطع)۔انقطاح گوٗ ونہٕ یہ کہ یم ترأوِتھ ژٕل ژٕ ہ وو پرن منز بلکہ چھُ انتقطاع یہِ کہ تہند ہرحق کریہ سمجھتھ ادا کہ یتھہٕ پأٹھۍ رب ذوالجلالن چھُ یہ حق ادا کرُنک حکم دیُت مُت۔اولاد رچھن، خاندارنہٕ ہُند ''ذوی الارحام'' دور نزدیک کِبن رشتن ہنٛز خدمت۔تہِ دوستن احبانن ہنٛز یتھ پأٹھۍ خأطر دأری کرِنی کہ پننہٕ نفسأنی لذاتن ہُند کانٛہہ گمان تہِ گژھنہِ وتہٕ ڈالُن تہِ خدائے قادر ہندبن حکمن ہنٛز عمل کرِنی آسہِ تہٕ روزوٗنی بیٛہِ پوشوٗنی تحریک۔

(۵) شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربیؒ یو چھُ انتقطاع عن الخلق

یتھ پأٹھۍ واضح کٔرمُت کہ دیُٛکھ ساری رشتہ گژھن چانہٕ نظر منٛز گردآٮ۪نہِ تہِ رضائے خدا گژھِ ساروِی کھوتہٕ تھد تھٔود (بالاتر) آسُن تِمس اولادس تہٕ گژھِ نفرت آٮ۪نہِ یُس بے دین آسہِ تہٕ تِمس دشمنس ستی محبت یُس دیندار آسہِ۔

(۶) حضرت بختیار کاکیؒ چھُ منقطع عن الخلق تِمس شخصس مانان۔ یمُ سُند نفس دنیاوی رشتن تہٕ جذباتن ہُندِ خاطرٕ ہاتھ حدس تان موومُت کہ اگر ساری دنیاہٕچ دولت دِتھ أمس یہ مطالبہ کرتھ دِمو کہِ صرف پھیرِ اکہ سُنتہٕ نش پٔتھ تہِ اکھ بدعت کر تختیار۔ تہِ سُہ دییہ سارسے دولتس لت تہِ روز سوتٕس پیٹھ ڈٔٹتھ۔ یمو (توضیحاتو) وضاحتی فتویٰ ہوستی چھُ معلوم سپدان کہ اعلیٰ درجہ تھاوان والین صوٗفین ہُند طریقہ کلام کیاہ تہٕ کتھ پأٹھۍ آسی تن یااوسمُت چھُ مگر یہند منشاتہٕ مقصد چھُ حقیقتاً تتھے یُس أکس پزیاری مومنہٕ سُند گژھِ آسُن۔

(۷) محمد بن القصابؒ ہو چھُ فرمومُت:

تصوف چھِ رتین اخلاقن ہُند ناو۔ ابومحمد الجریریؒ صابُن ارشاد چھُ تصوف چھُ ناو نیک خصلتن ستی شوبن تہٕ بجھن بیٛنہٕ خراب عادتو نش پاک گژھُن۔

(۸) حضرت ذولنون مصریؒ ہُند فرمود چھُ:

صوفیاء چھِ تِم لوٗکھ یِم تمام چیزن پیٹھ ربس بالا زانان چھِ۔ یہند مقصد چھُ مقصوٗد خدا یانے کلی ارادہ خدا ژھارُن۔ سارِوے کھوتہٕ خدا ٹوٗٹھ

تھاوُن، یُہند زیون، مرن، یُہُند سونچ تہٕ خیال۔ یِہنز عبادت صرف خدایہ سُند ے خاطرٕ کوتاہ ہشر چھُ تھاوان یہِ فرمودہ قرآنس ستیٚ قل ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی لله رب العالمین۔

(۹) حضرت ابوسلمان دارنی چھ ارشاد کران:

واریاہ وِزِ چھِ میٲنس دلس منٛز نکاتن تہٕ لذیذ پسندی ہُند خیال یوان، مگر بہٕ چھُس یِم تمی وقتہٕ قبول کران ییٚلہِ زٕ گواہ امیُک تصدیق کرن یا نے کتاب اللہ تہٕ سنت رسول ﷺ۔

(۱۰) حضرت رودباری چھ أکس تِتھس شخصہ سُندِ عظمتچ تہٕ ولاتچ ذکر کران یُس مزامیر وغنا بین باجایہِ پُرسوز آواز گوٗن بوزان چھُ تہٕ ونان چھُ کہِ یہِ چھُ میانہِ خاطرٕ ہ جایز۔ تکیازِ بہٕ چھُس اتھ درجس پٔتھ ووتھمُت کہ اختلافی حالات چھِنہٕ مے پٔتھ کانٛہہ اثر کران یا چھُنہٕ گژھان۔ حضرت موصوف چھُ جواب دِوان بے شک چھُ سُہ تتھ درجس پٔتھ ووتھمُت مگر یہ درجہ چھُ جہنمُک (مکتوب حضرت خواجہ معصومؒ)۔

امام غزلی صأبن چھُ تصوفُک یہ حاصل جمع وٚنمُت کہ زم کرٕمتی اخلاق (اخلاق ذمیمہ) تہٕ خبیثہ صفتو نشہِ پاک وصاف گژھن۔

(۱۱) حضرت شہاب الدین سہروریہ صأبن چھِ وضاحت کٔرمٕژ کہ أسی چھِ صوفیا ہن نزدیک حق وأنٛمتی لۄکہ مراد نِوان تمہِ پتہٕ چھُکھ یتہِ وٚنمُت چونکہ لفظ صوفی چھُنہٕ درقرآن موجود بلکہ لفظ مقربین امہِ کنْی چھِ أسی لفظ مقرب لفظے وٚنن اختیار کران (بحوالہ المعارف)۔

حضرت جنید بغدادیؒ ین یہ صاف تشریح چھ زیادٕ تر تصوفچن کتابن منز موجود کہ هذا شهيد بالكتاب و السنة .

یعنی یہ کینژھا تصوفکس سلسلس (باب میں) یم تہٕ سأنی عقاید تہٕ خیالات چھِ یم ساری چھِ قرآن وسُنتہ ستی تقویت لبان۔ یتھ قرآن وسنتچ پشت پناہی حاصل آسہِ سُہ کتہِ گو تصوف۔

(۱۲) حضرت ابو عمر نجیدؒ صاؔبو چھُ تصوفس متعلق فرمووُمت: تصوف چھُ ناو خدایہ سُندبن احکامن تحت استقلال یا نے ہمت مسلسل تہٕ صبر کرُن۔

وونی ییٚلہِ انزأنی ، نا سمجھ تہٕ علمہٕ رؤسِ لؤکھ صبرُک مفہوم یانے مراد ذرایعو نِشہِ پتھ روزُن تہٕ اتھ کھور پھُڈ رِتھ گنجس منز بہتھ روزُن تہٕ امیُک چھِنہٕ کانہہ علاج مگر عقلمند لؤکھ حضرات چھِ زانان زِ قرآن وحدیثس منز چھُ امیُک مفہوم واریاہ وسیع تہٕ تھوٚد۔ یوٚتامتھ کہ ییٚلہِ اکہِ طرفہٕ باطلہٕ سُند آسہِ مضبوٗط تہٕ بوٚڈ لشکر تہٕ دویمہِ طرفہٕ آسہِ پٔژی یار بن ہُند کم تعداد تہٕ بے سامان تہٕ ظأہر چھُ کہِ یہِ فرق اوٚ ندگن تر آوِتھ صرف خدایہ سِندِس بھروسس پیٹھ لڑُن تہِ چھِ قرآنچ زبأنی صبر آمُت قرار دِنہٕ۔

ظأہری ذرایعہ تہٕ سامان نِش یؤت پلہٕ تیؤت فأید تُلن تہٕ انجام خدایس حوالہ کُرتھ یہِ کینژھا برونہہ ییہِ تہٕ برداش کرُن چھُ صبر۔ لہاذا چھُ تصوفُک یہوے تعریف، اَمی چیزُک تعریف۔ یتھ ایمان ونان چھِ۔

(صفہ نمبر ۲۵، از کتاب مودودی اور تصوف)

تجزیہ

محترم قارئین کرام!

علامہ مودودیؒ تہٕ أمی سندیو پورہ زأنی کارتر جمانو چھُ ہر رنگ کوشش کٔرمڑ کہ تصوف گوژھ نہ شریک دین لفظ یا استعمال اصطلاح یُن شامل کرنہٕ۔ ممکناً چھنہٕ یمن اتھ متعلق ضدی نیت آسمڑ۔ مگر یوتا نیت نہٕ یموامہٕ شعبہ کہ ذرایوتہٕ عملی وجوہاتو دین اسلام کس اٚیٖنس امہٕ ستی غفلتِ دِین، رنگارنگ بے توجہی، بھنگ ومستی، توہمات، بدعات، شرک، بے غیرتی، اچ غلامی نقصانِ قومیت۔ آفاقی دینہٕ بدلہ ذاتی اقتصادی ترقی، شکم پُری، یوگیانہ عملیات، سرودوساز، بزرگان دینن ہندن مقبرن روحانیتہ بدلہ نفسانی آمدنی ہند آماجگاہ دستور قرآن وسنت جہاد اکبر کہ بدلہ تصوف اسلامی حدزانن تہٕ عملاوُن ییترِ ہ ییترِ ہ۔

یم سأری محرکات چھِ ازتہٕ جأری بلکہ سیأسی تہٕ معأشی طور یتھ ریاستس منز پھبھان تہٕ یہے کشمیریت فخرہ سان وننہٕ تہٕ لبنہ یوان۔ بٔدبہٕ تہٕ بدقسمتی روزیہٕ کہ مسلکی اتحاد بدلہ تفرقن بنأوی مسلمان عربس منز گوڈہ تہٕ پتہ جادہ پیٚہن عجمس منز غلام چونکہ علامہ مودودی صأبن تُج نہٕ شرعی راہ متفقیچ تحریک شیعن مخالف نہٕ جأدی گرن بلکہ یم تہٕ زیادٕ غأرشرعی محرکات تمن

لبنہٕ آیہِ تِمن ہُند آگُر زون تِمو تصوف تہٕ صوفی لۆکھ۔

اتھ منز تہٕ چھُنہٕ کانٛہہ شک کہ تصوف نہٕ زانٛنہٕ تہٕ لاعلمن ہٕنٛدِ ذریعہ گوٚ پۆژ دنیائے اسلامس چھلہ وَدَل تہٕ خاص کر معرکہ کربلا پتہٕ۔ سیٚوٗ دپاٹھی ونو کہ اُمت مسلمن منز روزان پژھی ستی جاہلیت۔ وچھتو عربکی قد آور خزانہ بُرتھ اونٹ نما انسان چھ غاؔر ملکو منز حساب دان تہٕ ڈرائیور تانی انان۔ یمن بنأے ظاہری دولت تہٕ پرنے عیش پرس تہٕ زن پرس تہٕ پتہٕ کرٕ اسرائیلن بندوقہ نلو ستی ہوشیار یہِ سخ افسوس چھُ بنظر یہ شریعت دین یمن تہٕ بزرگان دینن ہند فتویٰ جات تہٕ دلیلہ مودودیؒ صاب پیش کران چھُ۔ تہٕ یمن ڈوکھ بنأوِتھ چھُ تصوفس یُس در عمل مخلوق مسلم نہم مشاہدہ کران آمتی چھہِ۔ چھ بہر رنگ اتھ زَم تہٕ کران تہٕ غاؔر شرع تہٕ سمجھاوان۔ مگر تم بنیأدی اصولات یمہٕ کنٛز تہٕ یمہٕ مقصدِ صوٗفیت بارسس آیہِ چھُنہٕ تِمن بہ نظر عمل تہٕ بواسطہ قُربت الٰہی۔ یتھ منز روح تہٕ موٗرخداتہٕ بندہ زانہِ نٛچ تہِ پرزٕ ناوٕنٛچ وَتھ سرہ آمیژ کرنہٕ یعنے مویس برابر تہٕ درجسد مرکب نصیب گوٚمُت زانٛن چھُ یہِ کہ لفظ اصطلاح یِیلہ تہٕ (۱۵۰ ہجری لیس منز) خدا رسی خاطرہ استعمال آمُت چھُ کرنہٕ تہٕ ژکہِ چھُنہِ اتھ مجموعہ اعمالس کانٛہہ بگاڑ۔ اگر چھُ تہٕ نہٕ چھُ وقتہِ کٔمن جہاد اکبر ستی بلیمتبن مسلمان لۆکن۔

یتھ لیکھ مِتِس حصس منز چھُ جادہ پہن جملہ حکمس یا ارشادس پتھ بحث بحثیت جہاد آمُت کرنہٕ نہٕ چھُ صوفی تہٕ "منقطع عن الخلق"۔ یتھ منز دسکیر صأبن تہِ یہِ فرماؤن چھُ کہ "ژ کر پٔنٕن نفس پننہِ عیالہ تہٕ دوستو نش

جُدا" یہ چھُ صاف تہٕ بلاتردید اشتہار مگر امہٕ پتہٕ چھُ امیُک تفسیر بیٚیہٕ تہٕ فتویٰ
ہوٚ ستی رد کرنچ ہر رنگ دلیلہ تہٕ حُجت پیش آمژٕ کرنہ۔ مگر امہٕ پتہٕ تہٕ ییٚلہٕ
تواریخ اسلام وچھان چھِ ۔ کیاہ خود جناب ﷺ تہٕ اُس ناخلقن نِش ژٕلِتھ
غارِ حراہس منز عبادت کران یوٚ تامتھ قرآن بہ وحی از جبرائیل " اقراء
باسمہ ربک " نازل سپُد ، یہ چھُنا منقطع عن الخلق تہٕ جناب عبدالقادر
جیلانیؒ چھِنا واریاہس وقتس کوہ بیابان منز گوٚ ھتھ کینٛہہ مدت گذاران ۔ تہٕ
جناب اویس قرنیؒ چھُنا سأرے عمر ترکِ دنیا سپد متی ، تِمن کُس فتویٰ دِمو
گوکہ یہ ارشاد چھُ خاصانِ حقن باگنی آمُت تہٕ عام لوکن نہٕ کینٛہہ ۔ امہٕ پتہٕ
کأتیاہ تہٕ اُنتھ روٗس بزرگانِ دین چھِ لوٗکن منزی خلوت نشین روزمتی مگر لوٗکھ
چھِنہٕ تِمن نِش ژٕلِ متی یہوی چھُ سلسلہ تصوفُک اکھ جُزتہٕ اَتھ اَچھو وچھِمتس
کتہٕ تہٕ کِتھٕ کرو انکار ۔ طواف کعبس منز تہٕ چھُنا سہٕ کم وقت حکم ییٚلہٕ نہٕ پننہٕ
خاندارنہٕ تہٕ تِمہٕ نظر پوان چھُ وُچھن ، تہٕ سارِوے کھوتہٕ ہر رمضان
شریفس منز اعتکاف تہٕ چلہ چھُنا سنت مقرر ۔ یم چھِ تِم اوقات ییتھ قرب
الٰہی زانُنہٕ خاطرِ اہل وعیال تہٕ تراوان چھِ تہٕ نفس امارُک پادشاہ جبلت
شہوت مارنہٕ موجوٗب زنانہِ پٹھ نظر تراونی تہٕ منع چھُ ۔ ییٚلہٕ یم اوقات
تربیت کورس چھِ تہٕ یم کیاز چھِنہٕ "منقطع عن الخلق" ثابت تہٕ تِمن اعمالن
تہٕ ریاضاتن یم مسلمانس نمازٕ ستی ثابت چھِ تہٕ ارشاد مزمل لیس عبادات
خفیہ چھ چھُنا ترکِ دنیاہس ستی ربط گژھان ۔

یہ تدبر گژھنا ہُشیار کہ یمہٕ وزِ حضرت سنزٕ آشنی آب ژھارنہٕ موجوٗب

کوہِ صفاتہِ مروہ دود َو کران تہٕ آخرس آب پاین تلیٖ بحکم قادر مطلق پأد
گژھان تہٕ آب ذرا بروٗنہہ پکنہٕ موجوب اتھ بحکم خود دپان ٹھہر ٹھہر زم
زم۔ کیاہ اکھ خاصان برگزیدہ حق یوٗ دوے آب بدلہٕ حق ژھارنہٕ موجوٗب
اطاعت بلندی جنگلن منز کینژٕس کالس تلاش حق بحکم ارشاد مرشد ظاہر یا
باطن روزِتھ پتھ دین واسلام پھہلاونہٕ موجوٗب اعلاناً بستی بستی پھیر تھ
اولی اُلامر کران چھُ۔ اتھ مشنس تہٕ اُمس ہستی کتہِ ونو راہب تہٕ اُمیٖ ہنز
یہٕ عمل چھنا ترک سنتس منز روزِتھ سُنتچ پیروی۔ درمدت ظاہری زندگی تہٕ بعد
جسد روحانی یہوے گوٚ وصوفی تہِ تہٕ شعبہ تصوف تہِ۔ یٖمی ہنز زیوبہ امرِ رب
امرِ بندہ بنتھ آبن تعمیل کوٚر۔ کیاہ تہِ چھنا موٗمنس دأیما حاصل روزان
آمُت تہٕ روزِتہِ سوائے کرتب ہائے جنسیات۔

علامہ چھُ امہِ کتھِ ہُند صاف اعلان کران کہ جنابن ﷺ ہنز اکہِ نظر
چھِ مسلمان یا کفار تیوٗ تاہ تہٕ بدلان کہ یم چھِ اعلیٰ تہِ تھدِ پایک موٗمن وٗلی
بنان۔ تہٕ یمن نگاہِ آں جنابؐ حاصل سپز ہژ تہنز نظر تہِ چھنا تقدیر بدلی
ثابت گمژ تہِ گژھان۔ مثالہِ پأٹھی جناب خواجہ محی الدین چستیؒ تہٕ راجہ جے
پال سُند حال وواقعات یتہِ چھُ ؤبژھراون کہ بشر ملک صفات بنُن چھنہٕ
آسان تہٕ سہل کینہہ تہِ۔ یلہِ زن فطرتی، جبلتی، عناصیرن فتح کرُن تہٕ
خلق دنیاہس منز روزُن، بشرٕ ہندِ خاطرٕ کارِ ملکس تہِ تھوٚد درجہ بنان چھِ۔
تہِ یمو بزرگو نفس مورِ د آسن فرموومت چھُ تمن چھِ ہتی ہیوٚ صوفی نظر منز
آمُت تہِ تم صوفی یمو از دوأ جی زندگی حاصل کُرتھ (۱۲ یا ۱۵ رؤری) تہٕ

پتہٕ سپدِ پورہ پأژھی آو یہٕ عمل وعباداتن منز تمو یوٚ دوے ترکِ لذت کوٚر مگر عیال تہٕ روچھکھ تہٕ یمن بعد الاولیاء اللہ فقر صوفی ونان چھِ تہٕ یمن منز کینٛہہ ازلے تہٕ کینٛہہ شرع پأٹھ مردہ نفس گۓ ئژ۔ گوٚو ''منقطاع عن الخلق'' چھُ وارہ درد نیاہ اُچھ منز رأوِتھ تہٕ تدبُرِ چہ نظر مشاہدہ کرُن یتھ تہٕ یم صوفی تہٕ تصوف چھُ برحق پر بزلان۔

مولانا مودودی صأبن چھُ تصوفکس دنیاہس دینہٕ نش الگ زآن راونس تہٕ قوم مسلم خاطرِ شرک و بدعات تہٕ فضول رسوماتک الگ ناپسندیدہ تہٕ ناموزون شریعتک ملک میدان قرار دِنس پتھ پٔن سوٗرے علمی زورخرچ ووٗمت تہٕ بقیہ موجود عالمِ زمانوٚژ ہرطرفہ ہوٗل بانگے تہٕ دیتکھ فتویٰ زِ یم چھ دینکہِ امہِ شعبہ نش اعتقاداً تہٕ عملاً فارغ۔ اتھ تحت چھُ علامہ لکھان تصوف چھنہٕ کُنہ اکہِ چیزُک ناوٗ بلکہ چھِ وارِیاہ بیوٚن بیوٚن چیزاَتھ ستی مِلہ نأوِتھ پیش یوان کرنہٕ، یمہ تصوفُک أسی تصدیق چھِ کران۔ سُہ چھُ بیاکھ چیز تہٕ یمہِ تصوفُک أسی اصلاح تردید چھِ کران، سُہ چھُ بیاکھ دویم چیز تہٕ یمُیک أسی اصلاح (تردید) کران سُہ چھُ بیاکھ ترٛیم چیز۔ برصفحہ ۳۱

(۱) اکھ تصوف چھُ سُہ یُس اسلامکس ابتدائی دورِ صوفیتس منز اوس۔ مثلاً فیض ابن عیاص، ابراہیم ادہمؒ، معروف کرحی بیترِ۔ یہُند اوس نہٕ کانٛہہ الگ فلسفہ نہٕ الگ طریقہٕ، تِمے فکر وظن، تِمے اشغال واعمال یم کتاب و سنت مطابق أسی، یِمن سارنے اوس سُے مقصد یُس مقصد اسلام چھُ یانے محبت خداتہٕ أمِسے کُن توجہ۔ وما اُمرُو الا لیصد اللہ مُخلِصین

لۂ الدین حَنیفاً۔ امہٕ تصوفُک چھِ نہٕ أسی تصدیق کران بلکہ اَمچ اشاعت تہِ۔

(۲) دوٕیم یانے بیاکھ تصوف چھُ یُس یتھ منز اشراقیت، رِواقی، زُرتشی تہٕ ویدانتی فلسفن ہنز ملاوٹ گمژ چھ یتھ منز عیسایی راہبس، ہند جوگیس ہنز طریقہ شامل گمت چھِ، بلکہ یتھ منز مُشرکانہ طرزِ کی خیالات اعمال تانی غلط ملط رلنہٕ آمت چھِ، یتھ منز شریعت طریقت تہٕ معرفت الگ الگ چیز چھِ آمتی۔ اکھ أکس نش کم وزیادٕ بے تعلق بلکہ کُنہِ جایہٕ اکھ أکس ستی پانہٕ وأنی مختلف (متضاد) بنے متی چھِ ییٚہِ یتھ منز انسان خلیفہ خدا برزمین ہندی فرایض انجام تہٕ اداہس منز تیار کرنہٕ بجایہٕ امہِ نش بلکل مختلف کامن ہنٛدِ خاطرِ تیار چھُ یوان کرنہٕ۔ امہِ تصوفُک چھ أسی تردید کران اسہِ نزدیک یہٕ مٹاون چھُ خدایہ سُند دین قایم تھاونہٕ خأطر تیوتاہ ضروری، ییژ جدید جاہلیت مٹاونی چھ یانے نوِ زمانٕچ جاہلیت۔ امہ علاوہ چھُ ییٚہِ تہٕ اکھ تصوف یتھ منز گوڈنچہِ قسمہِ تصوفچہ کینہہ خصوصیات دوٕیمہِ قسمکہِ تصوفہٕ منز رلِتھ میلِتھ لبنہٕ یوان چھِ۔ امہِ قسمکہِ طریقہ تصوفس چھ واریاہ ہوی (متعدد) تِتھوے بزرگو مرتب کوٚرمُت یم صاحب علم تہِ نیک نیت آسی۔ مگر پتہٕ نیو دور کیو خصوصیاتو تہٕ تمکیو دورہ جاتو ہندیو اثراتو نش تہِ اُس نہِ بالکل بچتھ۔ تمو چھُ اسلام کِس اصلی تصوفس مجھُنس تہِ امہِ کنہِ جاہلی تصوفکہ آلودگی یو نش صاف وپاک کرنس تہٕ تھاونس منز پوٗرکوشش کرمژ۔ لیکن امہِ باوجود تہِ چھُ یہند بن نظریاتن منز کھسیہ نتہٕ کینہہ جاہلی فلسفہ تصوفکی اثرات تہِ ییٚہِ

اشغالن منز کینہہ نتہٕ کینہہ نبر پٮ۪ٹھ رٔٹ ہتی اعمال واشغال موجود رٕوٗدی۔ یمن متعلق یمن متشابہ شک (وہم وگمان) چھ پیش آمت کہ یم چیز چھنہ کتاب وسنتچہ تعلیمہ ستی کانٛہہ ٹکراو تھاون۔ یا کم ازکم ناویٖلہ دلیلہ دِنہٕ ستی ہیکو یم ٹکراوہ رٔوس ٹھہراٗوِتھ (غار متصادِم)۔ امہِ علاوہ چھ امہِ تصوفکی مقاصدتہٕ نتایجِ تہٕ اسلامہ کہ مقصدہ تہٕ مطلوبہ نش کم وزیادٕ بیوٚن۔

نہ چھ امیٚک مقصد ٔنی پاٹھی انسانس خلافتکہِ فرایضو ہندِ ادایگی ہندِ خاطرٕ تیار کرُن تہٕ سُہ چیز بناوُن یُس قرانن لتکونوا اشہداء علی الناس کِبن الفاظن منز بیان کوٚرمُت چھُ۔ نہ چھُ امیٚک یہ نتیجہ سپدتھ ہیوٚکمُت زِ امہِ کہِ ذریعہ گژھن تتھی انسان تیار یم دینک پوٗرٕ تصور ہیکن سمجھِتھ تہٕ نہ گژھ یہِ قایم یالاگو (درعمل) انہٕ نچ یمن فکر لاحق یوٚت تہِ یم گژھن یہِ کام انجام دِنس قابل۔ (اہل)۔

(۳) امہِ تریمہ قسمکہِ تصوفچ چھ نہٕ أسی امیٚک پورٕ پور تصدیق کران نہ کُلی طور تردید۔ بلکہ چھ امکبن بروٗنہہ پکن والبن سأنی گذارش کہ براہ کرم یمن بڈبن بڈبن شخصیاتن ہُندا اعتقاد پانس نش تھاوِتھ ترٲوِی تو امہِ تصوفچ کتاب وسنتچہ روشنی منز تنقیدی نظرتہٕ یہِ کٔریو دٔرس کرنچ کوشش۔ امہِ علاوہ یُس شخص امہِ تصوفہ کس کُنہِ چیزس پٮ۪ٹھ کرِاتھ بناہس پٮ۪ٹھ اختلاف کہ سُہ چھُ اتھ کتاب وسنتس خلاف لبان تہٕ یہِ پتھ کُن ترٲوِتھ (قطع نظر) زِتھی کروٲی سٔنزٕ رایہِ ستی اتفاق یا مخالفت۔ بہر حال امکہِ حق تنقیدک مہ کٔروانکارتہٕ خاہ مخاہ مہ بنٲیونشانہٕ ملامت۔

(ترجمان القرآن جمادی الاول ۷۱ھ، فروری ۱۹۵۳ء)

تجزیہ رجیدہ

محترم مودودی صأبنہِ نظریاتی تصوفہ بیانہِ منز چھُ شعبہ تصوفکہِ دینی ورتاؤک حال معلوٗم سپدان یمو ہر رنگ چھُ پُر زور تاکید کوٚرمُت کہ دستوٗرِ شریعت منز گوٚژھنہٕ امچہِ کتاب پٮ۪ٹھ کانہہ گردِہ فوٗل یاسرِ ساٰوی شان داخل گژھبن۔ اتھ منز یہنز عملداری تہٕ تبلیغ چھُ قابل فخرتہٕ منت برائے مسلمانان دنیائے انقلاب۔

یوٚت تانی زن تصوف برائے عام وخاص زہدو پارساء، قطب ابدال، غوث، وفقراء کہ بنیادہ پٮ۪ٹھ تا پیغمبران دنیائے ارض وسماتہٕ امچہِ زان کاٗری تہٕ عملداری ہُنْد تعلق چھُ، محترم علامہ صأب چھِنہٕ ژکی یم اصطلاح قبول کران۔ گوٚو کہ یمن اصطلاحن منز چھنہ کانہہ اکھ درقرآن وحدیث نظر گژھان۔ یوٚدوے اصطلاح صالحین، شہداء، مومنین...... بیترِ درقرآن موجود چھُ۔ یم اَمہِ نیبرم کینْہہ لیکھتھ اصطلاح تصوفکہ شعبہ زبان درعام چھِ۔ یزٕ رچھُ یلی زِ علامہ صأب چھ تصوفکہ آگرہ نِش بے خبر رودمُت تہٕ یاچھِنہٕ زمانکیوٚ صوفی دنیا ہکیوٚ بزرگواچ واشگافی نہٕ وانہٕ کرہژ۔ حالانکہ عرب وعجم کأتیاہ صوفی چھ آمت تہٕ گزریمٕتی تہٕ بروٚنہہ کُن تہٕ روزن یوان۔

یوٚتانی أز کہِ مدتہٕ دنیا قأیم روزنک تولق چھُ، وونی خصوصاً یتھ ریاستس منز آونہٕ کانٛہہ ولی بعد شیخ مخدوم حمزہؒ درٕ دُنیا۔ توے چھُ یمن ختم الاولیاء خطاب یوان دِنہٕ۔ گوکہ یہ تہِ چھُ ثابت کہ یم تہِ بزرگان دین قلندران ولایت در شریعت وطریقت آیہِ تم سأری چھِ انتخاب یزدان تہٕ ییلہِ زن کینٛہہ جذباتی مسلمان یِتہِ ونان چھِ زِ ژتہِ کریٚشھ عمل ژتہِ بنکھ ولی خدٕ۔ دوست اہلِ جماعتکی ارکان چھِنہٕ یہِ تسلیم کران۔ مگر یم چھِ مبالغہ آمیزی تہٕ ناممکن العمل اخلاق نازیبا ثابت سپدان۔ غرض چھُ لفظ یا اصطلاح تصوف۔ اَسہِ سارنٕے چھُ یہ تسلیم زِ تصوف چھِ ناومگر امِچ عمل چھِ انسانی شہہ تہٕ انسانی حیاتی ہنٛز میلہٕ گنٛز یانے روح۔ یمٕنے دون درجسد مرکب عملاً وِتھ چھُ قُربِ الٰہی پأدٕ سپدان تہٕ جلوٕ گرگوٚمُت۔

موودودی صأب چھُ اتھ ماخذس تہٕ پزرس بےزأن ہیوٚ باسان یامہِ کہِ وجودے نِش قطعاً تہِ بالکل لاتعلق رودمُت۔ گوامہِ مطابق چھُ تصوف بنیاد اولادِ آدم۔ بیٚیہ ونوزِ شعبہ تصوف چھِ ونحن اقرب من حبل الورید۔ یہ چھُ ثأبت کہ بعد اولاد آدم چھِنہٕ علامہ صأبن ماقبل تہٕ پتہٕ اسلامکین بیٚیہ اتھ ستی رنگارنگ مذاہبن یتھِ پأٹھی سام ہیٚتھ ہنٛز زِ آخری دستور وفرقانِ مجید برمخلوق عأید بہ وحی گژھنہِ پتہٕ تہِ چھُ غأر مذہبن ہنٛدی اثرات منقش رُوٗدی مٕتی توے کوٚرربن یٔژ کال گژھتھ اعلان۔

اسلامس منز أژِ وپوٕر پوٕر یوٚ دوے خُمریات بیٚترِ ردکرُن توٕ پتہٕ تہِ اوس بروٚنٛہہ پٹھے ویدانت اِزم یوگاہ شغل واشتقال، غأر مسلمن نِش جأری تہٕ خدا

پرستی ہنز عمل ییٚچھ گوڈہ کٔنِز شاہ چھُ یا نے شہس ستی یاداللہ۔ کتھ گژھ ہِ بندس
نش ژھبنہٕ۔ بلکہ چھُ یہ دراسلام باقی مذہبو کھوتہٕ تہِ شرطِ بندۂ خدا بحثیت
مسلمان تہٕ پتہٕ مومن۔ ییٚلہِ زن اولاد آدم یمن دون شہن منز شرو پراونہِ
ستی بندہ خداتہٕ قرب الٰہی شرط بیان چھُ تہٕ دُنیہک کُس طاقت یا مذہب
سپد امہِ عملہ نش مُنکر نا وتصوف آمُت چھُ۔ لہٰذا بعد آمدِ اسلام ییٚلہِ اکھ آئین
کتاب وسنت پیش سپُد، تہٕ یہِ عمل یُس اکھ خفیہ تہٕ پوشیدہ عمل چھَ، یا نے
روحس ستی شاہ کہِ عبادتہٕ زان کرِن یتھ روحس سیٚدِ سیوٚ دربط خدا چھُ ''قل
الروح من امر ربی'' تہٕ یہاے عمل روزِ پوشیدہ طور پھبان تہٕ چار یارِ باصفاؓ
پتہٕ دِژ اتھ تعلیم ننہٕ وانہٕ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ صاؔبوژ ودھو سلسلو ستی امہِ
تصوفچ تعلیم تکیا زِ یمن دہ شوٕنی ہنز زاٗن گژھنہٕ روٗس ہیکہِ نہٕ قُرب الٰہی
حاصل گژھتھ۔ ووٚنی یہ پزرزاٗنتھ کتہِ کرو عمل تصوف دین اسلام یا کتاب
وسنت نش زانون الگ یاتہٕ وو پر۔

یہ حاصل کرنہِ باپتھ کیاہ تہٕ کم اعمال آیہِ ورتاونس منز تمن منز
یوٚ دوے شرط اول فنا فی الشیخ رود۔ تہٕ بیٚیہ کوٚسہ وتھ زانو کہ بے مرشد ہیکہِ
روحچ تہٕ نفسچ شاہچ آوریہ زان حاصل کرِتھ۔ اتھ منز چھنہٕ کانہہ شک
زِہندِوازِمس منز اتھ گوڈہ ترقی گمژ تہٕ اتھ پننہِ زبانی منز پران تہٕ عملاونس
پراٹھن وتان تہٕ مومن مسلمانس چھُ باقیو کھوتہٕ اچھ بندش تہٕ حکم الٰہی
سپدان۔ اتھ شعبس منز یوٚ دوے یہِ ونو یہ عمل چھُ ہندوانہٕ۔ بلکہ چھُ سراسر
غلط تہٕ نادانی۔ تہٕ علامہ مودودی صاؔبن یوتاہ تہٕ جہاد برائے احیائے دین

چھُ کوٗرمُت پزٕ ہے گوڈے اتھ کارِخدایی برائے بندگی سُنن تہٕ امہِ قسمکِس تصوفس بنیاد اول بناوِتھ یوٗ دوے امہِ کہِ ناوٕ ہزار ہار سوم و بدعاتن شکم پُری موجوٗب گوڈ برنہٕ آمُت چھُ یہ چھُنہٕ عمل تصوفس بار کھالُن یارد کرنچ کانٛہہ جواز یتھ۔ تصوف چھُ کار بندگی برائے قرب الٰہی تہٕ اتھ مبدل یہ عیش پرستی تہٕ امن واقتصادی نالہ متہٕ رٔٹتھ خلافت تہٕ نظام الٰہی مشراوُن چھ ہر کانٛسہِ مسلمانس حکم یانے کہ خدائمشر تھ ابلیس رٹن چھُنہٕ کانٛہہ تصوف۔

ڈٲلو ووٚنی دِموتمہِ وقتہٕ کینہہ صوفی حضراتن ہٕندین جواۤبی بیاناتن پھٔیریم اتھ علامہ مودودی تہٕ تصوفچہ کتابہِ منٛز یموتحریر کوٚرمُت چھُ یمن منٛز معترض اول جناب گنگوہی صاۤب چھِ۔ تہٕ دوٚیم جواب دِنہٕ وول مولانا منظور صاحب نعمانی مدیر الفرقان لکھنو، جناب حکیم عبدالرشید گنگوہی چھ فرماوان: (صفحہ نمبر ۳۴،۳۵)

دِینہٕ خاطرٕ چھُ اکھِ بڈٕ شعبہ سلوٗک وتصوف واحسان کِس معاملس منٛز اہم ترین نقصان یِہ تہٕ کہ جماعتک بوٚڈ عالم (اکابر) یم چونکہ امہِ زاویہ نگاہ (کوچے سے) نِش عملاً تہٕ اعتقاداً بلکل بےخبر تہِ فارغ چھ امہِ وجہ کِنی امہِ جماۤژ ہٕندیہ مزاژ بنان چھُ کہِ امہِ شعبکہِ رژھرہ نِش چھُنہٕ نا امیدی گژھان بلکہ امہِ رٔژرٕ کی تھاون والین صوفیائے کرامن تہٕ ساۤلکن یم تنہایتھ پوتلی پرستی ہٕندِس ملکس خدایہ ہٕندِ طرفہٕ اسلام پھہلاونک ''سامان حرب'' آلہ جارحہ روٗدیٔمتی چھِ تہٕ یِہند بو پاک شہووستی از کروڈ بٔڈی مسلمان نظرِ گژھان چھُ''۔ پوٚز یا اپٕز (شعوری یا غیر شعوری طور) قابل

نفرت چھ سمجھاونہ یوان، یِمن آسمانی ملک صفت وصفات تھاون والین أسی أسی قرآن وٕنیِچ تھٕنز کھیٚنہِ تہٕ کھیاون وأ لی تصور کران۔ از چھِ تم تمے، یۆگی، اثرأتی تہٕ سیأسی القابو ستی ولنہٕ یوان۔ تہٕ یِمن چھٕنہٕ کلیتاًیہِ اندازہ تہِ زِ أسی کأتیاہ خأرتہٕ رٕژرنش نا امید گژھان۔ تہٕ کأتیاہ بٕڈ بے خوفی ہٕندی مرتکب گژھان، گۆو زِ پورہ پأٹھی (صراحتہً) چھنہٕ یِم لوکھ سلوک تہِ احسانکی منکر۔ مگر احسان حأصل کرنہٕ تہٕ تحصیلِ سلوکٕکی صوفیا ہٕن ہند واضح ٲسِمتین طریقہ کارن امہِ شدتہٕ زورورد کران زِ تم چھٕنہٕ صرف طرزِ ادأیی شغل (طرق) کس حدس تأنی روزان۔ بلکہ یِم طرق اختیار یا عملاون والین ہند ورجہ گھٹاون (عیب دار بناوان) تہٕ بدخیالی پأدٕ کرنٕچ کوشش ہنز تہہ تہِ دوان۔ برونٛہہ پکتھ چھِ فرماوان یِم طریقہ وسأیل چھنہ احسان کس تراونس بابرخاس گژھنس پٹھ نہ چھُ یِمن پٹھ کانٛہہ مدار زِ الطرق الی اللہ بعد و انعامی الخلایق چھُ مسلمہ کینٛژھن جملن (فقرن) پتھ چھُ ارشاد گژھان۔ (صفہ ۳۶)

اگر کأنسہٕ شخصس یِمن (طرُق) طریقن ستی برابری یا ہشر ''مناسبت'' آسہِ نہٕ تہِ مہ کرِن تختیا۔ تمہِ ستی چھنہٕ گمان توہین ''بے عزتی''۔ تتھس شخصہٕ ہندِ خأطرٕ چھُ صرف مقرر کۆرمت یا عباداتے۔ یہنز یا أمی ہنز تحقیقی تلاش آسنٕچ چھ تہِ اتھ پٹھ روزن کافی (قناعت کرن) أمس چھُ احسانس نسبت ''متعلق'' یموے عباداتو ستی حاصل ہبکان گژھتھ بلکہ طرق استعمال پتہ ییلہِ سالک احسانس تأنی واتان چھُ تہٕ پتہٕ چھُ مشایخ

(مرشد) استعمال طرق ترا و ہنٛز حکم دِتھ صرف امہِ تھدِ ژٲرِتھ مخصوص عبادتن منٛز مشغول روزنٕک مشوٕر دِوان۔ غرض مقصد چھُ یہ کہٕ یِمن طرق (طرز عبادات) ہُند ردیا انکار تہٕ بغض وکراہت چھُ (نبر نیرنس برابر) ناانصافی تہٕ ظلمس ہیوی۔

جوان احاد و اساطین اُمت کے رد و انکار اور بعض تخفیف تک مخفی ہوتی ہے غایت مافی الباب نہ اختیار کرے۔ اختیار پر اصرار نہیں، صفحہ ۳۶، سطر نمبر ۹، ۱۰۔

یِم تِمن اکہِ یا اکہِ کھوتہٕ زیادٕ اُمت کہٕ رد و انکار تہٕ بیٚیہٕ بغض کم کرنس تان واضح سپدان چھِ۔ امہِ مقصدُک باب (حصہٕ عمل) مہ کُربن یختیار۔ یختیار کرنس پتھ چھُنہٕ زور امہِ موجوٗب کہٕ یِمن پتھ چھُنہٕ نجات لبنٕک مدار نہ چھِ یِم احسان کس ذرایعہ مدارس پتھ یا حاصل احسان کرنہٕ کس درجس منٛز۔ یِم احتیاطہ سان ہیکہٕ ہن استعمال کرنہٕ۔ نقشبندیہؒ تہٕ خصوصاً حضرت مجدد سرہندیؒ صٲبو تانٛی چھُ تصور شیخ (یانے مرشد کرُن) تاں درعمل انہٕ نووُمت (استعمال کوٚرمُت) لیس بے حد خطرناک تہٕ وسواسوٕ بٔرتھ طریقہ چھُ۔ محض امہِ موجوٗب زِ تِمہِ آسہِ زانان زِ لوکھ چھِ عموماً مجسمہ شکلہ ہٕندِ محسوساتن ہندی خوگر ضدی۔ شکلہ ہند احساس تہٕ محسوس ورائے چھنہٕ تِمن کوشش حاصل گژھنچ صلاحیتھے۔ محسوس پرستی یانے شکلہ ہُند شوق چھُ تِمن پتھ یوتاہ سینومت کہٕ گُنیرتہٕ دویلی ہٕندِ زآن منٛز چھِ تِمہِ اتھ حدس تان لاپرواز امہِ ورائے چھُنہٕ یہندس دلس منٛز (تمکین قلوب) خدایہ سُند آسنٕک

تصوُر ے آسان۔ ؤری وادن ہنٛز پوتلو پرستی تہٕ صورت پرستی تہٕ بیٚیہ اجعل لنا الٰها کما لهم الٰهت بیه لن نومن لک حتی نری اللّٰه جهرة۔ کہ بدذوقی (بدمزگی) آسٕنٛز خدایہ سُند پاک تہٕ گُنٛبز آسُن (بے شبہٕ مثال) (بے کیف دلوں) سادہ دِلن بے جہت وقیاسک خدائے سُند تصور آسُن سبٹھاہ مشکل کوٚرمُت (دشوارتر کردیا ہے)۔

گومقصد اصل حاصل یُن چھُ ضروری۔ لہٰذا امہِ مطابق ہوائی سفر کرنہٕ بدلہ اگر چھکڑہ کہ ذریعہ کانٛہہ سفر طے کرُن ممکن آسہِ ہا۔ (صفہٕ ۳۷ سطر۵)

یتھٕ پاٹھی تہٕ سہی مگر مقصد گوٚ ہ حاصل یُن۔ مگر یہِ تہٕ چونکہ خوفہ تہٕ حدشہ (مخدوش) بٔرۍ ہتۍ یتھٕ کنۍ تہٕ چھُ کینٛہہ ولوکو امہِ نشہِ تہٕ پتھ ہیوٚتمُت۔ (حاصل یہ ہے) امہِ نش تہٕ چھُ یِی نیران کہ یہ طرق طریقہ عملی شغل گوٚ و اتھ جمأژنش۔ امہِ درجہ تہٕ قابل نفرت تہٕ انکار یکہ وُین چھُ یہ بغض تہٕ منکریت صالحین تان تہٕ ووتمُت۔

Translated in Kashmiri from hardest Urdu language.

ترجمان القرآن بابت جمادی الاول تا رجب

۷۰ھ، مارچ تا مئی ۱۹۵۱ء

☆☆☆

جائزہ از ترجمہ کار

دسمبر ۲۰۰۸ عیسوی

جناب رشید احمد ہٕندِ بن بواپسی کینژھن اموراتن متعلق بواپسی وضاحت یُس تو ہہ پرِ و اَتھ منٛز چھُ صوفین ہٕندِ بن اشغالن بھرپور زَم آمُت کرنہ تہٕ درجہ احسانٕک لاتعلق اسباب قرار دِتی مٕتی گوٚ وزِ بھرپور تنقید و تہٕ غأر ضروری حرکات وٕنی مٕتی ۔ تہٕ ساروے کھوتہٕ شرعی دعویٰ چھِ دلیلہ دِتھ خواجہ نقشبندیہ سرہندی رحؒ صأب مورد الزام ٹھہرأوِمتی کہ تِمو چھُ تصور شیخ و مرشدس آبیاری کرمٕژ یِہ مخدوش عمل زٲنراونس منٛز کوشش کٔرمٕژ بلکہ تِمو الفاظو تہٕ جملا تو ہتی بیان کٔرمٕتی یمن اردو ڈکشنری منٛز تہٕ مانے چھنہٕ اتھِ یوان ۔ یِہ کتھ چھِ قأبل افسوس کہ یمن اَمہِ کوچُک الہٕ غأب مُشک تہٕ چھُنہٕ نستہ کُن آمُت ۔ تِموے چھُ صوفیانہ تہٕ صوفی اشغالن تہٕ طریقہ کارن دہرس کھألِتھ صوفین ہندنگ و ناموس اشتہارن کھالان ۔ یئلہِ زن حقیقتِ چھ نظرِ سام ہیمو طرز اعمال و عبادات چھِ اَنہِ گٹہِ کھوتہٕ تہِ پوشیدہٕ تہٕ پنہاں آسان تھأوِی مٕتی تہ تھاون تہِ تیٚلہِ کتھٕ پأٹھی چھِ اعمال صوفیانن تہٕ صوفین یمو نہِ وانہٕ دنیاہس پیش کوٚرمُت گوکہِ اَتھ زمانس منٛز چھنہٕ رسمن تہِ

ربو ایتن منز مسلمانس تہٕ غاٗر مسلمن کانٛہہ زیادٕ فرق آسمٕژ۔ یمہٕ کِنٛی بزرگان دین تہٕ لاجواب روٗدی ٲتی چھِ، یہ ہیکوٗنٛ عمل وٕنتھ کہ صوفی نظریک یم حیات تہٕ لافانی روحس تابع مُرس (جسمس) تہٕ اَمہٕ کس مسکنس 'قبر' قابل تعظیم تہٕ بحفاظت رٹھراونس منز یقین کاٗمل تہٕ زُوکھوتہٕ ٹوٹھ بہ مشاہدہ عمل روح زانان تہٕ مانان چھ۔ یانے ننہٕ وانہٕ برایہٕ عبرتِ جہاں تہٕ حقِ رشتہ مقبرس پیٹھ گرٛھن تہٕ تحیلات پیش کرن، مطلب چھُ یہ اعمالِ صوفیانہ چھِ پیرتہٕ طالبس تانی تھِے زان بنان تہٕ تیٚلہ کم شغل تہٕ اذکار چھ جماعت کیو بزرگو کتابن کھاٗرمتی، یم چھنہٕ درتحریر لکھنہٕ آمتی۔ بہ نظریہٕ توحیدتہٕ فکرتارَن واٗلی جناب مودودی چھنہ کُنی کتھِ ذکرِ الٰہیس منز کانٛہہ یا کُنہٕ ذریاتچ کانٛہہ شکل یا محسوسات غاٗر تھاوُن چھ جاٗیز یہ زن اکھ شرکِ غیب گرٛھیُن تسلیم وعمل زانہٕ یاسیوٗ دپاٗٹھی ونو کلیتاً مرشد نہ تھاوُن۔ بنیادی فرق چھ یہے اختلافِ دایمی دنیائے صوفیتس یا حنفی مسلکس چھُ باقی اہل توحیدن ہتی روزان، ییتھ معالس پیٹھ از جرائیل امین (درمیانداری) شرک ہیکہٕ نہ آستھ ییتھ امہٕ مطابق چھُ خدایہ قادرِ مطلق بوسیلہ پنہٕ نین خدایی بر مخلوق نمایاں تہٕ محرکِ بےمثال۔ ہنادِ مونظر مرشدی گُن تہٕ مو خصر تحریری ظوون۔

☆☆☆

مُرشد

یہِ چھِ عالمِ روحانیت ہندِ بن زآئی کارن تہٕ عملی مشاہدات تھاون والیٚن ہنٛدِ کھوتہٕ زیادٕ بڈ کمزوری تہٕ نقصِ پامردی تِمن ہنٛز یمو نہ از ییٚک تانی بزبان روح بظاہر جواب عیان و بیان درتحریر یا تقریر یہٕ ہیوٚ کٕمت چھُ گرِتھ۔ یہ چھ بہر رنگ کارِمحال زِ غأبس بیا کھ واقف کرُن ییٚلہِ زن نہٕ سُہ آسہِ اتھ وتہِ گُن پوٚ کٕمت یا آسہِ نہ تِمس یہِ طلب پأدٕ گوٚمُت۔ زانُن چھُ یہ زِ انسان خلیفۂ خداتہٕ خدالیس مانن وول چھنہٕ خدایہٕ سٕنز رہبری تہٕ رہنمائی روٗس۔ ییٚمہِ سٟتی تِمس فکرہ تران چھُ زِ بہٕ یہِ کران چھس یہِ چھاربس پسند۔ شاید آسنہِ کانٛہہ سُہ انسان یُس نَہ یہِ یژھان آسہِ سوائے تِم ییمن صرف تہٕ صرف گنج قارون تہٕ عیش و عشرتہٕ شدادی حاصل کرُن مدعائے زندگی آسہِ۔ تِتھی انسان ہیکن پژتھ کُنہ مذہبس تہٕ فرقس منٛز آسِتھ۔ بلکہ ونو ووٚنی چھُ یتھے تہِ امہِ گٕے دورِ زمانہ ییتھ ریاستس ریٚنش وارِ تہٕ تصوفکس پھرنس منٛز جدیدیت کہ ناوٕ کشمیریت تہٕ جمہوریت اعلان سپدان۔

کانٛہہ تہِ رٔتی پأٹھی مذہب پالن وول تہٕ خصوصاً مسلمان یُس ذکرِ

رب تھاونک تہٕ بکثرت برائے تطمئن القلوب کرنک ارمان تھاوان آسہِ۔ یتھبن سارنے گژھِ درغیب بہ واپسی یانے در خاب پننہِ کارِ کرتوتک تہٕ امہِ کبن اثراتن ہنز اتھ پتہٕ لگنی بلکہ چھُ یتھ مومن پننہِ مستقبل کہ بابت سنجیدگی سان سونچان سران۔ گوکہ خاب چھ عموماً تہٕ تمام تر انسانن مشاہدہ گژھان۔ یوٗ دوے نیک مردانِ خداین، تم رنگا رنگ نعمژ تہٕ ازغیب برائے غیب وعیان عطاء سپدان چھ آمژ تہٕ زیوپٹھ ہنبس کیٚت تہِ مثالہِ پاٹھی الہام۔ مراقبہ، رمز تہٕ بصیری مشاہدات۔ یم دوہلہِ تہِ عیان سپدان چھِ سوائے شیطان جادی موکلاوِتھ۔ جن وپٔری پر گژھ آسنہ ورائے۔

شاید یہ چھنہٕ کانہہ شرک یا اختلافی مسلک، بلکہ آفتابس ہیٚو پوز بلا تردید۔

مطلب اصل چھُ یتھِ پاٹھی زِیم زاہد وعابد، سالک ومشائخ، صوفی تہٕ مومن، صالحین وقانتین، کثرتِ ذکر اللہ کران آیہِ، تمن امہِ پننہِ بُویہِ متہِ تہٕ پھبنک کمہِ آنہٕ وانہٕ تہٕ گُس تہٕ کتھ صوٗرتس منز ہیکہِ یتھ آگاہ گرتھ۔ یہ ماہیکہِ کانہہ ؤنتھ زِ رب آو پانئے درخاب تہٕ ؤنیک تانی کُمی ووٗن یہ کہ میٚہ وُچھ خدا اخوابس منز تہٕ گرنم کتھ۔ یلہِ زن انسان کامل ﷺ سید البشر نورِ ذاتِ احدس تہِ آو نہ احد درمعراج ملاقات گنہِ ٹھوس پاٹھی بلکہ در پیکر نوری صورتس منز۔ یوٗ دوے بے شک وتردید تُمی کعبہ وقوسین اَوادنیٰ تہِ سپدی۔ امہِ علاوٕ جنابو ﷺ تہِ کوٗر ہر بار ارشاد کہ جبریلؑ چھُ وحی اَنان از رب تہٕ ربس تہِ رؤدمُنز م یور، تیلہ ؤنی تو خدارا کہ جنابنٗ تہِ ما آسہے شکل یا

احساسِ ملک جبرئیل درنماز یادِ یوان۔ گُنہٕ وِزِ چھُ یہ مَلک درشکل انسان تہٕ حاضر دربار سیدان رودمُت تہٕ جنابنؐ یہُند احساس تہٕ محسوٗس تہِ ماونو شرک نعوذ باللہ۔ ہناپیٚو اتھ نزدیک تہٕ باریک معاملس کُن پالیس۔

یتھٕ پاٹھی مردِ مومن اذکار وعبادات برائے رب کران آیہ یمن حرفِ تعلیم بذریعہ مُرشدِ چھ آسان۔ یُس پیش رب تم سُند یو قران وسنت کیٚو کلماتو (قرآن) ستی مُنزم یور چھُ بنان۔ تہٕ سُہ کتہِ گوٚ ومشرک۔ عبادت گذارس گُس خدایہِ درخاب برائے تعبیر وتفسیر تہٕ کربس اصلاح تہِ ہاویس وَتھ یہ ٹرینو صاف فکرِ کہ اُمس مومنس چھ یہوے مرشد درخاب یوان تہ تأثیر اعمالن ہنز ژہنہ وَن دِوان۔ یہ پزر تہٕ سرِ الٰہی بابندگانِ خدا چھُ درتصوف شامل تہٕ یہ نظام نہٕ ہیکہِ رُکتھ تہٕ نہٕ گژھِ یُن شرک مانٕنہٕ۔ ییٚہِ ونو زِ حقیقت خاب چھ علمِ غاب تہٕ قرب الٰہی ییک وسیلہ بشرطیکہ تربیت مرشد یتھ نہٕ کانٛہہ جُزِ مغالطہ ستی ہکھ اُستھ ژِ بتس پاوِ یو انبیاء علیہ السلامن تہٕ خصوصن حضرت ابراہیم سُند اشارہ ذبیح اللہ حضرت اسماعیل درخاب یہ مسلسل رشتہ ہیکو نہٕ کانٛہہ شعبہ یا اضافہ دِیُن فتویٰ دِتھ ییلہِ زن یہ جُزوی طور عالم غاب حقیقت رب تہٕ وسیلہ رہبری دایما موجوٗد چھُ تہٕ روزِ تہٕ توحید زانن والین الوالغرمن پز یہ حقیقت پرزناوِتھ ربہ سنز نزدیکی تہٕ مشاہدہ باطنچ وتھ باعمل تلاش کرِنی پیٚژھا پزرچہ وتہِ اختلاف تھاونہٕ ستی چھُ مسلمان دوٚیمس مسلمانہ سُند عدوئے دین بٔنتھ خلافتچہ وتہ منز لاتعداد اصحابہ صفہ ہُن ہُند بارِ دین مُلی ہوان تہٕ رکاوٹہِ پاد کران۔ رب دِیِنہٕ اُمتس اتفاقِ کُل تہٕ

نظام صالح تہٕ یہِ چھُ حتمی طور ثابت گژھان کہِ بے مرشدس سپدَنہٕ رب سنٛز دائمی تہٕ پختہٕ غیبی رہبری درِ دُنیا حاصل۔

موخصر پاٹھی چھُ زانُن یہِ کہ جناب مودودی یمن علمی رہبری برائے شریعتی نظام یتھ ملتس ہمہ پہلو سمجھاوُنک بیداری ظوٗن کرنٕک توفیق پننہِ عمرِ ہندِ بن ژَتجھی وٗریین تان نصیب رود۔ مگر بدقسمتی سان ونو یہِ زِ اصلی شعبۂ تصوف تہٕ عمل تصوف ژیٛوٗن نہٕ یمو کینٛہہ۔

مذکورہ کتابہِ ہندِ صفحہ نمبر ۳۷ کہ حوالہ نظریہ تصوفس پیٹھ معترض جناب رشید احمد گنگوہی صاٰبس چھُ مصنف کتاب ماہر القادری بنظر یہ علامہ جواب لیکھان۔

سُہ گوڈنیک سوال چھُ یہ پاڑِ سپدان زِ سُہ کُس تصوف چھُ۔ یمہِ کِنٛز جماعتکی عالم (اکابر) چھ عملاً تہِ اعتقاداً بالکل بے خبر (فارغ) اگر یہ سُے تصوف چھُ یُس ذکر مولانا مودودی پننہِ تحریر نمبر ا کس منٛز کرمُت چھ تہٕ تیٚلہِ چھِ تِم اتھ تصدیق تہِ کران تہٕ بلکہ زندہ تہِ تہٕ شایع (پھلہلاوان تہٕ چھپاوُن) تہِ کرُن یژھان۔ پتہٕ کُس تہٕ کیا مطلب چھُ تھاوان زِ یم چھِ امہِ نش عملاً تہِ اعتقاداً بالکل فارغ (یانے بے خبر)۔ امہِ علاوٕ یُس شخص دینہٕ کِبن تمام ادارہ جاتو سان دینہٕ کس اکہِ نظامہِ زندگی کہ حیثیتہٕ عوامس بروٗنہہ کُن پیش کرنس منٛز کم از کم ژتجیوٗ ریو پیٹھ سرگرمِ عمل آسہِ۔ (صفحہ ۳۷ آخری سطر)۔ تہٕ عملی حالاتو ستیٚ اتھ قایم تہِ نافذ العمل کرنس منٛز پٔنن زُو وندان آسہِ، تِمس متعلق یہِ وُنن زِ سُہ چھُ تیوٗت عجوبہ یمیُک جوابی چھُنہٕ۔

اَتھ صورتس منز چھِ مولانا مودودی تہٕ تِمہٕ سٕندی ساتھی پورِ پور (صریحاً) افتومنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض کس زدس منز یوان تہٕ اعتراض کرن وأٹس پیٹھ چھُ واجب بنان زِ سہٕ کرِ مولانا تہٕ تِمہٕ سٕند بن بندین کفرو ایمانٕک وأجی فأصلہٕ تہٕ۔

اگر امیُک مراد چھُ تصوف نمبر ۱ تہٕ تیلہ چھنہٕ سہٕ ژکی دینُک کانہہ شعبہ، چہ جایکہ اکہِ بڈ شعبہ کہ حیثیتہ چھُ مولانا سٕنز روش شاباشی لایق تہٕ قأبل قبوٗل تہٕ قأبل عمل زِ تِموتہٕ تہند بوساتھیو چھُ پانہٕ تہٕ پننِس جماعت امہِ قسمکہِ تصوفہٕ نِش بچأوِتھ تھوٚومُت اگر کانہہ امہ کوچُک (اعتقادُک) مردِ میدان بہادر آسہِ۔ سہٕ پھیرن پورہ یلہٕ گی تہٕ ذوق وشوقہ سان اتھ منز۔ سہٕ آسہِ امہِ گرِی دورِ ہنزِ ن سرگرمین ہُند خودِ خود پیش خدا جواب دہ۔ مگر أمس کیاہ حق چھُ واتان کہ سہٕ کرِ کأنسہِ تِتھس مرد مومنہِ سٕنزِ عملہِ تہِ اعتقادُک مطالبہ۔ یتھ منز شریعت وطریقت اکھأکس نِش کم وزیادٕ لا تعلق آسہِ بلکہ بسا اوقات اکھأکس نِش متضاد (نہٕ رلہٕ وُن) بنأوِتھ آسہِ آمُت تھاونہٕ۔

اگر تصوف نمبر ۲ مراد چھُ تیلہِ چھُ یہ سوال ووتھان زِ امہِ تصوفکی تِم حصہ جات کم چھِ، یِم اگرچہ بمطابق کتاب وسنت چھِ مگر مولانا مودودی چھُ امہِ نِش عملاً تہِ اعتقاداً بالکل فارغ۔ اگر اَمِچ نشاندہی کرنہٕ ییہٕ ہے تہٕ ضرور گژھِ گژھنی۔ یوتانتھ نہٕ اَمِچ پورہ (توضیح) وضاحت ییہٕ نہٕ کرنہٕ تۄتام ہیکہِ نہٕ مولانا سٕندِس عمل تہٕ اعتقادس پیٹھ کانہہ اعتراض عاید سپدِتھ یا پُشر رأوِتھ رؤدی تِم یِم حصہ جات کتاب وسنتس خلاف چھِ۔ تِمچ درستی

ہنز مولانا صأبس ووٚنی کرٕنی چھ تہٕ یہ اگرتم امہٕ نشہٕ عملاً تہٕ اعتقاداًبالکل بےخبر چھہٕ تہٕ یہٕ چھہٕ بالکل أکس مردمومن ہنز (روش) نہج یا طریقہ کار۔ یم لۄکہ یمن خلاف کتاب وسنت کبن حصن مولاناہنز عمل تہٕ اعتقادس منز داخل یژھان چھہٕ کرٕنی۔ تمن پزٕ دۄیمبن ہنز فکرترأوتھ پانہٕ ایمان بالقرآن تہٕ سنتک جأیزہ پانس ہیوٚن۔ یہ تہٕ چھہٕ سخ افسوس کتھ کہ یمن لۄکن ہُند ذہن آسہٕ پانہٕ پیٹھ ہن اُلجھن تہٕ غلط فہمبن ہندبن زالن منز پھسے ژمتی۔ یمنز زبان آسہٕ أمس شخصس پیٹھ اعتراض کرنہٕ خأطرٕ بولان۔ یُمی سُند ذہنی سلجھاو تہٕ فکری توازن آسہٕ مثالی درجہ تھاوان۔

دۄیم سوال چھہٕ یہ زِ صوفیاے کرام تہٕ اربابہٕ سلوکٕکی لۄکھ یمن ہُند نفرت (مبغوض) کرنک الزام چھ یوان دِنہٕ تہٕ یم قرآن وسنتٕکی تھبن کھبنہٕ والبن یۄگی اشرأقی تہٕ سنیأسی القابو ستی ولنگ آخر کیاہ ثبوٗت چھہٕ۔ یہ کتھ تہٕ کتہٕ چھہٕ اعتراض کرن وألی لُبہ ہژ (أنی ہژ) کیاہ أمی سُند اعتراض کرنچ بنیاد تہٕ منشا چھا تمہٕ عبارتک حوالہ یم کتاب ''تجدیداحیاۓ دینس'' منز درج چھہٕ، یم الفاظ چھہٕ صفحہ ۳ تہٕ ۳۹۔

یہ نظریہ چھہٕ بجاۓ خود غیر تمدنی نظریہ۔ مگر تمدنس پیٹھ لاتعداد طریقو ستی پٹھن اثر تراوان۔ امہٕ کس بنیادس پیٹھ چھہٕ اکہٕ خاص قسمک نظام تہٕ فلسفہ بنان۔ یمہٕ چہ مختلف شکلہ چھہٕ وبدانتزم، اشراقیت، یوگ، تصوف، مسیحی، رہبانیت، ویدازم بیترہ ناوٕ ستی مشہور چھہٕ۔

اگر یہأے چھے عبادت یمہٕ کنٕ اعتراض کرن وألی بزرگن صوفیاۓ

کرامن ہنٛز نفرت کرنہٕ ینٛس تہٕ یمن یوٗگی تہٕ اشراقی القابو ستی ملقب کرنہٕ پنہٕ کس نتیجس منٛز اخذ کوٚر رمُت چھُ۔ تیلہِ آسہِ اکھ نابالغ مدرسہ شُرتہٕ أمی سندس کلامہٕ نہ سمجھنس پیٹھ تہِ تہٕ شاید کرنہٕ کانٛہہ أمس شاباشی یادِیس داد۔

تکیازِ ییٚتیٚن چھنہٕ تصوفُک لفظ یہ مانے تھاوان (یا اتھ مانے لیس منٛز) یہ زن مولانا مودودی ین پنہٕ نہ ژارِ یہ تصوف نمبر أکس منٛز ونمُت چھُ۔ مولانا صأبن چھ لفظ تصوفکہ نمبرٕ مطابق پتھ تہٕ بروٗنٛہہ ویدانتزم۔ اشراقیت، یوگ مسیحی رہبانیت تہٕ بدھ اِزمکی الفاظ لیکھِتھ پانے واضح کوٚر رمُت زِ أمی سُند اصلی مراد تصوف نمبر (۲) چھُ یُہندِ وسیٖج منٛز عبادت پیٹھ اصاف تہٕ پاک زاچ تشریح کرنچ چھنہٕ کانٛہہ ضرورتھ۔ یِیلہِ سُہ لفظ تصوف ویدانتزم، اشراقیت، یوگی، مسیحی، رہبانیت تہٕ بدھ ازمہٕ کہِ خاندانُک اکھ فرد چھُ ونان۔ تہٕ یہ کتھ چھ پأنی پانے فکرِ تران کہ یہ چھنہٕ سُہ تصوف یمیُک آسن وألی (اعتراض کرن وألی سُند بن الفاظن منٛز) تنہأ یت کفر بُرتھ پوٗتلی پرس ملکس منٛز تمی خدایہ سُندِ طرفہٕ اسلام پھہلاونہٕ خأطرٕ الہ جارحہ (سامان حرب) ردد متی چھِ۔ یہند یو پاک شہواز کرورٕ بٔدی مسلمان نظرِ یوان چھُ۔ تہٕ یم قرآن وسنتکی تھبن کھبنہٕ تہٕ کھیٚاون وألی أس۔ کیا تُہندِ خیالہٕ آسیاہ تم خدایہ سُند طرفہٕ سوزن وألی تہٕ آلہ جارحہ بنن وألی یم پاک شہہ (بزرگان) ویدانتزم، اشراقیت، یوگ، مسیحی، رہبانیت تہٕ بدھ اِزمی تصوفکی مانن وألی یانے (حامی) رودمتی۔ اگر أسی نہٕ تہٕ تیٚلہِ کیازَ چھو کتھ (معاملہ) وولٹأوِتھ یُتھ سنگین الزام دِنُک جُرت کوٚر مُت، تہٕ ہِ ہیکو زیادِ کھوتہِ زیادٕ

یِی وُٕنتھ کہ لفظ تصوفکس استعمالس منٛز کینٛہہ ہم شکلہٕ ہیو یِک تہِ اکھ پہلو موجود۔ تکیا زِ بقول مولانا مودودی تصوف چھُنہٕ کُنہِ تہِ اکہِ چیزُک ناو بلکہ چھِ واریاہ مختلف چیز امہِ ناوہٕ یوان (موسوم) لہٰذا چھُنہٕ امیُک استعمال موزون۔ اگر کتھ یوتتھ تانی روزِ تہٕ یہٕ چھُ صرف اکھ لفظی تنازعہ بنان، یتھ اعتقادس تہٕ عملہٕ سٕتی کانٛہہ تعلق چھُ۔ اتھ صورتس منٛز دویمبن پیٹھ کیتھ بڈٕ تہٕ بے خوف سمجھنٛک مرتکب سزاوار بنان چھُ۔ تہٕ کُنہِ اعتراض کرنٕچ چھنہٕ کانٛہہ گنجائش موجود روزان۔ (صفہ ۴۱، سطر ۹)

☆☆☆

تجزیہ

ادب نواز قارئین

مودودی صأبنو وضاحتو منز آسہِ توہہِ فکرِ توٚ رمُت زِ تصوف تہٕ اپھ زان زأنروانس منز چھُ دوشویو دریو، علمی تہٕ فصاحت و بلاغت چہِ زبأنی اندر تنقید نگاری ہندس آنتھس تانی پلو کرنچ کوشش گرمژ مگر جوابی عالم تہٕ بزرگ پِھنہٕ مودودیؒ صأبنس اَمِس پنَس پزچہ ژادرٕ پیٹھ کھالنس گُنہِ تہٕ انڈٕ ہشر وچھان، مثالہِ پأٹھی پٔریو زِ تجدید احیائے دین کتابہِ چھےٚ یِمو ے تصوفس غأر مسلمن ہنٛدِس گھرس منز فرد ٹھہراوان ۔ کمال وضاحت تہٕ تشریحاتو سان چھِ پیروکارن مولانا سُے مانے کران یُس یِمن پننہِ علمہٕ کہِ آسمانہ سٔدرٕ سوالس پورٕ جواب باسان چھُ یِمن جواباتن منز چھُ زَن تہِ مُسلسل دَل دِنچ سَخ کوشش کران ۔ مگر سمجھدأری کتہِ راو یہ یِیلہِ تہٕ نیت دل اتھٕ یوان آسہِ ۔ مطلب چھُ گُنے تہٕ یِتےٚ زِ جناب مودودی صأب چھنہٕ تصوف بنظریہ روح شوٚنکتھ یا پرزہ نأوتھ ہبکان ۔ اصلیت چھےٚ مانٛز زِ علمی ڈٔلیلوتہٕ ان زأن کارِعملہٕ ستی بشرِ تیٚج ژادر منڈٕبن چھنہِ گُنہِ صورتس منز وجود لبان ۔ یوتانی نہ گُنہِ عملہِ منز عملاً کار آسنہِ أنزرووُمت ۔ گُنہِ چیزٕک ٹچھر تہٕ مچھر چھُ زبوٚ پیٹھ تراونہٕ پتے معلوم سپدان ۔

قرآن وسنتس مطأبق ابراہیم ادہمؒ پٕز لُبتھ تہٕ چھنہٕ مولا ناصأبس متابعت
صوٗفیت عملاونک کانٛہہ احساسِ حقیقتھ سپد مُت۔ زمانہ اصحاب صُفہ پتھ (دور
نبوتؐ) یم تہٕ صوفی بزرگانِ دین باکرامت وکمالات ییتھ فأنی دنیاہس منٛز لافانی
تارکبن ہنٛدی پأٹھی پربزلان۔ توٗ پتہٕ چھنہٕ یمن توحیدس منٛز تصوفک عملی طاقت
(جہاداکبر) پربزناونک توفیق نصیب سپد مُت۔ وومید چھ کہ عالم باعمل سمجھن تہٕ
تصوفکی مانن وألی بنن نہٕ دینہٕ خأطر شونٛگتھ شمہار۔ یُتھ زن امیٚک غلطہٕ تہٕ نقصان
دِہ اثرات ملت اسلامیہس ژالنی چھِ پیوان۔

پٕرِ وامہِ کتابہ ہُنٛد صفہٕ نمبر۴۱ جواب مودودیہ آخری ژورسطرٕ:

اسہِ کوٚر مسلسل ییٚمہِ بروٚنٹھ پتھِ کنہِ اعتراض کرن وألی ٔسنٛدِ ییٚمہِ
مضموٗنکی کینٛہہ حصہ پیش۔ اتھ منٛز چھِ تمہ ییٚہِ أکس جایہِ فرماوان:

راتھ تأنی تم لوٗکھ یم خواجہ محی الدینؒ اجمیری تہِ خواجہ بختیار کاکیؒ یم تنِ
تنہا ہندوستانس منٛز اسلامچہ نورٕ زٕژ پھہلاون وألی، یم ہراول بزرگ چھِ
پننہِ جلالی گرم روئے رخسارٕ ستی کفروظلمتس ژھوٚراون وألی آسی۔ از چھ
تمے جوٗگی تہِ سنیاسی تصور یوان کرنہٕ حالانکہ یم لوٗکھ چھِ تمے یمن متعلق چھُ
ونہٕ یوان اولیک الذین ھد اللہ فھدٰھم اقتدہ۔ یم چھُ تمی لوٗکھ یم ہدایت
یافتہ چھِ۔ لہٰذا گر وہند ہے ہدایتس پیروی تہٕ اتباع۔ (صفہٕ ۴۲ سطر ۷)۔

محترم مولاناصأب چھِ امہِ کتابہِ ہندس صفحہ ۵۲ سطر ۸ پتھ علمی دلیلو پتہٕ لیکھان۔
توبہِ یُس تعبیر تصور شیخ کس معاملس منٛز کوٚرمُت چھُ۔ سُہ چھُ قرآن و
حدیث کہ تعلیمہِ نِش کلیتاً ٹکراون (صریحاً متصادِم) تہٕ پانہٕ تہِ چھو اتھ بے

حد خطرناک تہٕ مخدوش طریقہ قرار دِوان پتہٕ کمہِ بُتھِ چھِ یہِ ونان زِ یہ طریق چھِ اتھ جمأژ نِش درجہ منکر تہِ متنفر آمُت بناونہٕ ۔ تہٕ وونی چھےٚ یہِ انکأریت تہٕ نفرت صالحینن تانی تہِ واتناونہٕ آمُت ۔ یہ طریق چھُ بظاہر منکریتس آسنس مستحق یانے یہ فتویٰ چھُ پوٚز تہٕ دُرس۔

کأنسہِ تہِ خدا پرس متعابعتی مسلمانہ سُند دل ہیکہِ نہٕ یہند بغض تہٕ منکریت نِش خأِلی روٗزِتھ ۔ اگر یہِ بغض و منکریت صالحینن تانی تہِ واتان چھُ تہِ تُہندس ذہنس تانی تہِ واتان آسہِ ۔ اتھ واقعہ ہس چھنہِ اتھ ستی کأنہہ جوڑ (یانے تعلق) اُکس پُژیار مسلمانہ سُندِ خأطرہٕ چھُ یہِ دُرس ایمانی رٔوِش کہ قرآن وسنت نبر چیزن آسہِ سُہ پورہ نفرت سان (کراہت سے) رد کران تہٕ یہِ وُچھان کہ یم چیز کمولٕو کو آسبن یختیار کٔری متی تہٕ کمولٕو کو نہٕ کینٛہہ ۔ یمو لوکو یم چیز اُس یختیار کرٕمتی تمو اُسی غلطی کٔرمٕژ ۔ اگر ذات صالحینن تہٕ اُکی یا کینٛژھو وِزِ آسہِ کٔرمٕژ تہِ امہِ موجوب ہیکو نہٕ تٔمن پیٹھ بغض و نفرت تہٕ منکریت عأید کٔرِتھ تکیازِ انبیا ہن ہُند خاصہ چھُ پردہ پوشی ، صالحینن ہند خاصہ چھنہٕ ۔ اگر غیر انبیاء تہِ آسن تٔم کأتیاہ تہِ تھدِ درجکی صالحین آسن بالکل معصوم (غأر لغزش) بنأوِتھ ہِن تراونہٕ تہِ تٔمن دِموسُہ درجہ یُس خدایہ سُندس دینس منز یُس صرف خدایہ سُندس رسولس آمُت چھُ دِنہٕ ۔ یہ چھُ سراسر (صریحاً) شخص یا شخصیت پرستی تہٕ بیٚیہِ چھُ بُت پرستی یُس اسلامس بالکل خلاف چھُ ۔ (صفہٕ ۵۳ سطر ۳)

☆☆☆

تجزیہ از رجیدہ

یِم کینٛہہ اصول پیٚٹھ کنہٕ بیان کٔرِ مٕتۍ تہٕ تحریر چھ ٔسپدمٕتۍ یہ چھُ خالصتاً توحیدتہٕ دستورِ دینِ اسلام، اتھ ہیٚکہِ نہٕ ترامیم کانٛہہ کٔرتھ مگر یہ پٔزۍ کنٛز انسانس تہٕ خصوصاً مسلمانس یہ عملاً مشاہدہ کرنچ وتھ چھےٚ دنیائے تصوفکس میدانس منٛز اژتھ سرٕ گژھان۔ یتھ منٛز مُرشد آسُن چھُ خداتہٕ بندہ ہندِ خاطرِ تیتھےٚ یُتھ پانہٕ قادرِ کلُن جبریلؑ منٛزمۍ یور بناوِتھ کُل عالمِ مخلوق اِنس برایہِ پیغام رساں بنومُت اوس۔ گوکہِ بندس یا بندہ ہیٚکہِ نہٕ یہ اصول مانٛنہٕ یا شرو پراونہٕ یتھ۔ تہٕ مُرشد بناون چھُ شرک یہ نظریہ علامہ مودودی۔

مگر بعد خدا چھُ آنجنابو ؐ پننس موجود اُمتس منٛز ہر کانٛسہ خدا اژھارنہٕ تہٕ مشکل کشائی ہندِ خاطرہٕ اجازت وکلمات دایمی ارشادات کرِمتۍ۔ تتھ کیاہ جواب آسہِ یہُند، تتھِ اوس بندہ برائے بندہ۔ یانے سید البشر برائے اُمتان۔ تہٕ یتھ پاٹھۍ یہ اَزیک تام جاری چھِ۔ لہٰذا پزِ نہٕ توحید دانِن تہٕ شرک ٹھہراوُن یمہِ ستۍ دِنس تہٕ عبادات الٰہی ہندِس وسیلس رد کرن یا اختلافاً شرک ٹھہراوِتھ اُمتس باگنےٚ کرٕن۔

معترض با مولانا محترم مولانا منظور صاحب چھ تحریرا فرماوان یہِ زن

اتھ کتابہِ منز برصفحہ ۵۴۳ شامل چھُ ۔ یِم فتوی برائے تنقید رسالہ الفرقان لکھنو ذی قد ۱۳۷۰ ٔمنز تحریر چھِ (بعنوان جماعت اسلامی اور اس کے خلاف فتویٰ)۔

''مولانا منظور''، جماعت کیو یِمو علمی اکابرو تصوفس خلاف گوڈ یا پتہٕ متوأتر (مستقلاً) یائمنز کہن لیوٚکھمُت چھُ، بہ زانکھ یِم ذاتی طورتہٕ میٚہ چھُ یہ وننگ حق زِ اگر چہ یِمن دینہٕ کہن کینژھن ادارہ جاتن 'شعبن' منز یِہنزِ علمی رسائی تہٕ سوچ وسمجھ قابلِ رشک 'فخر' چھُ ۔ مگر دینہٕ کس اتھ شعبس ستی یِمیٚک ناو تصوف چھُ چھِ تِمی بلکل ناوأقف ۔ اتھ موضوعس یا معاملس ژٕنی پاٹھی سوچنہٕ تہٕ فأصلہ نِنہٕ خأطرِ یِم کم کھوتہٕ کم چیز عنصر حاصل گژھن آسنی ۔ یِمو چھنہٕ تہِ حأصل کرنہٕ خأطرٕ زانہہ تہِ کانہہ کوشش کرٕمژ ۔ اگر چہ تصوف تہٕ تصوف زانن والین ہنزٕ کتابہ پٔرتھ تہِ چھنہٕ امہِ خأطرِ کافی ہبکان أستھ ۔ مگر توہہِ حضراتو جماعت کیٚو یِمو علمی اکابرو چھنہٕ توے امہِ کِس مطالعہ کرنس ستی کانہہ توجہ فرمووُمت ۔ (صفہٕ ۱۸ ۔ ۱۹)۔

یوت تانی زَن أمِس نادم عاجزہٕ ندِ علمٕک یا اندازُک تعلق چھُ ۔ توہہِ حضراتو چھنہٕ تصوف زاننہٕ خأطر مالہ وماعلیہ (تمام پہلوزاننہٕ خأطرِ) سمجھنہٕ خأطرِ نہٕ امہِ سِلسل چین موزون ومطابق کتابے پٔرمژ ۔ نہٕ کأنسہِ پیٚژ ازند ہستی ہُند طالبانہ (لطورتلاش وطالبیت) مطالعہ کوٚرمُت ۔ یِمہِ ژٕنزہ زندگی منز توہہِ تصوف تہٕ امہِ کہن اثرات ونتایجن مشاہدہ ستی پنہٕ نیوأ چھوہیکہِ ہو وُچھتھ ۔ بیٚیہ چھُ بنیادی طور تصوفچ حقیقت زاننہِ تہِ حاصل کرنچ یہے

آسان تہٕ باھروسہ وتھ (صحبت پیر) مگر امہِ نہ زانن٘ہٕ کس عالمس باوجود یہِ کینژہ ھاوتہِ یموانداز وتوہہِ حضراتو اتھ عنوانس پیٹھ لیوکھمُت چھوٗ أمس عاجزس نزدیک چھُ توہہِ پننہِ درجہ تہِ حدو نبیر تہِ دراٮ۪تی۔ یمن مضمونن ہنٛز غلطی تہِ دُرستی اکہِ اندٕ ترٲوتھ چھُ امیُک اثر توہہِ حضراتن ہندبن یمن ہتہٕ یا ساسہ بدبن پتہٕ پتہٕ پکن والین تہِ۔ یم دِینکس پرٛتھ حصس ادارس منٛز توہہِ حضراتن علم وتحقیقُک انتہاہ یاہ آخر (اند) سمجھن چھوٗ۔ دینہٕ کس اتھ شعبس سراسر گمرٲہی تہٕ فساد سمجھان۔

Your followers have treat your Islamic knowledge fit and truth to this Uma Muslim. even they have taken your say final.

یہ شورٕ ہوٚت نیاۓ چھُ ووتمت کہ اتھ شعبس چھُ پورہ پأٹھی فسادی تہٕ گمرٲہی زانن٘ہٕ یوان۔ جاہلیت، راہبانہ تہِ مُشرکانہٕ اثراتن ستی اکھ مرکب مجموعہ فرسودہ تصور کران، (مغلوبہ)۔ یم خیالات پرٛتھ چھُ کینٛہہ سوالات فوری طور وتلان یمن ہندۍ جوابات درس آسن یا نہ آسن ضروری سپدان چھُ۔ گوڈنیُک سوال چھُ یہ زِیمہِ تصوفُک ییٚتہِ ذکرآمُت چھ کرنہٕ آخرٕ سہ کس تصوف چھُ؟ اگر یہ تصوف مولانا مودودی سُندِ (تقسیم) باگنے مطابق تصوف نمبر اکھ چھُ یتھ پأٹھی یہ دینکہ اکہِ شعبہ رٔنگی ظاہر سپدان چھُ تہِ تیٚلہِ چھُ امہِ نش بالکل ''ناواقف'' آسنہِ کِن اتھ ستی کانٛہہ دلچسی نہِ آسٕنچ تہِ پتہٕ امکہِ مطالعہ، کرنُک توجہ، نہ آسنُک کیا مطلب تھاوان چھُ۔ امہِ دنیاۓ عجوباتہٕ منٛز یم عجیب کتھ بوزنس منٛز یوان چھُ، تمن منٛز چھُ اکھ یہ تہِ زِیم

لوکھ دین اجتماعی شعبہ جاتو سان پیش کرنہٕ تہٕ بیٚیہٕ امہ کہِ قیام ونفاذ چ یانے امکہِ پھہلاوتہٕ پایدآری دِنچہِ وتہٕ جدو جہد کرنس منٛز ساروِی کھوتہ اعلیٰ پایہ تہٕ لاثانی چھُ ۔ یمن پیٹھ چھُ دینکہِ اکہِ شعبہ نِش بالکل ناواقف آسنک تہٕ کانْہہ دلچسپی نہٕ آسنٕچ الزام ترٲشی کرنہٕ یوان تہٕ اگر مولانا نعمانی صاُبن مراد امہِ تصوفہ تصوف نمبر۲ چھُ تہِ تیٚلہ چھ ہتہٕ ساسہ پھِرِ شاباشی لایق ۔ تہِ تم لوکھ یمن نہِ اَتھ ستی کانْہہ دلچسپی روزمٕژ چھَ ۔ تہٕ تیٚلہِ کمہِ نقطہ نظر یہ چھُ یمن ملزوم (لازمی) یوان ٹھہراونہٕ ۔ اگر تصوف نمبر (۳) چھ مرادٕ تہٕ تیٚلہِ یوٚت تانی یہ معلوم ومقرر سپدنہٕ بیٚیہ (معلوم کرن) کہ امہِ تصوفٕک کمن حصن ستی بحث کران چھِو ۔ اوت تانی چھ تہندِ الزامچ درستی تہٕ پزرزائُن بالکل آویزان (الؤند) اتھ سلسلس منٛز اگر مولانا نعمانی صاُبن یہِ اظہار کوٚرمُت چھُ، کہ یہندِ دعواچ بنیاد چھِ ذاتی زٲن کاری پیٹھ قایم ۔ (صفہ ۵۶)

مگر یہنٛز کتھ چھِ واریاہو وجوہاتو ۘکنی غلط ۔ گوڈنیتھے چھنہٕ یہنٛز واقفیت امہِ درچ کینْہہ، ییٚژ اکٲنسہِ تصوفہ نشہِ بالکل ناواقفی آسان چھ ۔ اتھ ستی کانْہہ دلچسپی نہِ آسنٕ ہیوٚے بنان بڈٕ کھوتہٕ بوٚڈ الزام دِنہٕ خاطرِ کافی تہٕ درکار ۔ ووٚنی اگر فی المثل کینٛژس وقتس رژھِ کھنٛجہِ یہنٛز واقفیت تسلیم تہِ کرو ۔ تمہِ پتہٕ تہٕ ہیکہِ نہٕ یہند دعویٰ دُرس ٲستھ، تکیازِ ذٲتی زان کاری منٛز چھِ بالعموم انسانہ سٕند علمی، تہِ عملی کارکردگی ہُنٛز ہبکان گرٕ ھتھ ۔ نہ کہ یہِ کتھ زِ کمی کمن کتابن ہُند مطالعہ چھُ کوٚرمُت (کینٛژھا کتابہ چھن پٔرمٕژ) کمن کمن زندہ ہستی ین ہُند طالبانہ مطالعہ کٔرتھ یہنٛزن زندگین منٛز

باصحبت رۄ دمُت ۔ (صفہ نمبر ۵۶)

مولانا مودودی صاۓبس متعلق چھہٕ مولانا امین احسن اصلاحی ین لیوٗ کھمُت ۔

بہٕ چھس نہٕ یہ زانان کہ مودودی صاۓبن کتہٕ چھُ پوٗ رمُت تہٕ کیاہ چھن پوٗ رمُت مگر یہ کتھ چھس اصل پاٹھی زانان زِ تم چھہٕ سیٹھاہ عقلمند انسان ۔ نہایت قابل تہٕ نہایت دور اندیش عالم ۔

ترجمان القرآن جمادی الاولیٰ تا رجب ۷۰ ۔ تا مئی ۵۱ تا ۷۰ مےٚ اگرچہِ پنداہوٗ رٕ یو پیٹھ مولاناہس ستیٚ نزدیکی ہُند شرف حاصل گومُت چھُ مگر میانہِ تہٕ خود مولانا صاۓبن مزاز چ وابستگی چھ یتھ پاٹھی کہ اکھاَکس سُندبن ذاتی حالاتن تہٕ تہندِ سوانح حیاتس پیٹھ عبارتہٕ یا تفصیلہٕ سان کتھ باتھ کرنٕچ چھُ سیٹھاہ کم وقت میلتھ ۔ مولاناہندی ذاتی حالات ترتیب تہٕ تفصیلہ سان معلوم کرنٕچ کل گےٚ نہ مےٚ امہِ وجہ تہٕ زِ توہہِ ستیٚ کینژن رتین روز تھےٚ کوٗ رمےٚ یہ محسوس کہ تہنز زندگی چھےٚ ییٚمہ اکھ نٔو کتاب کہ امیُک گرنز روس حصہ چھ اکھاَکس ستیٚ یتھ پاٹھی جُڑتھ تہٕ ہیوٚ ے زِ امہِ منز ہ گنہِ اکہِ حصُک بلکہ اکہِ ورقُک تہِ اگر بغور مطالعہ یہ کرنہٕ تہٕ پور کتابہٕ متعلق اکھ دُرس تہِ مکمل رایہِ قایم کرنٕی گوٚ ھ بالکل سہل ۔ (صفہ ۶۰ سطر ۴) ۔

تصوفہ نش ناواقفیت تہٕ بے خبری ہندِس جوابی الزامس منز یہ کینژھا مولانا امین احسن اصلاحی صاۓبن تحریر کوٗ رمُت چھُ ۔ امیُک اکھ پیگراف چھُ وار یاہ اہمیت تھاوان امہِ کِنی چھُ ییتھ نقل یوان کرنہٕ ۔ فرماوان چھُ :

میون خیال چھُ کہ مولانا سٕنز یہ رائے چھےٚ نہایت غلط اندازس پیٹھ دِتھ۔

جماعتس اندر چھنہٕ ساری انسان اکے مزاژٕ کی۔ ممکن چھُ کہ جماعت کیٚن کیٚنژ ہِن علم والیٚن آسنہٕ علمہ تصوفس ستی کانٛہہ دلچسپی۔ تمو آسہِ یہٕ فن کتاب وسٕنتس نش تعلق روس (بے تعلق) یہِ اہم اسرارٕ عالم مُچھے تژ وومُت۔ مگر امہِ کنی یہ اندازٕ کرُن زِ جماعتس اندر چھِ ساری اکے مزاژٕ کی چھنہٕ درس۔ پتہٕ گژھِ نہٕ یہ پَزرتہِ مشراونہٕ ییٚن کہ کُنہِ فنہٕ کہ قدرو قیمتُک اندازٕ کرنہٕ خاطرٕ چھنہٕ یہ ضروری، کہ امہِ فنٕکی ساری (فضول) الم غلم چیز تہِ گژھن ییٚن پرنہٕ۔ بلکہ چھُ امہِ مقصد خاطرٕ یہ کافی زِ امہِ فنٕکی کیٚنٛہہ بنیادی (اُمہات کتب) کتابہِ گژھن تسلیمہ تہٕ تنقید ستی پرنہِ۔ اگر اُکس انسانہٕ سُند بلند دماغی سونچہ کیٚن نقاد آسہ (تنقید کرنس قابل) امہِ ستی ہیکہِ سُہ پورٕ فنکہ قدر وقیمتُک اندازٕ کرِتھ۔ اگر اَتھ منز (امہِ تذکرہ) پختہٕ پاٹھی قابلیت آسنہِ تھاوان تیلہ کرِن سُہ پنٕنی پورہ زندگی یہِ زانُنہٕ باپتھ اَتھ پیٹھ خرچ۔ سُہ چھ تیلہ بلکل خالی آسان تہٕ روزان تہِ۔ مےٚ یہ چھ پننہٕ نس پانس پیٹھ یہ منظور (اعتراف) تہِ بھروسہ زِ مےٚ چھنہٕ اتھ فنس پیٹھ یانے نسبت زیادٕ پۄر رمُت۔ تاہم اگر کانٛہہ شخص یہ خیال آسہِ کران زِ مےٚ چھنہٕ ژٕ کی اتھ فنس پیٹھ پۄر رمُت تہِ اچھ کیٚنٛہہ زان الف ب زانُنہٕ درائے تنقید شروع کۄر رمُت اُمی سُند یتھ ہیو خیال آسہِ نہٕ دُرس۔

مےٚ چھُ امہِ فن چیٚن باسند کتابن منز رسالہ قُشر یہ بارھاوٕ زیٛر رِمژ۔ مےٚ چھ ابو طالب مکی سٕنز کتاب قوت القلوب امہِ شوقہ سان پُر رِمژ کہ بےٚ ہیکہِ

معمولی تیاری پتہٕ اتھ خلاف کتاب وٚسنتھ دلیلہٕ دِتھ بمطابق اہم مقالہ پیش
کٔرتھ مے چھ امام غزالی صابٕنۍ لیچھمٕژ کتاب احیاء العلوم سطرٕ سطرٕ پٔرمٕژ بیٚیہٕ
تہٕ أکس زمانس منز، یہٕ کتاب چھےٚ میأنی پسندیدٕ روزمٕژ۔ مدارج السالکین
دوٚیہٕ پھِرِ وارِیاہ احتیاطہٕ تہٕ شوقہ سان حرفہٕ حرفہٕ پٔرمٕژ۔ أکس زمانس منز
امکہٕ ژاروٗنہٕ تہٕ ژھارونہٕ ترتیب سان پسندیدہ دوستن اوسس زبأنی بوز
ناوان۔ شاہ صابٕنۍ کینٛہہ رسالہ جات تہٕ چھ میانیو نظرو گزریمتی۔ کینٛژھن
دوہن أس مے مثنوی مولانا روم کتابہٕ ستیٚ تہٕ دلچسپی روزمٕژ۔ دیوان حافظہ
چھ مے وارِیاہ پھِرِ سٕخ آرزو سان پٔرمٕژ۔

چونکہ میأنس ووستادس مولانا حمید الدین فراہی صأب أسی یمن لوکن
ہندِ سٕخ مخالف۔ یہ زن تم خواجہ صأبس مس دِچھ شراب أسی خیال کران۔
امہٕ موجوب پٔر مے خواجہ صابٕنۍ کتاب کلامِ معرفت بٔجھتھ تہٕ زأنتھ پرِنچ
کوشش مے چھ رواقین ہند فلسفہ تہٕ تصوفس ستیٚ اکہٕ زمانہ پیٚٹھ دلچسپی
روزمٕژ۔ انگریزی زبان منز آسنہٕ کنۍ پٔر مے اتھ حدس تأن کہ اگر قرآن حکیمن
بہٕ بچوومُت آسہانہ تہٕ بہٕ آسہٕ ہاتیٚلہٕ وارِیاہن غلطین منز گمراہ گوٚمُت (وتہٕ
ڈوٚلمُت) مے چھِ کینٛہہ یوگا ہچ کتابہٕ تہٕ پرمٕژ۔ سأنس تصوفس منز امکی حصہ
جات شامل چھِ آمتی کرنہٕ۔ یمن نشاندہی تہٕ ہیکہٕ بہٕ کٔرِتھ۔

ترجمان القرآن بابت صفحا ۱۷ ھ، نومبر ۱۹۵۱، صفحہ کتاب ۳۲ تا ۳۴

یتھ پأٹھی چھ أکس موقس پیٹھ لیکھان۔ صفحہ کتاب ۶۲

صوفیاہن ہندس صحبتس (نکھہ بہنس) منز چھ مے اکثر فائدہ حاصل

کوٚرمُت ۔ أکس مُدتس تان چھ میوٚن یہِ طریقہ روٗ دمُت زِ تیٚمس رٕتس خدا پرس ہنٛز خبر بہٕ بوزان اوٗسس ۔ تِمن ستی اوسس ضرور ملاقی سپدان تہٕ یمن نش بیہان ۔ میون پٔنن خاندان تہِ چھُ تصوفس ستی لے تھاون والین منٛز ے ۔ میأنس گزرمتس مرحوم بابہ صأبس تان رود بیعت وارشاد ُک سلسلہ جأری ۔ تصوفُک چھُ مےٚ کم کینژھا مطالعہ تہٕ کوٚرمُت تہٕ واریاہن صوفی بزرگن ہند توجہ تہِ نمُت تہٕ اشغال ہیچھ نٕچ کوشش تہٕ کٔرمٕژ ۔

اوٕ ہ َکنٕی تصوف تہٕ صوفین ہنٛدس حقس منٛز یمن خیالاتن تہٕ یہندس طور طرزس پیٹھ لکھنہٕ کہ وجوہا توبہٕ بدنام چھُس ۔ یم گرٛھن نہٕ أکس تِتھس شخصہٕ سٔندی خیالات تہٕ آرا (رائے) سمجھنہٕ ہِنٛ یُس امہِ کوچہِ نش بلکل ناواقف آسہِ ۔ مےٚ چھُ تصوف تہِ وُچھمت تہٕ اہل تصوف تہِ امہِ کٔبن رٕتین تہِ خراب حصہ جاتن (پہلوہن) وُچھتھے چھُس بہٕ أکس نتیجس پیٹھ ووتمُت ۔ بہٕ چھُس نہٕ ونان کہِ یتھ نتیجس پیٹھ بہٕ چھُس ووتمُت یہِ گژھہِ ہر کانہہ مانُن ۔ البتہٕ چھُس ضرور عرض کران کہ میأنی رائے گژھنہِ محض سرسری رائے نٕچ غلطی ، مہ گٔرن دوٚیم لوٗکھ وُنی کٔبن تہٕ چھنہٕ مےٚ کأنسہ صاحب کمال مسلمانس نش امہِ رنگہٕ فأض تُلنس منٛز کانٛہہ حرجہ یا تأمُل ۔ میأنی ناقص رائے چھِ دوبارٕ جأیزٕ نٛنس قأبل ۔

My opinion will not be treated final be re-viewd.

(ترجمہ القرآن ۱۳۷۰ھ صفہٕ ۵۵ تا ۵۸)

☆☆☆

تجزیہ

محترم قارئین!

توحید چونظروتل تصوفس حقیقتِ عمل فکر تارنس منز چھ محترم عبدالرشید محمود تہِ اتھ مدِ مخالف مولانا محمد منظور صاحب نعمانی حق بہ حق علمی دلایلہٕ ستی بلکہ عملی تاثرات ونتایج بیانا تو تمہِ پتہٕ بیا کھ عالم مودودیہ محمد امین اصلاحی بیترِ امہِ آیہِ علمی بلندیوتہٕ کڈریوتر دیدوٕ ستی شرعی حدودن اندروا ضح سپدان زِ علامہ تہِ امیٔک متابعین چھنہِ تہِ تہٕ تمہِ قسمُک تصوف مرادتہٕ عمل تصوف ہبکھان پرز ناوِتھ یوٚدتم تمیٔک جواب تہِ تمی آیہِ تہٕ مطلب پربز ناوِتھ دِیہ ہن۔ یہندِ خاطرٕ چھُ محترم مولانا منظور صأبن گوڈنچن کینژھن سطرن منزٕ ے جواب دیٚت مُت مگر سخ افسوس زِ یہ بحث آور بڑٕ کی پأٹھی زٕٹھراونہٕ یُس نہٕ أندے لبان چھُ۔ حالانکہ علم دین براے اُمہِ پھہلاونس ستی فکرِ ہ تارنچہ مودودی صأبنہِ خون پسینہ اگُے کرنس چھ یم أمس صوفی قرار دِوان۔ مگر تمہِ پتہٕ تہِ چھنہٕ پزرٕ کس صوفیس تحریری دلیلن ہنٛدِ ژوٚیہِ روٗس کیٛشہہ تہِ میلان۔ جنابہ علامہ صأبن ہنٛزِ عمر بدل تحریک جماعت اسلامیہ بارسس یِنہٕ پتہٕ ونیٛکتام چھُ یہ اختلاف برابر حنفی مسلکہ

کٔبن تہٕ تصوف مانن والین جأری۔ لہذا اعنوانہٕ تفسیر برائے نظام محمد ﷺ
چھُ پزٕ پأٹھی احیائے دین سپدان۔ مگر قرب الٰہی تہٕ اسباب رسأیی بایزدان
شرٕکھ کتاب مقرر گرتھ چھا میٚک مطالعہ کرن وألی انتہاپسندتہٕ بنان تہٕ بعد
از خدا سأرے ممات ٹھہراوان۔ یِیلہِ یمے نوجوان طوقِ دنیایا نے سنت
ازدواجیتھ حأصل کران چھِ تہٕ پیچیدہ لاعلاج معاملاتن منٛز چھِ یِم سائنسک
سأری زور آزمأوِتھ پالیس پیوان وچھوازتہٕ جناب سید علی گیلانی یمن
ساری پلو جماعتکو لأ ـگتھ چھ آپریشن جسدی کامیاب گژھنہٕ خأطرہ چھِ
قومس دعائے خأرِچ اپیل کران۔ تصوف چھُ ونان دِل چھُ ہر رنگ مرکز
مگر اتھ خون برابہِ زندگی مہیا سپدنس ستی گوژھ یہ خون ذکر الٰہی لیس ستی
جوان مازس پھیرائے ہیوٚ گٔنے سپدُن۔ تہٕ امہِ وتہٕ پکناونہٕ خأطرٕ چھُ
مرشدٕیٚ کلمات قرآن وسنت باعمل چھِ شروپرأمتی آسان تہٕ پتہٕ یہوے
تاثیر پھوٚک یا پھاہیہ طالبس تانی واتناوان۔ یہ چھُنہٕ علم ظاہرٕچ تلاوت
بلکہ یِیلہِ لا الٰہ الا اللہ پانے دوہ راتھ ورد کریوتہٕ زأنو امیٚک تاثیر زِ کیاہ چھُ
توہہ جسم تہٕ روح محسوس کران تہٕ امہِ پتہٕ زأنہٕ وُن سہٕ یُس بامرشد ارشاد
گٔرتھ یہأے ذکر آسہِ کران عملی طور وچھو بے مرشد آسہِ خشک تہٕ تمی سُند
پھوک بے اثر۔ یِیلہِ باپیر سُند طاقت لبان تہٕ ہاوان۔ یہوے گوعلمی تہٕ عملی
توازُن تہٕ یہ راہِ عمل پأنی راونس چھُ تصوف ناوممکناً امہِ کھوتہٕ ثبوٗت ہیکہِ نہٕ
عام آدم ذأ ژ أستھ یِیلہِ زن یمہِ بروٚنہہ تہٕ واضح پأٹھی مرشد جسم وروح
اعمال واذکار صلوٰۃ درود پڑھناونہ آمُت چھُ بنظر یہ موددیہ یوت نہٕ بلکہ

اتھ تصوفکس ریاستس ہٕتی یانے جہاد اکبرس رآچھ تہٕ سرحدی حفاظتہٕ خاطرٕ
چھُ لازم صالح نظام تہٕ سرحدی حفاظت یانے جہاد اصغر اکہِ اکثریتی
مسلمان ریاستکہ خاطرہ دوشوے چھ لازم تہٕ أکی ئندِ کھوتہٕ بیا کھ۔
تصوفک آسُن چھُ ''من عرفہ نفسہٗ فقد عرفہ ربہٗ'' یتھٕ پأٹھی گژھِ نہٕ توحید و
تصوف کانہہ الگ الگ شعبہ زاننہٕ یُن۔ تہٕ ملتس مسلک کہو دَرواز وجاء
منبرتہٕ فتنہ وفسادُک جایُن زاننہٕ یُن یا بناونہٕ یُن دنہٕ۔

بیاناتن تہِ دلایلن منز ییٚتہِ علامہ مودودی اسلافن تہٕ تہنزن لیچھ مژن
کتابن تہِ أنز منزی گوٚمُت چھُ تہِ پنہٕ نس مأ لس تانی بیعت وارشادات
جأری اوسمُت چھُ۔ چھُ ہاوان کہ تمہِ وقتہٕ کس دورس منز چھ تصوف بدعاتن
رسوماتن ہُند مجموعہ بنیومُت۔ دویمہِ طرفہ أمس بذات خود چھنہٕ اتھ
مانچھس ہٕتی اونگجہِ ٹیونڈتہٕ الہٕ غأبن لوٚگمت تہِ ساروی کھوتہِ مولود اسلام
ازلہٕ حیاتی مولود اسلام شریعت تہٕ اتھ مبدل مادی النظر کمال جذبہ بہ اتباع
کتاب وسنت احیا کرنُک توفیق احسان لوٚبمُت۔ یہٕلہِ زن أمِس پننی پیرو
کار صوفی ونان تہٕ لیکھان چھِ۔ اتھ شعبس بسیار ڈلیلوٚپتہٕ چھُ صفحہٕ نمبر ۷۸
دویمہِ سطرٕ منز لیکھان:

مولانا منظور صأبنہ اتھ رواں تبصرس کُن وچھتھ گژھِ یمن پانے معلوم
کہ اتھ منز چھنہٕ کینہہ یُتھ اکھ لفظتہٕ موجود یمہٕ ہٕتی پزی یأری (اہل حق) تہِ
سنت قبول کُری تصوف چ تفصیلی نہ سہی امیچ معمولی یا ذراہ بھر زانہہ گژھِ ہے
حاصل۔ کانہہ تہِ پرژھی تن یمن کہ اکابر جماعت پنہٕ نس جہد وجہد کس

سلسلس منز چھا کہِ ہیتھ چیزُک تغافل کران یُس اتھ وتہِ منز ضروری چھُ تہٕ امہِ غفلتُک وجہ چھُ محض یہنز جہالتھ۔ تہٕ توہہِ کیاہ چھوٚ پنہٕ نس مضمونس منز یہٕ غفلت و جہالت دور کرنہٕ خاطرٕ کیا سامان بہم تھوٚمُت تاہم چھ یہ اصل واقعہ زِ مولانا منظور صابس نش یم اوصاف صرف تصوفچہ وتہِ منزی پاٗدٕ گژھان چھ۔ یمن ہندی حاصل کرنہٕ خاطرٕ تہٕ یہ اندٕ وندٕ بجانہٕ خاطرٕ چھُ تصوفس نش بلکل ناواقف آسنُک وجہ بوڈ تھوٚر۔ یہ آسنہِ باوجود چھُنہٕ الحمدللہ جماعتکی اکابرین کانٛسہِ نش پتھ کینٛہہ۔ بلکہ چھُس بہ حدروٗس تہٕ قسمہٕ قسمہٕ تجرباتوتہٕ معلوماتن ہنٛز پورٕ بنیادتہٕ ذمہ داری سان امہِ ورائے کہ زِ میانٛس دِلس منز آسہِ یژھنہ تہٕ نہِ یژھنہٕ ''خاہ مخاہ'' کانٛسہِ متعلق حمایت یا محبت تہٕ بیٚیہ خاہ مخاہ کانٛسہ ہنٛز مخالفت یا عداوتک معمولی ہوٚی تہِ کانٛہہ جذبہ موجود۔ بہٕ چھُس یہِ ونان کہ صوفی نہ آسنہٕ باوجود یمن صوفیانہ اوصافو برٕتھ مولانا مودودی تہٕ جماعتکی دویم رہنما فیضیاب چھِ امیُک عشرِ عشیر (دہم حصہ) تہِ چھُنہٕ أمی سٕندبن اعتراض کرن والبن تہٕ مخالفن نصیب گوٚمُت۔

مولانا نعمانی صابس چھُ حسرت زِ مولانا مودودی آسہِ ہے نہٕ أز یُک تانٛ صوفی۔ ووٚنی کینٛژھن ؤربن ہندِ تجربہ پتہٕ سہی کاش وُنہِ تہِ تم صوفی بیہہ ہن۔ بہٕ چھُس ونان کہ تمو یمہِ مُدتہ تارٕیخ پتھ اسلامچہ حفاظتہٕ تہٕ حمایتہٕ خاطرٕ یُس قدم تُل مُت چھُ تہِ یمہِ دوہہ پٮ۪ٹھ تمو دعوتی میدانس منز قدم تھوٚمُت چھُ۔ تمہِ وقتہٕ پٮ۪ٹھ چھُ تمی صوفی تہِ برابر سلوکچ وتہِ طے کران۔ مقاماتن ہُند صحیح (یانے دُرس) مرتبہ تعین ہیکہٕ ہن صرف غائبک علم زانِن

ووُے زاُنتھ تہٕ زاُ نراُ وِتھ۔ مگر یمہٕ کتھہِ اسہٕ بندن ہندٕن تجربن تہٕ علمس منز یوان چھِ تم بیان کرنس منز چھنہٕ اسہِ کانٛہہ بیم وخوف کہ مولانا مودودی چھنہٕ صرف صاحب قال صوفی ، یُس کُنہِ جایہ کُنہِ خانقاہ کِس کونجس منز پہمتِن بے بسن ہندس حقس منز نعرہ دِوان آسہِ ہن یا صرف زبان تہٕ قلم آسہٕ ہن پکناوان بلکہ چھ تم صاحب حال تہٕ۔ یم مرد مجاہد بٕنتھ پنٕہٕ نس قالس حال بناوان چھ یہ زن علامہ اقبال ونان چھ "ہو جسکی رگ و پے میں فقط مستی کردار، یمہٕ ہشزن رگن رگن منز پکان آسہِ صرف کردارٕ چ مستی"۔ مولانا نعمانی صأبن چھ مولانا مودودی صأبس تصوفس نِش بلکل بے خبر آسہِ نچ یوس پام (طعنہ) دِژمِژ چھےٚ۔ ممکن چھُ کہ نعمانی صأبنس تصوفس نِش آسن مولانا مودودی بلکل ناواُقف ،مگر مولانا ہندِس تصوفس نِش آسن نعمانی صأب یقیناً بلکل ناواقف۔ ووٚنی چھ تم مولانا صأبس پنٕہٕ نہٕ تصوفہ نِش واقف کرناوٕنچ کوشش کران تہٕ کران روزتن۔ اگر محض اکھ مضمون لیکھنہٕ بدلہ اکھ بڈ کتاب لیٖھنگ ارادٕ آسہِ ہے تہٕ تیٚلہ ہیکو کُنہِ حدس تک تفصیلہ سان برونٛہہ پکِتھ۔ مگر موجودہ حال مدنظر تھاُوِتھ چھاُسی پنٕہٕ نٕبن تصورات موخصرپاٹھی لیکھنس مجبور۔ اگر خدایہ سُند فضل شامل رود تہٕ تیٚلہ چھُ پرن والین ہندِ خاطرِ یُتےٚ کافی۔ وباللہ توفیق۔ (آخری سطر صفحہٕ ۸۰، کتاب مودودی اور تصوف)۔

مولانا مودودی چھِ دعوت دنٕہٕ تہٕ بڈ کام اتھن منز نِتھ ایستادسپدی مٔتی چھُ امنیک گوڈ تاریخ پانٕہٕ یہندِ ونٕہٕ مطابق ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۹۳۳ء۔ تمہِ

وقتہٕ پٮ۪ٹھ گوٚمُت یٮ۪لہِ تموحیدرآبادد کنہِ (دکن)پٮ۪ٹھ ترجمان القرآن جاری کوٚرمُت چھُ۔ مولانا ئسند بن پنہٕ نبن الفاظن منٛز ۱۹۳۳ء پٮ۪ٹھ ۱۹۴۱ء تانٛی پورٕ نون ؤری ین وق اوس خالص تنقید تہٕ تبلیغ وتلقینک اکھ مرحلہ۔ اتھ وقتس منٛز مولانا صأبس یم اوصاف بڑٕآے تم چھِ أمسند بن تحریرن ہندٮ۪ن کینٛژھن حصہ جاتن منٛز تحریرآمت کرنہٕ۔

صفحہ ۸۱ سے صفحہ ۹۲ تک کے تحریرات میں مولانا اپنے مشکلات کا ذکر لکھتے ہیں۔

Mullana has briefly mentioned arose problems for his mission on the (paged 81 t0 92)

صفہ نمبر ۹۲ دوسرا پیرا۔

تنقید وتبلیغ تہٕ تلقین کرنٕک تہٕ کرناونٕک فرض نکھ والان والان رٕؤدی مولانا مودودی برابر راہ سلوک طے کران۔ ۱۹۳۷ء کس أخرس یمہِ سرزمینٕک مشہور صوفی بزرگن علامہ اقبالن کوٚر یمن آلو (دعوت) امہِ کامہِ خأطرٕ دیژنکھ پنجاب پٮ۪نچ دعوت۔ چنانچہ أمی مجنونن (بے باک) کرٕ أمی سٕنز دعوت قبول کرتھ پنٕن گھر بار تٕلتھ ڈوڈ ساس میل دور گوٚھتھ أکس دیہاتی علاقس منٛز بھروسہ خداہس پٮ۪ٹھ۔ یم گئے تورٕ مگر تتیٚک سارٕوی کھوتہٕ ظاہری سہارٕ اقبال أسی گأمتی یمہِ دنیانش رخصت۔ یہ اوس کمر پھٹراون وول سخ صبرک امتحانی حادثہ مگر صوفی سُند اصل تہٕ حقیقی مدد (ڈوکھ) چھُ سُے آسان یُس وجوہاتن تہٕ ذرایعن ہُند مالک آسان چھُ۔ چنانچہ اتھ موقس پٮ۪ٹھ

ترجمان القرآنس منٛز یہٕ لیکھتھ تھوٗمت اوس یہٕ پٔریو۔

بٔتھ کہٕ قرارہٕ تہٕ سلامتی نش گرتھ آس بٔ سمندرکس بےٕ قراروَل گٔتنس منٛز لایہٕ۔ سُے خواب خیال واجبن پھوٗٹمٕتہٕ ناوٕ آیہٕ مےٕ حوالہ کرنہٕ۔ یِچ اکھ اکھ پٔٹ تہٕ یمیٚک بادبان ترٛپچہٕ چھُ۔

ساروی کھوتہٕ بوٚڈ مادی ڈوکھ یمس نش مدتچ بٔڈ وومید آس اوس اقبال سُند سہارٕ سُہ تہٕ آومیون یتھ قدم تراونس ستی مےٕ نش جدا کرنہٕ ''چھین لیا گیا'' پانہٕ چھس بٔ پٔنٕن طاقت وچھان سُہ اوس صفرس برابر۔ زٕ ژور ساتھی یِم ستی اسی، تِمن گِن چھس بہٕ وچھان۔ تہٕ تِم آس میانہٕ کھوتہٕ تہٕ زیادٕ لاغر گمتی تہٕ تھکمتی۔ دویمہٕ طرفہٕ اوس سُہ حال نظرِ گژھان، یتھ ہےٕ حال وُچھتھ اوس سیدنا موسیٰ صأبن پنہٕ نس پروردگارس گِن عرض کوٚرمُت۔ ربنا انک آتیت فرعون و ملاه زينة و اموالا فی الحيواة الدنيا ربنا ليفلوعن سبيلك۔

ووٚنی چھنہٕ خدایس بغیر کانہہ مدد، ساری ظاہری مدد چھا یژ تہٕ ناقابل بھروسہ۔ سُے چھُ اصلی تہٕ حقیقی پُشت بان (ڈوک) سُے چھُ طاقتور آگُر۔ سُے چھُ ذرایعن ہُند مالک تہٕ سبب کرن وول۔ سُے چھُ مددگار تہٕ حامی۔

ترجمان القرآن ۱۳۵۷ھ، صفحہ آخر ۹۳

تجزیہ: توہہِ آسہِ زٕتی پأٹھی فکرِ تُو رمُت کہٕ تصوف یُس تہٕ یمہِ انہٕ مانہٕ زأنراوہِ کس حقس منٛز مولانا منظور صأبس یِم دلیلہ دِوان چھُ تِمن مبدل مانےٕ گرتھ چھِ ''ووٚنی پھرِتھ پھبرن'' ژھنہٕ ٹنگ ژل تہٕ وَل پشر وہمُت۔

تہٕ یہِ کینژٕ ھاتہِ علمہ مودودی صأبنہِ مطابق أمس صوٗفی قرار دِوان چھَ۔ چھِ بلکل اُلٹ تہٕ بے معنی سپدان۔ خدایہ کٔرِن یمن دین علم باطن زانہٕ نس ہتیٚ بہ ظاہر علامہ آسنٕک تہٕ توفیق تہٕ تتہِ کٔرِن نصیب بیٚیہِ جناب علامہ صأبس کُل عمرِ زٕ ژٕ پیمٕژ چھَس تہٕ باقی یِم روزمرٕ اصلی باتٕے چھُس۔

ڈٖیوبیٚیہِ تہِ دِمواچہِ تحریکہ ہٕنٛدِس پھہلنس تہِ امہِ کیٚن فوٲیدی اثراتن پھیٚرٕ یہِ زن یِم پانے علامہ مودودی صأب لیکھان چھِ اتھ کتابہِ مولانا مودودی اور تصوف صفحہ نمبر ۱۱۱ دوسرا پیچ تحریکی اثرات۔

☆☆☆

تحریکی اثرات

سارٕوے کھوتہٕ بۆڑ چیز یُس اسہِ نزدیک پڑتھ دویمہِ نتیجہ کہِ خاصیتھ زیادہ قیمتی چھُ۔ سُہ چھُ یہِ کہٕ یمہِ دعوتک اثر یوٚت تہٕ ووت أمی کوٚر مردِ دل زندٕ تہٕ بیدار۔ امیُک اولین تأثیر چھُ یہِ گژھان کہٕ انسانی ذات چھِ پأنی پانے جائزہ کردار ہنبس تیار گژھان۔ حلال تہٕ حرام، پاک تہٕ ناپاک حق تہٕ ناحق فرق کرنٕچ یَتھ نسبت کم زأنتھ تہٕ سوچنہ یا ناواقفیت آسنہٕ موجوب کانٛہہ احساس اوس نہٕ، تہٕ ووٚنی چھُ امہِ پزٕ رُک تہٕ اصلیژک اراَدی حبس زندگی ہندٕ بن سارِنے مسلن پٔٹھ حاوی گژھُن شروع گوٚمُت۔ گوڈہ یہٕ کینژٕ ہادین دأری آسِتھ کرنہٕ یوان اوس ووٚنی دینی واقفیت حاصل گژھنہٕ (یتھ لاتعلق دین) چھُنہٕ برداش یوان کرنہٕ، تہٕ یہٕ موزون سمجھنہٕ یوان، بلکہ چھُ امیُک پتٕم یادٕ ہینہٕ وزِتہٕ شرمندگی گژھان۔ گوڈہ یمن لۆکن کُنہِ معاملُک کانٛہہ غیر دینی ادا سارٕوے کھوتہٕ زیادٕ ضروری باسان اوس۔ ووٚنی چھُ یہِ لی سوچنہٕ یوان کہٕ یہٕ معاملہ یا ادا کیا حیثیت چھُ پیش رب تھاوان۔ تہٕ ووٚنی چھُ سارنے یہوے شرط اول بنیوٚمُت (مقدم ہوا ہے) گوڈنچ یِم حبس پیٹہ موٚنڈی (کمزور) گمتی آس زِیدٕ کھوتہٕ بڈٕی خطاتہٕ

اُس نہٕ یژھان، ووٚنی چھ یِم حِس احساس پیٚتاہ ہوشیار گٔمی زِ معمولی کھوتہٕ معمولی تہِ چھِ جواب دِہی ہِنٛدِ اعتقادتہٕ ذمہ دٲری گنیومُت۔ واریاہن زندگین منٛز چھُ امہِ احساسہ واریاہ تبدیلی سپدان تہٕ لۆکھ چھِ ووٚنی امہِ نقطہ نظرٕ ستی سوٚنچس پیٚمٕژ زِ دنیاوی زندگی منٛز یہ کینٛہہ حاصل تہٕ کوشش کران چھِ کیاہ تہِ چھار بہٕ سٲنٛز خاہشہ تژکرِ پٔتھ وُترنس لایق کنہٕ نہٕ۔ یہ محض ہباء منثوراً بنان وول یمی چیز چھ یتھ اُس تصوف ونان تہٕ سمجھان چھِ۔

This line of explanation gives pure idea of Mododi's motion of Tehreeki Islamia when reality that need for it is those prayers in its addition what shows to get nearness to the God. Shariyat for smooth running for Muslims under Khalafat and prayers to know Allah. This understanding does not hit on Modidiyas.

اگر کینٛہہ لۆکھ اتھ منٛز تصوفچ زٕ ژاچھنہٕ لبان امیُک وجہ چھُ یاتہٕ یہ کہِ صوفیانہِ علم کلامچ زبانٕ چھ یہنٛدِ خاطرٕ پیٚژ اثاٹھ تہٕ پسندیدہ بنیمٕژ زامہِ نبر چھنہٕ تم بیٚیہِ گُنہِ جایہِ تصوف لبنس آمادہ گژھان۔ یاہیکہ یتہِ ممکن اُستھ زِ تصوفک مدعاتہِ منشا آسہِ یمن نزدیک بدل بیٚیہِ تہٕ کینٛہہ۔ یمہِ کہ موجودگی ناپایدار آسنہِ موجوب تم پیٚژ پاٹھی دل آزردٕ آسن گژھان۔

☆☆☆

تجزیہ

اتھ حدس تانی کہ علمی دفتر بٔری بٔری تہٕ چھنہٕ محترم مولاناصأبس تہٕ أمی ہنٛد بن تھدِ پایہٕ کنبن پیروکار ذہین سونچ تھاون والیو سمجتھ ہیوٚ کمٕت زِ موضوعِ بحث ''توحید تہٕ تصوف'' کیا مقصدِ عملات تھأوِتھ چھُ کتھ حدس تانی سون تبلیغ مؤل تھاوان تہٕ کوس فرق چھےٚ۔یتھ نہٕ بنظر یہ شریعت۔یتھ سأری ہیٚ اُمت مسلمہ کس تصوفس أمس پرٛزنتھ بمطابق اثر انداز سپدان، تصوف یُس آنحضورنٛ ہنٛدِ وقتہٕ امہِ ناوٕ تہٕ اصطلاح ورائے اوس تہٕ اصحاب صُفہٕ ہنٛدِ تارِک الدٗنیاو گرٛھتھ أز یک تانی یہِ عمل جاری روٗزکیاہ تہٕ کتھ پٹھ چھنہٕ اتفاق براے دین ہکبھان گرٛھتھ تہٕ عالمس کتھ ہیکو خدایس نش شرک قرار دِتھ۔ امہِ چھنہٕ خامبن منٛز کتبتھ چھ ضرورتِ اصلاح۔اتھ فرقہ بندی سپد نہٕ ہتی ماچھ أمس مسلمانن ہُند اکھ بوٚڈ حصہٕ خلاف گوٚھتھ یمٕہٕ یوت نہٕ بٔلکہ یہندس تبلیغ دینٛگ مرکزی حکم خلافت دوران۔ یہ چھُ ہر کانٛہہ تسلیم کران کہ بعد ہندالنبی خواجہ چستیؒ بنوو۔تہٕ کیو مسلمانو تصوف پٔٹن دین۔تہٕ۔یتھ منٛز عرب وعجم کنبن مفسرن تہٕ مجددن ہُند اولک فرض احیائے دین بطرز آئین کتاب وسنت لوٗکن فکرِ تارُن اوس۔ یہ

زن یتھ برصغیرس منز سوائے شاعر انقلاب علامہ اقبال تہٕ بنظریہ علمی کمالات مولانا مودودی نین درایہ بنظریۂ مودودیہ تہٕ تصوف از تام تا حال امہِ کردارُک تصوف یہِ در ینٹھی گوٚمُت چھُ ،چھُ پزٕ پاٹھی امچہ ژادرِتل مسلمانن غولامی ہُند زولان ہٕتھ اسلام ردگمتن غیر مسلمن یتھ تیٚچ پورٕ پورٕ منصوبہ بندی تحریک وجود اسرائیل یتھ مغربی تہٕ یورپی ممالک سارٕوے ذرایعو ستی گوڈ بھران آیہِ تہٕ قتل گاہ اسلامیات برزمین برپا چھُ۔

یتھ برصغیرس منز تصوف ذریعہ قرب الٰہی ناوٕ ٹھہراوِتھ چھ یہ جادہ لوٚکو سبب روزگار بنووٕمت۔ تصوف تحصیل رزق بامستی گوژھنہٕ ملت اسلامس نال وٚلن ،ہتھٕ پاٹھی یتھ ایشیاہس منز برطانیہ ہٕک جنگ نامہ مسلہٕ کشمیر بناونہٕ آو۔ یمٕی یمن دوشوٚنی ملکن امریکہ تہٕ برطانیہ ہس ہا کہٕ واٚرنیمٕژ چھےٚ۔ یوٚ دوے عراقس تہٕ پرانہِ روسی طرف داٚری بدلہ تخت وتاراج چھ یوان کرنہٕ تہِ افغانستانس اسلامی مُشکہ ہُرتھ دشمن خاص زاٚنتھ لرٕ پار چھُ جاٚری۔ یتھ مسلمان ممالکن پنجبن تل رٕٹتھ جمہوریت ونان آیہِ۔ کم کینژٕ ھا اسلام بیدار نوجوانن بہٕ خلاف دستورِدین اسلام ثابت گژھان اتھ نظامِ باطلس خلاف گژھن والین دہشت گرد اعلان چھُ۔ یمن قومن نش امیٚک آگر نظام محمد رسول اللہ ﷺ اخذ گژھان چھُ زاٚنیوٚ تصوف چھ آدم تہِ حوا سٕنز ذُریات مخلوق برزمین وہ پدوٚنک عملی درس دِوان۔ تہٕ امن تہٕ دوستی بے حد وبے سرحد زمین تہٕ برابری ہنز حکمرانی یژھان، غاٚر اقوام چھ پنٕن سرحد مسلم ممالکن زم گرتھے بڑراوان یمیٚک ابتداء مغربی ایشیاء

اسرائیل ثابت چھُ۔ یمیُک آغاز جنگ عظیم دویمہٕ پتے وجود اسرائیل بارسس انُن تہٕ اتھ اَ زیُک تان سگ دِی دِی اسلامی تہٕ مسلمانٔی وجودس زنگھ ژاَ انتھ حکمرانی حاصل کرٕن۔ یتھٕ پاٹھی یزید باامام حق بأطلُک معرکہ کربلاء واقع سپُد، یتھ مشرقس منز تہٕ خصوصاً نیم براعظم بھارت و پاک سرزمینس پٹھ تصوف ذریعہ طوق غلامی برائے ریاست جموں وکشمیر ثابت دراو۔ اصلیت صوفی تہٕ تصوف اندگن ترأ وِتھ گۓ قوم مسلم امہٕ کِنٛی مسلکن منز آووُر۔

پزٕ وتہٕ زاَ نیو۔ تصوف چھُ اخلاق یا نے قرب الٰہی تیچ وَتھ رٕنٛج اصطلاح۔ اتھ چھنہٕ دردنیا کانہہ سرحد ہر ملکس تہٕ قومس پننہٕ پننہٕ مذہبہٕ مطابق خدا رسائی ژھارٕنی۔ اتھ نہ چھُ سیاستی تہٕ نظامِ حکومتی بلکہ لکم دینکم ولی الدین مطابق ارشاد قرآن مگر سخ افسوس چھُ یہٕ کہ غأر مسلمو کوٚرأ اتھ پننوٕ ذرایوٕ ستی لولہِ متہِ لائے۔ یِیلہِ زن تِمن پننٛی قومیت بچأوِتھ تھاوٕنک خاموش گنبر تہٕ دگ چھےٚ۔ مگر مسلمانو بنو واتھ امن تہٕ اقتصادیات حاصل کرٕنک بوٚڈ ذریعہ۔ تہِ یموزن تہِ تفسیر قرآن اوس نہٕ زانٛہہ تہِ پوٚرمُت زِبہٕ چھُس مسلمان بنٛیہِ صوفی تہِ مگر بمطابق کتاب وسنت چھا صرف عمل وعباداتے یأژ۔ میٚہ ماچھُ شکہ رٕوس اقرار دیُت مُت ذالک الکتاب لا ریب فیہ ھدی۔ تہِ یہ اسلام ماچھ آفاقی دین تہٕ درقرآن ما چھُ حکم زِبہٕ زمین چھ خدایہٕ سٕنٛز تہٕ اتھ پٹھ گژھِ خدایہِ سُند بن قانونن ہنٛزی حکمرانی تہِ آسنٛی۔ اتھ مبدل گوصوفی، یَس گوبنہِ تہٕ قوالبن ستی،

وظیفات با موکلات کماونہٕ پتھ دولت جمع کرنس ستی ۔ تہٕ یتھ پأٹھی چھنہٕ صوفیس یہِ خیالے رودمُت کہ

جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

صوفیتس پیٚو وِدویم ناو۔ یتھ کٔشیر منز بااعتقاد اولیا اللہ آسُن ۔ ییٚتہٕ امیُک پھل امن تہٕ اقتصادیات موے مویس روزِ ۔ پیٚچ تو آریخ چھےٚ گواہ زِ بے دین دستوٗر سائنسی طالب علمن تہٕ اعتقاد گواہ تھأوِتھ کوٚرتمی کأشرِن مفلسی ژلراونہٕ خأطرٕ لاعلم تہٕ مفلس قومس مُلکِ ہندس ستی اتھہِ واس۔ سبٹھاہ مُدت گژھتھ ییلہِ تعلیم و قرآن و سنت عام ہیوٚتُن سپدُن، جوان نسلس گوٚ ضمیر بیدار تہٕ اتھ نالہ مٔتس سپُد خلاف تہٕ تمنہِ گوٚ وکربلا جأری۔ یتہٕ چھُ تصوفس بارِ کھسان ۔ تہٕ خودمختار ریاست واپس پھرنس منز چھ عموماً بداعتقاد نسل پننہٕ کلہٕ ہیر دِوان ۔ چونکہ یہ کتاب چھےٚ ”توحید تہٕ تصوف“ سمجھنہٕ خأطرٕ لبھنہٕ یوان، ممکن چھُ زِ مسلمان پیٚیہِ پایس تہٕ مسلکہ کہوٕ یا تصوفکہِ خاموش سامراجی ژھلونش خبردار گژھتھ روزِ ہر فرقس ستی دراسباق رحمۃ للعالمین ﷺ ۔ تصوف گرو بلند نظام آں جنابؐ ژھاروامہِ کہ طاقتہِ، گریو دُعاسوٗ ے بذاتہٕ رب العالمین۔

علامہ مودودی تہٕ تصوفچہ کتابہٕ ہندِ ضروری حصہ جاتن باخبر گژھتھ ژھارَو مزید تصوفکی موٗل۔ جنابہ داتا گنج بخشؒ سنزِ کتابہِ منز یتھ تمو ناو چھ تھومُت کشف المحجوب۔

After long debates about Tasawof given by

Alama Madodi and answers given by followers of Sofism, adding real and clear true facts by Kashmiri translators Mr. Gh. Mohd Rajeedah (Faquire Sulatania) Pet Dialgam

(کشف المحجوب، بر صفحہ ۹ مترجمہ غنیۃ الطالبین)

یِم چھٕ فرماوان زِ توارٟیخِ اسلامس منٛز چھِ اصحاب صُفہ گوڈنیکی صوفیاے کرام۔ دین اسلامس منٛز چھٕ یہ گوڈنیک دور یێلہ یہ جماعت یہند بن بنیادی اصولن منٛز تصوف یانے عبادژ مستی۔ توبہ، زہد و توکل فقرتہٕ رضائے شریعت، یُس یہُند شب و روز بنان چھٕ۔ یِمو عملوٕ کردارتہٕ اتباع حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ یێلہ آنحضورنﷺ دین اسلامہ خاطرٕ موجود اثاثہ طلب کوٚرتہٕ یِمو اوٚن تہٕ سوٗرے یہ گھرس منٛز موجود اوسُکھ۔ یێلہ جنابوﷺ جناب حضرت ابوبکر صدیقسؓ پرٛژھ اے ابوبکرؓ پننہِ اہل و عیال باپت کیاہ تھوٚوٕ و۔ یِمو دیُت جواب بس اللہ تہٕ پننہِ تہُند رسولﷺ

ماخلعت لعیالک. فقال الله و رسول۔

أمِچ اتباع کرِ پننہِ کینٛہہ صحابیو تہٕ جنابنﷺ ہنٛدِ فرمودہ مطابق آیہٕ تمن مسجد نبوی کس أکس کوٗنہ طرفہ چبوترس منٛز مکین بناونہٕ۔

حدیث شریفن منٛز چھٕ یہنٛز ذکر بار بار کرنہٕ آمُت یہے صوفی چھِ دور اول یانے دور سالتسؐ تہٕ خلافتس منٛز موجود آسان۔ یِمنے ہنٛدِ سٟتی چھٕ تصوفُک اصطلاح شروع سپدان۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ ہنز عملی اطاعت تہٕ اتباع کرنکی یم نیک حضرات چھِ اسلامی تصوفکہِ ناوہ بروٚنہہ ینہٕ والین زمانن مانہٕ یوان۔ تہٕ یہُوے وجہ چھُ زِ حضرت شیخ علی ہجویریؒ قدس سرہٗ چھ جناب صدیقؓ تصوفکی امام قرار دِوان۔ تہٕ زیادٕ سلسلن ہنٕد آگرٕ تہٕ جناب داتاؒ صابنہِ بصیرتی تحریر تہِ آگرہ تلاش تصوف مطابق وچھو زِ یمو کیا چھ لفظ صوفی زونمت۔

(تحریر برصفحہ ۶۳ کشف المحجوب۔

اللہ تعالیٰ سُند ارشاد چھُ

وعباد الرحمٰن الذین یمتون علی الارض ھونا واذا اخاطبھُم الجالھلون قالو سلاما۔

رحمان ہنٛدی چھِ تِمے خاص بنٛدٕ یم زمینس پٕٹھ زیٛوٕ اخلاق وعاجزی سٍتؠ پکان چھِ۔ ییٛلہِ جاہل لوٗکھ تِمن سمکھان آسن یا آلو دِوان آسن یم نیک آسبن تِم آسن تِمن سلام کران۔

جناب رسول اللہ ﷺ ہنٛد ارشادِ مبارک چھُ:

من سمع صوت اھل التصوف فلا یومن علی دعائھم کتب عند اللہ من الغافلین۔

یم صوفین ہنٛز آواز بوزن تہٕ یہندس دعاہس آمین ونن نہٕ تِم ہِن پیش خداغافلن منٛز شامل کرنہٕ۔

ا۔علمہِ والیو حضراتو چھُ اسمِ تصوف کس تلاشس منٛز واریاہ وونمت تہٕ

کتابہٕ تہٕ لیچھمژ۔ چنانچہ علمہ والبن ہنٛز اکھ جماعت چھ ونان کہ صوفین چھُ امہِ موجوب صوفی ونان کہ تَمی چھُ صوف یا نے پشیمنہ کپرٕک لباس لوگمُت آسان۔ ''اونی چادر''

۲۔ کینٛہہ چھ ونان کہ تم چھ گوڈنکس صفس منٛز بیہان آسان۔

۳۔ بیا کھ اکھ جماعت چھ ونان کہ یم چھ اصحاب صُفن ہنٛز نیابت اُسیٖمتی کران۔

۴۔ کینٛہہ چھ ونان زِ یہ ناو چھُ صفاء منٛز درامُت۔ غرض ہر وجہ، تمی موجوب چھِ تصوفس منٛز بے شمار رٕ ژٕرتہٕ امہِ مطاۓبق ییٚلہ امیٚک مانے لغت (ڈکشنری) بمطابق یموتیٚلہ چھُ امیٚک مانے امکہِ مفہومہ واریاہ دور گژھان۔ چونکہ ہر حالتہٕ کس مانے لیس چھُ ظاہر باطنٛچ صفایی پسندیدہ۔ امیٚک مبدل (ضد) چھُ کدورتہٕ تہٕ حسدہ نِش ژلُن بوٗڈ مقصد۔ یتھ پاٹھی سیدِ عالم ﷺ فرماوان چھِ:

ذهب صفوة الدنيا و بقي كدرها۔

دُنیاہچ پاکیزگی روزِ نیران تہٕ اَچھ کدورت روزِ موجود۔ گویا صوفیس منٛز لطیف تہٕ پاک چیزن تہٕ (کردارن) ہِندِس ناوس تہٕ صفاتن ہُند مراد چھُ صفاۓیی۔ چونکہ صوفیاۓ کرام چھُ پننٛز اخلاق تہٕ معاملات پاکیزہ بناوِتھ مزازی آفتس نِش نفرت کران۔ اتھ بناہس پیٹھ چھ یمن صوفی ونان۔ صوفی جماژ خاطرٕ چھُ یہ ناو تھدِ مرتبہٕ کس ناوس منٛز یا نے خاص الخاص ناو مقررہ کرنہٕ آمُت۔ امہِ کنی زِ یہندی خطرات یہندِ بن معاملاتو بمقابلہ یہ یم

کھۄتِھ تھاوان چھِ۔ چھُ واریاہ بوٗ ڈ۔ تاکہ یِہُند ناو نیرِ امہِ منٛز۔

(صفحہ نمبر ۶۳ آخری سطر)

موجود زمانس منٛز چھُ حق تعالیٰ ہٕن تصوف تہٕ صوفیائے کرامن ہٕنٛزِ متبرک ہستی اکثر پردس منٛزٕ تھاوٕمٕژ تہٕ تصوفک لطائیف یانے نعمژہ یِہند یو دِلواندر کڈِتھ تھاوٕمٕژ (موجود تھاوِتھ پنہاں) تاکہ کانٛہہ سمجھ یہِ زِ یم لوکھ چھِ ظاہری دُرستی خاطرٕ ریاضت کران تہٕ مشاہداتو نش چھِ خالی۔ کانٛہہ سمجھِ یہ تہٕ زِ یم لوکھ چھِ اصلی پزٕر رۄس اکھ رسم حتیٰ کہ تم چھ یمن منکر تہٕ گژھان۔ چنانچہ مسخرہ بھانڈ تہٕ ظاہر بٔین عالم تہٕ چھُ کلیتاً یمن منکر گژھان۔ تہٕ یم صوفی تصوفکس پردس منٛز خوش روزان یوتانٛی تہٕ زِ عام لوکھ چھِ تہنٛز دیکھا دیکھی ہِتی اقرار تہٕ کران یتھ لۆکو چھُ یانے تمو چھ باطنی صفائی ہندِ تلاش وطلبہٕ کس دلس ہِتی محوٕ کٔرتھ گنڈ ریمتین صالحین تہٕ صحابِ کرامن ہُنٛد مسلک مُشرٕ وآی مِتی آسان۔

''ان الصفا صفة الصديق اردت صوفيا على التحقيق''۔

حق وصداقت چہِ وتہٕ منٛز اگر توہہِ صوفی بنٕن چھِو یژھان تہٕ زانو زِ صوفی آسُن چھُ حضرت صدیقنؓ ہُنٛد صفت۔ تا صفحہ نمبر ۶۴ تا سطر نمبر ۹۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ مسلک تصوفکی امام زانتھ پتھ وچھو زِ یِہنٛدی دویم یارِ نبی ﷺ حضرت عمر فاروقؓ کمہِ آیہ چھ صوفی پر بزلان۔ صفحہ نمبر ۱۰ دویم حصہٕ۔

امہِ حالکی اُس حضرت عمرؓ تہٕ یمن زہد وفقر چ اُس یہ حالت کہ لۆکو چھنہٕ زانہہ تہٕ تہند لباس دجہ لاگنہ وراے وُچھمٕت۔

دنیاہس متعلق چھ تہند یہ ارشادِ گرامی مشہور زِ یمہٕ گرٕچ گٔنز آسہِ مصیبتن پٮ۪ٹھ آمٕژ لاگنہِ یہ بغیر صدمہ تہٕ مصیبتہ روزُن چھ لامحال صبر و توکلس منز آسی جناب حضرت عثمانؓ بے مثال تہٕ بے نظیر۔ بڈِ کھوتہٕ بڈٕ ہن مصیبتن منز تہٕ تروونہٕ یمو صبر تہٕ بھروسک دامن اتھ منزٕ۔ حضرت عثمان ہنٛدِ ایثار وصبرک اوس یہ حال کہ مدینہ منورس منز چھ اَزتہٕ بیر عثمانؓ تہندِ بجرٕچ نشانی موجود۔ باہن ؤرین تان رؤدی یم خلیفہ تہٕ وظیفہ اوسکھ شیٹھ درہم مقرر۔ تمہِ پتہٕ تہِ کوٗرنہِ یمو اکھ درہم قبول۔ (صفحہ ۱۰، پیرا ۳۱)

ژورِم خلیفہ بحیثیت صوفی چھ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ۔ یہند ایثارُک اوس یہ حال کہ جنابن ﷺ ہنٛدس شب ہجرتس منز دیتکھ پٮ۪ن زوہ نذرانہٕ تہٕ رؤدی آس جنابنؐ ہندس بسترِ رسالتس پٮ۪ٹھ موجود پہلوے دراز دِتھ تہٕ جنابنؐ ہنز زندگی زاَنِکھ پنٕنہِ زُو کھوتہٕ تہِ ٹاٹھ تہٕ افضل۔ فقر رضائے الٰہی تہٕ معرفت الٰہی ہس منز چھِ تُہی تھدِ درجکی مالک (ممتاز)۔ جنابن ﷺ ہنٛدس اتھ فرمود پاکس بمطابق ارشادہ زِ انا مدینة العلم و علی بابها کس بنیادس پٮ۪ٹھ چھُ تصوفکو واریاہ سلسلہ توہہِ پٮ۪ٹھ انجام و آخر ٹھکانہٕ تھاوان۔ سرخیل ارباب تصوفس منز چھ حضرت جنید بغدادی فرماوان ''شیخنا فی الاصول والبلاء علی المرتضیٰ'' یانے اصول معرفت تہٕ امتحانن منز چھ سأنی مرشد جناب علی مرتضیٰ۔ جنابن ہنز مستی خدائی ہُند اوس یہ حال آسُن زِ یٚلہ تُہی نماز پران اُسو توہہِ آس نہٕ دنیاہچ کانٛہہ خبر روزان۔

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانیؒ چھُ غنیۃ الطالبین منز سورۃ الفتح کِس

یِمن آیاتن ’’محمد رسول الله والذین معهٗ اشد اجراً عظیماً
ہند تفسیر ارشاد فرماوان کہ یِم آیات چھ حضرات عشرہ مبشرہ ہندس حقس منٛز
نأزل آمت کرنہٕ۔

تراہم رکوع چھُ مراد حضرت علی کرم اللہ وجہٗ سٔنٛز ذات اقدس ’’عشرہ
مبشرہ‘‘۔ چھ تِمے داہ صحابی یِمن جنابن ﷺ ہنٛزِ ظاہری زندگی منٛز جنتٕچ
خوشخبری آمٕژ دنہٕ۔ خلفاء راشدین تہٕ عشرہ مبشرن پتھ چھ اصحاب صُفہٕ یِمن
صفاتن ہندی مکمل تہٕ مجموعہ شخصیات۔ یِم غریب تہٕ نادار أسی، یِمو محض رب
تہٕ تِمی سٔندس رسول ﷺ خأطرٕ مکس منٛز پنٕن گرٕ بار ترٲوِتھ دیار رسول ﷺ منٛز
آمتی أسی۔ تِمن روزنہٕ خأطرہ أس نہٕ کانٛہہ جاے۔ (Having no
Redential Home) تہٕ پتہٕ دیُت یِمن جنابو ﷺ مسجدِ نبوی یَس منٛز
پناہ۔ یہ برونٛہی لبھنہٕ آمُت چھُ (یانے اکھ چبوترہ تعمیر کرہ نووٕکھ)۔ اتھ
چبوترس پیٹھ أس یِمن تنگدستی تہٕ غربتس منٛز پنٕنۍ زندگی گذارنی پیوان۔ یِم
أسی عبادت، ذکر الٰہی تہٕ مجاہدہ نفس دوہ رات گذاران۔ قرآن پاکس تہٕ
حدیث شریفن منٛز چھ یِہنٛز ذکر تفصیلی طور آمٕژ۔ یِم حضرات چھُ دور اول
یانے دورِ رسالت تہٕ خلافت راشدہ کِین دورن منٛز اربابِ تصوف۔ خاص
طور چھ اصحاب صُفن ہنٛز زندگی تہٕ صوفیائے کرامن ہنٛدِ کردارٕ صوفی خصلتن
ہنٛز دُرس تصویر۔ یِمو خصایل تہٕ کردارو پتہٕ یِم صاحب حال لوکھ بنٲے
تصوفہ خأطرہ نمونہ تقلید یانے قابل صوفی یِہنٛز متابعت صوفیت ناو پیٛو۔
جناب پیغمبر آخر الزمانو ﷺ یِمو یِہنٛز حالات مشاہدہ کرنہٕ پتہٕ دٕژِکھ

یمن یتھ پأٹھی خوش خبری ہنز بشارت۔

اے اصحاب صُفہ توٚہہ بوزِو خوش خبر۔

میانہٕ اُمتہ منز یم لۄکھ یمن صفاتن ہُند مجموعہ مجسمہ آسن گژھن یمن صفاتن ہندی توٚہہ اصحاب پرٕژھی چھوتہٕ اتھ پتھ روزن پزٕ دلہٕ قائم۔ تہٕ امہٕ پتہٕ چھُ یہ شکہ رُس پزٕ رزِتم آسن جنتس منز مےٚ ستی نزدیک بہتھ درقرار۔ (صفحہ ۱۱، پیرا ۲۱)

سرورِ کاینات ﷺ ہنز یہأے بشارت تہٕ میون (حضرت والا) یہوے ارشاد چھُ تصوفچہ عملی زندگی ہُند بنیادی نوقطہٕ۔ تصوفکس تھدِ دورِ ترقی تامتھ صوفیائے کرامن ہنز پاک زندگی یہند پاک جسمانی وجود تہٕ آنحضورن ہندی یم ارشاد گرامی چھِ زندگی ہُند کل نصب العین بناوان روزان (تہٕ یمن اصحاب صفن ہنز) یہأے بے سرو سامانی اُس یہنزِ زندگی ہُند سرمایہ تہٕ الفقر فخری اوس یہُند شاہانہ تاج۔

تصوفک دورِ اول آو موختصر پأٹھی چکاونہٕ امیک دوٚیم زمانہ یانے دور چھُ تابعین ہُند دور۔ یہ دور روٚد تقریباً اکس ہتس ؤری یس تأن پھہلتھ یانے ۳۴ ہجری پتھ ۱۵۰ ہجری تام۔ اتھ دورِ تابعینس منز اُس اصحاب تصوف چہ زِہ بجہِ ہستی نہٕ۔ اکھ حضرت اویس قرنیؓ، یہندِ نظریہٕ سلوکھ منزٕ پنٕیہِ سلسلہ اویسی ییک بنیاد تہٕ دوٚیم ہستی اُس حضرت حسن بصریؒ، حضرت اویس اُس قرنکی روزن وألی تہٕ جنابن ہندِس ظاہری حیاتس منز بدنیا موجود باعمل۔ مگر آں جنابن ہُند شرف ملاقات ہیکی نہٕ حاصل کٔرتھ۔ محبت

آنسرورن ﷺ ہُند اوس یہ حال کہ جناب سرور نازنینو ﷺ سوز ج کس موقس پیٹھ حضرت عمرؓ یمن اویس درشہر قرن پننی سلام و پیغام ہیتھ۔

(تا صفحہ ۱۲ اسطر اک۔م۔)

یمن متلق چھ تواریخ تصوفس منز یمی واقعات درج۔ محبت آنحضور ﷺ تہٕ یادالٰہی لیس منز اوس یمن شوقِ انتہا ہُک یہ حال زِ بے حال دیوانگی یتھ منز یم اُسی جنگلن تہِ وٲرانن منز پھیران۔ یِیلہِ لُوکھ اُس ودان تہٕ یہ اوس اَسان۔ یِیلہِ لوکھ اُسی اسان تہٕ یہ اوس ودان۔ واریاہس وقتس جنگلن بیترِ ہ پھیران پھیران گے یم ملکِ کوفس منز۔ ییٚتہِ یم حضرت علی کرم اللہ تعالٰی ہِندِس فوجس منز شأمل سپدی۔ ۳۷ھ منز گے یم جنگ صفینس منز شہید۔ حضرت حسن بصریؒ سُند دُرس زبنہٕ وری چھنہٕ تحقیق گوٚمُت۔ البتہ تہُند سال وفات چھُ ۱۱۰ ہجری مطابق ۷۲۸ء۔

تابعینن منز اَسو تہٕی مشہور۔ توہہ تہِ چھُ بکثرت صحابہ کرامن ہُند فیض و محبت حأصل گوٚمُت۔ زہد عاجزی، صبر، خوف خدا، اُسی تہِندی خاص اوصاف۔ پننہِ عبادتچ مستی ہُند اوس یہ عالم زِ تِہٕی اَسو فرماوان۔ کہ یتھ نمازِ منز دِل حاضر آسہ نہ سو نماز چھ عذابس زیادہ نزدیک۔ (صفحہ ۱۲ پیرا ۱،۱)

☆☆☆

ترٛیٚم دور، دورِ تبع تابعین

دورِ تبع تابعین یِم صوفیائے کرام چھُ گذریمتی، تِہُند دور چھُ ۱۵۱ ہجری مطابق ۷۶۸ ءپیٹھ ۹۴۱ عیسوی تانی ٹھہراونہ آمت ـ اتھ دون ہتن ؤری ین منٛز چھ تصوفس واریاہ ترقی تہٕ ترویج حاصل گامٕژ ـ یِمیٚک پوٗر حال ییٚتیٚتھ لیکھتھ ہکو نہٕ ـ ژھوٹی پاٹھی ونویِ زِ یہ دوراوس تصوفٕک سُنہری دور ـ (Golden Period) امہ دورٕچ بڈٕ تہٕ اہم خصوصیت چھِ یہ روزمٕژ کہ زہاد، عبادبیٚنہِ نساک حضرات آیہِ صوفی لقبو سٟتی یاد کرنہٕ ـ لفظ صوفی یٚک سارٕوے کھوتہٕ گوڈنیک استعمال صوفی آو دُنیائے تصوفس منٛز بارسس ـ یتہٕ پاٹھی اچھ ذکر کتاب بنام شاعری تہٕ تصوف منٛز کرنہٕ آیہِ ـ ابوالہاشمؒ متوفی ۱۵۱ھ مطابق ۷۶۸ ء چھُ گوڈنیک صاحب موجد اصطلاح تصوف ـ یِم کوفکہ روزن وٲلی ٲسی ـ یِہُند انتقال مُلک شامس منٛز سپُد مُت ـ اتھ دورس منٛز آسہِ مشیدِ خونریزی تہٕ رذیلہٕ حالتس منٛز ولنہٕ آمٕژ ـ اطمنانہٕ سان سو دِلہٕ ذکرالٰہی اوس ناممکن بنیو مُت ـ تٕہ موجوٗب اوس ابوالہاشم کوفس رملہٕ اُکس جایہِ عیساٸین ہندی پاٹھی روحانی تربیت تہٕ ذکرالٰہی خاطرٕ سارٕوے بروٚنہہ خانقاہ تعمیر کٔری مٕتی ـ

دنیاے تصوفس منٛز چھُ یہ گوڈنیچ خانقاہ تہٕ تبع تابعین ہندس دورس منٛز آیہِ نظری تہٕ عملی تصوفس منٛز واریاہ تبدیلی وجودس منٛز ـ ترکِ دنیہٕک عملی معنے اوس

جنابن ﷺ ۾ هِنڌِ س عهدِ رسالتس منز صرف یونانبتھ زِ کُن فی الدنیا کانک غریبُ ادعا بر سبیل۔ مگراتھ ستی اوس یہ حکم تہِ موجود: الدنیا مزرعه الآخره۔
یانے دنیا چھُ آخرتُک کھاه (کھیت) گویا ''دس باکار دل بایار''۔
یانے حرکات ظاهری دنیا ہس ستی اُستھ دِل فکری الٰہی یس کن یا محبوب۔
لیکن تبع تابعینن ہِنڌِ س دورس منز بدلیو وترکِ دُنیہُک مفهوم (نکتہ نظر) یکسر صحراون منز پھیرؤن تہ کائنسِ ستی نہِ سمکھُن رود ترکِ دنیا۔ امیُک وجہ اوس سُے ملکی انتشار تہِ سیاسی ابتری، تہ اتھ ستی یہ نظریہ تہ حکم دین اوس حُب الٰہی یُک نظریہ۔ یہِ گوڈہ اوس بالواسطہ یانے اتباع رسول ﷺ اوس حب الٰہی ہیکہِ حاصل گژھنُک ذریعہ، سمجھنہ یوان۔

Get Allah's consent with the says of Prophets, there was such goal only towards Allah.

قُل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحبکم الله

یا رسول الله ﷺ تُہی فرماویوھ مسلمانن اگر تُہی خداوس بناؤن چھِوِ یژھان تیلہِ کرِومیأنی اتباع تہ پیروی۔ تیلہ کرِ خدا توہہِ ستی محبت۔

(صفحہ۱۳ پیرا۱، ۱تا۳)

ووٗنی گو یہ نظریہ درمیان داری بغأر بلا واسطہ Dirict یانے محبت نبی گومحبت خدا۔ ووٗنی گوٚو بذریعہ ذکرو مراقبہ خدا یس ستی محبت کرُن۔

(صفحہ۱۳ تا ۱۰)

حضرت رابعہ عدویہ متوفی ۵۸ھ مطابق ۸۰۱ عیسوی ہِنڌِ ذریعہ آو یہ نظریہ وجودس منز یہ محترمہ تہِ اُس بصرہ ہچ روزن وأجنی۔

حضرت ذوالنون مصری متوفی ۲۴۵ھ مطابق ۸۷۵ء چھُ تبع تابعین
ہنٛدِس دورس منٛز سبٹھاہ بڈٕبن مشائخن منٛز گنٛزراننہٕ یوان۔

حضرت جنید بغدادیؒ متوفی ۲۹۷ھ مطابق ۹۱۰ء چھ تبع تابعین منٛز
تھدِ پایکی بزرگ آسان۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ چھ یمن شیخ المشائخ تہٕ طریقتس منٛز
امامن ہند امام شریعت تسلیم کران یِم اُس نظریہ وحدت الوجودک زبردس
حامی تہٕ ہم نوا۔

حسین بن منصور حلاج المتوفی ۳۰۹ھ مطابق ۹۳۶ء اُس فارس شہرکس
اُکس جایہ بیضاء ہکی روزن وألی۔ مُرشد ہنٛدِس تلاشش منٛز اُسی سخ جستجو کران
پھیران۔ آخر پھیران پھیران وأتی بغداد تہٕ سپد حضرت جنید بغدادبن ہنٛدی
مرید۔ نظریہ وحدت الوجودکس "توغلس" انتہائی جذبس تہِ اَمہِ کس محویتس تہِ
انتہا پسندی ہُنٛد اظہار کرنہٕ کس پاداشس منٛز آو یہ ۹۳۶ء منٛز پھاسہِ کھارنہٕ۔

حضرت ابوبکر شبلی المتوفی ۳۳۴ھ مطابق ۹۴۹ء اُس مشہور صوفی تہٕ
سرخیل سلاسل طریقت۔ یِم تہِ اُس حضرت جنید بغدادی صابنٛی مرید تہٕ
نظریہِ وحدت الوجودک زبردس حامی تہ بڈٕی دعویٰ کرن وألی۔ دور تبع
تابعین منٛز اُس یِمن صوفیائے کرامن علاوہ باقی حضرات اسلامیہ ملکن
منٛز پھٔہلِتھ تعلیم طریقت تہٕ یہ پھہلاونس منٛز سخ آدٕرٕی۔ (مشغول)۔

تا صفحہ ۱۳ تا آخری سطر

☆☆☆

دورِ متاخرین

دور تبع تابعینن منز اوس عملی تصوفن علمی تصوفچ شکل یختیار ئرمژ۔ یتھ آخری دور متاخرینس منز اُسی کینہہ یتھ صوفی بزرگان پأدسپدِ متی یمو پننہٕ نبن رحمتِ حق سپدی متین مرشدن ہنٛدی پأٹھی تصوف کین مشکل تہٕ اہم نظریاتی علمی تشریحاتن کُن خاص توجہ دیُت۔ یمن علمی تشریحاتن ہنٛدِ برکتہِ۔ یانے یمن تصوفس منز یہنزہ لیچھ ہژ کتابہٕ وَنو۔ تہٕ یہنٛدی ناو تصوفکس تواریخس منز ہمیشہ پرٕ بزٕلونٛ روزن۔ امہٕ آخری دورٕ کین یتھن صوفیاء حضراتن منز چھ شیخ علی بن عثمان جلابی ہجویری۔ متوفی ۴۶۵ ھ بمطابق ۱۰۷۳ء

حضرت امام غزالیؒ م ۵۰۵ ھ بمطابق ۱۱۱۱ء

حضرت شیخ محی الدین اکبرؒ۔ م ۶۳۸ ء......۱۰۷۳ء

حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ م ۶۷۲ ھ

خاص طورٕنٛ تہٕ ؤنٛ ہمیشہ موجود روزٕ ؤنی۔ یہنٛدی علمی کارنامہ چھِنہٕ صرف دنیائے تصوفس منزی یوت بلکہ دنیاے اسلامس منز ہمیشہ یادگار روزن وأل۔ (تاصفحہ ۱۴ سطر نمبر ۸)

☆☆☆

تجزیہ ترجمہ کاردر زبان کاشُر

قارئین حضرات

توہہِ آسہِ ژبتس کہ فلسفہ تصوفس پتھ تحریک جماعت اسلامکس بانی جناب مودودیؒ صابن تہٕ أمی ہندبن پیروکارن ہندِ طرفہٕ علمی کما لُک براے علم و فلسفہ یا شعبہ تصوفس لشہِ پاشہ آیہ کرنہٕ ۔ تہٕ باسان چھُ زِ یمو حضراتو چھنہٕ جناب داتا گنج بخش ہنز کتاب تہٕ اہم واشگاف تواریخ کشف المحجوب پُرمژ حالانکہ واریاہن اہم عالمن تہٕ کأملن ہنزن کتابن متعلق پرنچ یمونشاندہی کرہژ چھے ۔ تہٕ تمہِ پتہٕ تہِ چھنہٕ یمہِ تواریخہ کہ بحوالہ اسنادسبکہٕ آسنگ کانہہ باس لگان ۔ یتہِ زن اصطلاح تصوف ۱۵۱ء ہکس دورس تبع تابعین ہندس شروعس منز ایجادِ زبان آمُت چھُ کرنہٕ ۔ تہٕ چھُ یتہِ ثابت گژھان زِ کردار تصوف چھ حضرت ابوبکر صدیقن رضؓ شروع سپدان تہِ پتھ اصحاب صُفن ہنز بنیاد پیوان ۔ دورِ رسالتہٕ پتھے باضابطہ تصوف دایماً بروٹھہ یکان رودمُت ۔ تواریخ کشف المحجوب تمہِ وقتہٕ تہِ موجود آس یتہِ علامہ اقبال تہٕ مودودیؒ صأب آستھ تہِ یہ کینژھا تصوفس متعلق علامہ بانی جماعت آسنہٕ کہ حیثیتہ عمل تصوف بدعت، تہِ

اضافہ دین قرار دوان آمتۍ چھِ، پھِنہ مولاناہٕندۍ فتویٰ علمأتہٕ حقایق ثابت گژھان۔

حالانکہ دور رسالتسؐ منز ے چھُ مسلمانن یمہِ آیات مبینا ہٕتۍ رہبانتیس مؤلہٕ تلےٹکھ لگان یانے قُل ان کنتم تحبون یحببکم اللّٰہ

امہِ حکمہ ہٕتۍ گو نظام شریعت پۆک تہٕ اطاعت رسول ﷺ بنیو وقرب الٰہی یُک حکم قادر یت۔ امہِ مطابق روزنہٕ کانٛہہ گنجأیش بیٚیہِ کانٛہہ دلیل دِنس گنجأیش، در نظام اسلام تہٕ یہ حکم کہ رب چھ بلاواسطہ ژھأرُن۔ یانے گوڈٕ اطاعت آں جنابؐ بطور مرشداِ نیرِ وتھ لاشریکس کُن زانہ نس کلمک گوڈٕ لفظ لا الہ الا اللّٰہ پھِنہٕ کلمہ برائے خاص مسلمانان یوتانٛی تہٕ محمد رسول اللّٰہ ﷺ زانہ یٖیہِ۔ اِوَکنِ یِم ناوون زِ أسۍ چھ اللہ والے تیٚلہ کُمن (بہ مذہب) خدامانن والین ہٕتۍ ہِن یِم گنز راونہٕ بیٚیہِ کُلی طور یہِ وُنن زِ أسۍ چھِ اہل حدیث، تہٕ تم چھ بنیادی زیادہ اہلِ قرآن تاحد ثابت گژھان۔ حالانکہ لفظ اہل حدیث چھ تمام مومنن کلمۂ فخر تہٕ پسندید طریقہ۔ شاید یمہِ معنیٰ یہِ وضاحت چھ ترِہ توہہِ فکرِ۔

آدم خلیفہ خدا قرار دِنہ پتہ گژھ دروجُود تہٕ انسانی جسمس باہوش و حواس یژھ راوُن تہِ نصیب گژھن، زِ یتھ ظاہر کس دنیاہس منز چھُ أمس علم تہٕ عقل مادی جسمس حکمران تہٕ خود جسم مادی اجزاہن ہُند مرکب تہٕ یہوے چھ یمن دون ہنز اطاعت کُرتھ شب و روز گذاران۔ مگر یہ کینہ ہا دوہس یانے گاشش منز کران یِم ساأری محرکات چھ أمی ہٕندِ سوچ و سمجھ تہٕ

زیرکی مطابق ییٚژ ہاأمس درتقدیر خداصابٕنس دیژہ میٚژ آسن چھ کران روزان۔ تہٕ یتھ ظاہری زندگی ونان چھِ۔
ییٚلہِ اتھ جسمس ژِھنتھ پھلِتھ درشب عموماً آرام چھ دِنہٕ یوان (ننِدر پیوان) تمہِ وزِ چھِ یِم ساری ظاہری عنصر قویٰ بےکار گژھان۔ تہٕ یہوے پہلوان جسم چھُ زن مۆدمُت آسان۔ لیکن امہِ وزِ تہٕ چھنہٕ یہ مُر پنہٕ مشینہ حرکاتہ روس بےکار آسان۔ تہٕ اتھ بے حسی ہِندِس عالمس منز تہِ چھُ یہ دوہچہ کامہِ کارن پھیٚر دِوان۔ مگر تِتھس عالمس منز چھُ کُنہِ وِزِ تہٕ تی وُچھان یِم أمس کھوژہ ون یا فضول تعلق باسان چھُ مگر یِم مشاہدات چھ أمس رازِ غیب بنان۔ کُنہِ وزِ چھ یہ امہِ وُچھ متچ عمل دوہ گژھتی تہٕ کُنہِ شیٚنہِ رتی پتہٕ تہِ یموے چشمو واقع سپدان گژھان۔ تہٕ أمس چھُ یہ خاب Dream sapon یادپوان۔ پنہٕ نِس پانس گاٹل تہٕ اعلیٰ حاکم تہٕ حکومت کرن وول یا کانٛہہ موزۆر کُنہِ چھ پانس تہٕ ژٔکس واتان تہٕ فرق کران کہ بہ چھسا پانے یوت کُنہِ بیٚیہِ تہِ چھُ کانٛہہ میانٛس یتھ جسمس منز روپوش بہِتھ۔ یُس نہٕ میانٛس اختیارس منز کُلی طور چھُ یی۔ یہ عالمِ غیب گُس آسہِ نہٕ ربن دیٚت مُت۔ لہٰذا پنٕو پانس تہٕ زانٛنو زِ یہوے گۆو امرِ رب، روح آتما Soul تہٕ یہوے چھُ ہر انسانس جسم بےحبس سپدِتھ حکمران سپدان۔ خدایہ سِندِ حُکمہٕ تہٕ ہر کانٛسہِ ہنز نیک و بدعملہ مطابق حقیقتک تہٕ پزٕک شیشہ۔ تیٚلہ زانٛنو زِ اتھ زانہٕ نس تہٕ اتھ پاکیز کرنکی رازِ قدرت راہِ سرِ الٰہی ہُند اعمال و اشغال پانٛژٕ راونس چھ صوفیت ناو یوان دِنہٕ یتھ

رہنمائی یا نے مرشد چھُ آسان۔ یہ خدایہ سُنز کاڑ گری زانہٕ نس تہٕ اتھ نزدیک ینس گُس وِنہٕ شرک یا رہبانیت بلکہ مسلمانس رہبانیتہٕ نسبر اُستھ گُلس پیٹھ صالح نظام۔ صالح معاشرہ، صالح اطاعت تہٕ روحانیت یا نے عقبی تہٕ خوف خدا۔ زِ عملِ خلافت و امامت سان چھُ پزٕ پاٹھی یہوے صوفی ازم۔

وونی یِیلہ اتھ طاقتِ یزدانیس زانتھ تہٕ سمجھنہٕ پتہٕ تہٕ جسدی خدمتس موٚت گوٚو۔ ظاہری ساٚری ژھل تہٕ وَل۔ عشرِچ شکم پُری، ہند سامانہٕ گری گری پالیس پھوٚنہ۔ یہ چھُنہٕ عمل تصوفس راہ کھالنگ کانٛہہ وجہ بلکہ نظام شریعتہٕ مطابق گوٚژھہ اصحاب صُفہٕ کِنہِ تابعین علمدارن ہر رنگ پیشوائی ہُند مرتبہ یُن دِنہٕ۔ تہٕ توحید کس نہٕ زانہٕ نس منز گوٚژھہ نہٕ تصوف غاٚر اسلام عمل تصور یُن کرنہٕ۔ خدا کرِن از رحمت…… تہٕ ہدایتُک سوٚنچھ وسمجھ عطا۔ توحید تہٕ نظام قرون اولیٰ قایم کرنس یوٚدوے کُل عالمُک اغیار قوم پرس ٹھری بنہٕ نس تھنز لاعلمی زانو۔ مگر زیادٕ حصہ ادا کرنس منز بناٚے خود مسلمان غافل تہٕ زرو زن پرس سپدی ثابت۔ امہِ علاوہ امہِ کس اصلس تہٕ مشرکانہ اعمالن درقوم مسلم وچھان گے، تموٚ کوٚر اصولاً ییٚتہِ ییتھ تصوف ناپسند تہٕ اضافہ دین تسلیم۔

علامہ صابُن تجدید احیائے دین گژھنہٕ اتھ پانٛژِم مسلک ناوپیوٚن۔ یہ زن کینہہ صوفی تہٕ اَن پڑھ لوکھ چھ اَتھ ناو دِوان۔ تہٕ امہِ تفرقہ سِتی چھُ امریکی جمہوریت پھبان تہٕ خصوصاً ییتھ ریاستس منز ییتھِ نہٕ اسلامی نظام

آسہِ۔ تہٖ توحید اعلان کرن وٲلی کرن ہنیٚہ انہٕ کم کینٛہہ ہانا اتفاقی پاٛد۔ امہِ علاوٕ اکھا کس کھوتہٕ مأدیاتی زورٕ سادِین برائے تعمیرات شکم۔ اسہِ سارنٕے پزٕ ایمأنی قوت پننہٕ نِبن بیٚن مُشکِل ہیٚون تہٕ ادا امام یا مقتدی بنُن۔

تواریخ چھُ گواہ زِ تصوف (علمِ روحانیت) چھےٚ دورِ رسالت ﷺ پٔتھے وٕنیک تأنی موجود پکان۔ ییلہ زن امیک ابتداء ولادت تہٕ آفرین آدم سپُد مُت چھُ۔

ڈٕلو وٕنی دموینٛہ تہِ تمن سندٕن گُن پھیٚر۔ یِم تھٕدِ پایہ کو بزرگان دینو تصوفس متعلق دِتی مٔتۍ چھِ، گوڈٕ پٔروٕ تصوفچہِ بنیادی خصلتکی اٗٹھ اصول۔ تصوفچہِ بنیادی خصلوٕ ہ (برصفحہ ۴۷ درتواریخ کشف المحجوب)

یِم ہٕتھ پأٹھی تحریر چھِ یوان کرنہٕ۔

حضرت جنید چھِ فرماوان:

تصوفچ بنیادٕ ’’گوڈٕ کنی‘‘ چھِ اٗٹھن جِسن پٔٹھ۔ سخاوت، رضاء، صبر، اشارٕ، غربت، گُدڑی، سیاحت تہٕ فقر۔ اٗٹھ خصلوٕ ہ چھِ اٗٹھن نبین پٔٹھ گواہ تہٕ اقتدارس منز۔

سخاوت: حضرت خلیل سنٛز۔ تکیا زِ تمو کوٚر فرزند فِدا۔

رضا: حضرت اسماعیل سُند۔ یُمی بوقت ذبح رضامندی ہاٛو۔ پنٕن جانِ عزیز کوٚرن بارگاہ الٰہی پیش۔

صبر: حضرت ایوبؑ۔ یِم حدٕ روٗس مصیبتن پٔٹھ صبر کوٚر مُت تہٕ خدائے سنٛزن تراوِ ہوٚن آزمأیشن پٔٹھ روٗد ثابت قدم۔

اشارٕ: حضرت زکریا: أمس فرموون ان تکلم الناس ثلثة ایامه رمزا۔ یموکوٚ رنہٕ اشاره بغیر کانٛہہ کلام لوکن ستی تربن دوٚہن۔ اتھ سلسلس منٛز کوٚرکھ اشارٕ۔ (لوٚت لوٚت) اذ نادیٰ ربه قد اخفیا۔ تمو وون ربس ٹھہراوسان۔

غربت: حضرت یحییٰؑ، یموٚ ئر زندگی بالکل کویزٕس منٛزاکہِ پیالہِ تہٕ کنگوِ ورأے تھوٚوُکھ نہٕ پانس نش کینٛہہ۔ ییٚلہ تمو وُچھ کُس تانی اتھ رلأوِتھ اونٛجو ستی مستس کنگنی کران تمو پھٹٕرا و کنگنی۔ بیٚیہ وِزِ وُچھکھ کُس تانی اتھہٕ زٕ رلأوِتھ ترٛیش چوان تہٕ یہ وُچھتھ پھٹٕر ووٚکھ پیالہٕ تہٕ گٔڈری فقر۔

آنحضوٚرؐ جناب سرورِ نازنین یمن روئے زمیچہ سارے کوٹھٕ آیہ عنایت کرنہٕ۔ ارشاد گوکھ پٔنٛن جسد ناز صلعم مہ تراویو زیادٕ مختس منٛز۔ بلکہ گرِوھِ خزانن ہُند استعمال۔ بیٚیہِ گروآرایش تختیار۔ مگر یمو کوٚر بارگاہِ الٰہی لیس منٛز عرض کہ اے رب مےٚ چھنہٕ امیک حاجت، مےٚ چھِ خاہش کہ اکہِ دوہہ کھیمہِ یڈ بٔرِتھ غذاتہٕ زٕ دوہ روزٕ ہافاقے۔

بیٚیہِ پٔریو کتاب بنام تہِ بحوالہ کشف المحجوب

ا۔ حضرت ذوالنون مصریؒ چھ فرماوان:

الصوامی اذا انطق بان نطقه عن الحقایق وان سکت نطقت عند الحوارح بصلح العلایق.

صوفی چھُ نہ زِ ییٚلہِ نہ کتھ (کلام) کرِ أمی سُند بیان گژھ أمی ہنٛدِ حالہٕ کِس برٛزٕس مطابق آسُن۔ مطلب یہ کہِ نہ چھنہٕ ترٛژھ کانٛہہ کتھ

کران، یمس نہٕ أمس سٕنٛز بذاتہٕ موجود آسِہ ۔ ییٚلہ ژھوپہ کرأمی سُند معاملہ تہٕ سلوک گژھِ امسُند حال ظاہر کرُن ۔ ہر فعل گژھِ فقرآسُن ۔

حضرت جنید بغدادی چھُ فرماوان ۔

التصوف لفت اقیم الصد فیه قل لغت للعبد ام للحق فقال لغت الحق حقیقت و نعت العبد رسم ۔

تصوف چھُ یتھ رٕژھرِتھ ۔ یتھ منٛز بندٕ چھُ آمُت قائیم کرنہِ ۔ کُمی تانی پرٛژھہس، یہِ چھا صفت حق یا صفت بندٕ تورٕ دیُت ہس جواب ۔ اصِ حقیقت چھےٚ صفت حق ۔ أمی سٕنٛز حقیقت چھِ زِ بندگی ہنٛز صفت گژھن فنا گژھنٕ ۔ صفت بندگی فنا گوٚو حقس سٟتی صفت بقابٕنٛن ۔ یہِ چھُ صفتِ حق أمی سٕنٛز ظاہری رسم وحالت چھےٚ بندگی منٛز تھکہٕ روٗس عمل وعبادت ومجاہدات شرط تھاوان ۔ صفحہ ۱۷، سطر ۱

مسلسل عبادات چھِ بندہ سُند صفت ۔ وونی ییٚلہِ دویمبن زانہٕ نس منٛز چھوٚ پرٛژھان وُچھن تہٕ یتھِ پأٹھی سمجھو توحیدچ حقیقت ہیکِہ نہٕ کانٛسہ بندس منٛز صفت الٰہی دٕرس ٹھہرأوِتھ ۔ امہِ موجوٗب زِ بندہ سٕند بن صفاتن منٛز چھنہٕ پایداری ممکن ۔ صفت خلق چھنہٕ رسم ظاہری بغأر بیٚیہ کینٛہہ ۔ تکیازِ خلقن ہند بن صفاتن منٛز چھنہٕ بقاء (لازوالی) بلکہ چھُ یہِ بہٕ اصل ربہٕ سُندٕ ے فضل (یا نے طاقت) لہٰذا چھُ تِہنٛدٮ۪ن صفاتن ہنٛز نزدیکی، آسن ربس سٟتی منسلک ۔ (صفات کی حقیقت کے حق ساتھ ہوگی)

امیٚک مفہوم مجھو یتھ پأٹھی کہٕ حق تعالیٰ ہُن چھ بندس روزٕ تھاوٕنک حکم

تھوومُت ، روزٕ تھاونس ہِتی چھ بندس روز داروِنان یِم چھِ ظاہری رسمہٕ مطابق بندٕ ہنٛدی صفت مگر روزٕ حقیقتہٕ چھِن نظرن منٛز حق تعالیٰ ہس ہِتی۔ چنانچہ خدائے کریمن چھ اسہِ ٹاٹھس پیغمبر ہنٛدِ ذٔسی (ذریعہ) خبر دِژمٕژ کہ

الصوم لی وانا اجزی بہٖ۔

یانے روزٕ چھےٚ میانہِ باپتھ تہٕ بہٕ دِمہٕ امیٚک جزاتہِ۔ مطلب چھُ یہ زِ "روزٕ چھےٚ میانہِ حکمہٕ کنٛی"۔

یہ کینٛژھا تمی ہنٛدِ کارصفاتہِ منٛز آسہِ تہٕ چھےٚ تمی ہنٛز ملکیت۔ لیکن تمام عباداتن تہٕ چیزن چھِ بندہ ہنٛز نیت بہ نیت بہ طریق مجازنہٕ زِ حقیقت۔

حضرت ابوالحسن نوریؒ چھ فرماوان

التصوف ترک کل حظ للتسفین۔

تصوف چھُ تمام نفسانی لذاتن تہٕ مپھرن نش دستبردار گژھن۔ (صفحہ اے پیرا ، ۱) اتھ چھِ زٕ قسم اکھ رسم مجاز ، دویم حقیقت۔ امیٚک نچوڑ چھُ یہ زِ بندن اگر نفسانی لذات ترأوِتی چھِ تیٚلہ چھُ سُہ ترک لذاتہِ اکھ لذت یتھ رسم مجاز وِنان چھِ۔ اگر اُمی پتہِ چھُ تروومُت تیٚلہ چھِ اَتھ فنائے لذت وحظ دپان ، امہِ درجُک تعلق چھُ حقیقتس تہِ مشاہدس ہِتی۔ لہٰذا ترکِ حظ ولذت چھُ بندٕ سُنٛد کردار تہٕ فنائے حظ ولذت ربہٕ سُند کردار۔ لہٰذا بندہ ہنٛدِس فأصلس چھِ رسم مجازتہٕ حقہٕ ہنٛدِس فأصلس چھِ حقیقت وِنان۔ امہٕ کلامہٕ ہِتی چھُ گوڈنیُک کلام یانے حضرت جنید بغدادی سُنٛد کلام رٕتی پأٹھی واضح گژھان۔

حضرت ابوالحسن نوریؒ چھ فرماوان۔

الصوفیة هم الذین صفت اراحهم فصاروافی الصف الاول بین ید الحق۔

صوفیاے کرامن ہنز جماعت چھ سو، یہنز زندگی بشری کدورتہٕ نش آزاد آسہِ تہٕ آفات نفسیاتہٕ نش پاک گژھتھ طمعہو تہٕ ارمانو نش لاپروا آسہِ۔ تم یوٗ دوے اُسن گمتی یوت تانیتھ تہِ زِ خدایہ ہندِس بلند درجس منز آسن گوڈنکس صفس منز آرام سان (درآرام) تہٕ خدایس رٕوس آسن سارے نش بوٗٹھ کھٹتی ہتی ۔ صفحہ نمبر ۱۷ آخری سطر۔

Who have left whole words material and hidden in the existence of Allah.

یم چھ ییٚتہِ فرماوان: **الصوفی لا یملک ولا یملک۔**

صوفی گوٚسہ یُس ہندِس قبضس منز آسنہِ کہینی نہ آسہِ پانہٕ کانٛسہ ہندِس قبضس منز۔

یہ عبارت چھ عین فنا ہیچ ، فانٔی صفت نہٕ چھ ماٗلِک آسُن نہ مملوک۔ تکیازِ مُلک (ملک) آسُن چھ موجوداتس پیٹھ وجود آسُن ۔ امہِ کلامُک مطلب چھ یِ زِ صوفی نہٕ چھ دُنیاوی ساز وسامانک نہٕ آخری زیب وزینتہٕ منز کُنہِ چیزُک مالک آسن، تکیازِ سُہ چھ پانہٕ تہِ کانٛسہ ہندِس ملکیتس منز آسان۔ نہٕ چھ پننہِ نفسکہ حکمُک پابند آسن۔ امہِ موجوب کہ غار ہنزِ خاہشہ تہٕ یرادِ کہ پیٹھاولی ہتی چھ تمو آسان پان وبگلو ومُت ۔ حتیٰ کہ غار

ہنٛزِ بندگی ہنٛدِ طمع نش تہٕ چھُ سُہ آسان فنا گوٚمت۔ یہ کلام مبارک چھ کریوٚٹھ تہٕ تہٕ لطیف تہٕ۔ اتھ منٛزٕ لس چھ صوفین ہنٛز جماعت ''فنائے کل'' دٕپتھ تعبیر کران اٚمس کرو یہٕ ہنٛد بن غلط مقاماتن ہنٛز نشاندہی ییٚتی کتابہٕ منٛز۔ انشاءاللہ۔(See book Kashf-ul- Mehjoob)

تکیازِ معاملاتن تہٕ افعالن منٛز چھُ رسمِ مجازُک دخل۔ تہٕ اچ حقیقت چھ خالصتاً حق تعالیٰ ہس ییٚتی۔ ییٚلہِ زن تصوف چھُ لؤکوٚ نش دور روزٕنُک ناو۔ تہٕ امہِ خاطرٕ چھُنہٕ رسم مجازُک دخل ممکن۔

۴۔ حضرت ابوعمرو دمشقیؒ چھ فرماوان: التصوف روية الكون بعين النقص بل غض الطرف عن الكون۔

دُنیاہس نقص تہٕ عیب چونظرٕ وُچھن بلکہ دنیاہس نِش بُتھ پھِرٕنُک ناو چھُ تصوف۔ مطلب چھُ یہ زِ دنیاہس وُچھو عیبہٕ تہٕ نقصہ چونظرو۔ تکیازِ یہ دٕلیل چھےٚ صفت بقاہچ۔ بلکہ کٔرِو دنیاہس نش اٚچھ بند۔ تکیازِ یہ چھِ صفت فناہچ دٕلیل۔ امہِ کِنی ییٚلہ کایناتس پیٹھ نظر آسہِ۔ تہٕ نظر ہنٛدِ حدٕ پتہٕ گوژھِ نظرِ ہُنٛد مٔنزل تہٕ ختم دنیاہس نش، اٚچھ بند کرنس منٛز چھُ ربانی بصرٕچ بقاء یانے خدایہ ہنٛدِ پزٕ بزٕ ناونکہِ گاشکٕ بقاء...... (دائمی پایداری) یانے یُس شخص پانس نش ناپینا ''اوٚن'' گوٚو سُہ ہیٚکہِ حقس وُچھتھ تکیازِ ہستی ہُنٛد ژھارن وول تہٕ چھُ طالبے آسان۔ اٚمی ہنٛز کام تہٕ چھِ اٚمی ہے گٕن گرٕژھان۔ یوٚ تانیتھ زِ پننہِ ہٚستی نش نبر نیرنس تہٕ چھُنہٕ سُہ کانٛہہ وَتھ لبان۔ (نظر گرٕژھان)۔

الغرض اکھ چھُ سہٕ آسان یُس پانس تہٕ وچھان چھُ مگر تِمس چھ ناقص نظر یوان۔ دوٚیم چھُ سُہ یُس پانس کُن نظر چھُ بند کران تہٕ اتھ چھُنہٕ ہبکان وُچھتھ۔ تہٕ سہٕ شخص یُس پانس وچھان چھُ اگر چہ پانس منٛز اُمس نقص تہٕ عیب نظرِ گژھان چھُ۔ مگر یہوے نظارٕ چھُ اکھ پردٕ۔ سہٕ تہٕ وُچھان چھُ سہٕ چھُ نظرِ منٛز روپوش (در پردہ) کھٹِتھ روزان تہٕ یُس پننہِ ہُستی وُچھاَنی چھُنہٕ سہٕ چھُنہٕ نابینائی منٛز پردن وٗلِتھ روزان یانے بظاہر گاش نہٕ اسِتھ زانہٕ نس منٛز چھُنہٕ تی آسان۔ اصلی پزٕ زانُن تہٕ عاَرفن نزدیک چھُ یہ مفہوم (کلی مراد) اصلی طاقت۔ مگر یہ قیام ٹھہراوُ چھُنہ امیُک شرح ''بعداز سوچ وادراک معاملہ''۔ (رجیدہ)

۵۔ حضرت ابوبکر شبلیؒ چھِ فرماوان:

التصوف شرک لانهٗ صیانة ایقلب عن رویة الغیر ولا غیر۔

تصوفس منٛز چھ شرک امہ کنہٕ گژھ دل غاَرٕ سندِ (رویت) نظارٕ نِش بچاوُن۔ حالانکہ غاَر آسُنگ چھُنہٕ کانٛہہ وجودٕے۔ مطلب چھُ یہ زِ توحیدٕکس اثباتس منٛز چھُ غاَرٕ سُند روایت شرک (روایت مطلب دیدار نظارہ) یِیلہ تہٕ دلس منٛز غاَرٕ سنٛز کانٛہہ قدر و قیمت آسہِ تیلہِ آسہِ غاَرٕ سنٛزِ ذکرِ نِش دِل بچاوُن محال وُمشکل۔

۶۔ حضرت حصریؒ چھ فرماوان۔

التصوف صفاء السرهن کدورة المخالفه

دل مخالفتکہ کدُورتہٕ نِش پاک و صاف تھاونُک ناو چھُ تصوف۔

مطلب چھُ یہِ کہ بأطن تھأویو حق تعالیٰ سٕنزِ ہ مخالفتہٕ نِش دورتہٕ محفوظ تکیاز ِ دوستی چھ موافقتُک ناو (اکھ اَکس ہیو) تہٕ موافقت چھ مخالفتچ ضد۔ دوستس چھُ لازم زِ سارےہ دنیاہس منز گرِو دوستہٕ ہنٛدبن حکمن حفاظت ییٚلہ مطلوب تہٕ مرادآسہِ اکٕے تہٕ تیٚلہ چھنہ مخالفتچ کانٛہہ گنجأیش۔

۷۔اخلاق۔حضرت محمد بن علی بن امام حسینؓ، بن علی مرتضیٰؓ چھ فرماوان:

التصوف خلق ذاد علیک فی التصوف۔

پاکیزہ اخلاقن ہُند ناو چھ تصوف۔ یمس ییتاہ پاکیزٕ اخلاق آسن تیوٗتاہ زیادہ آسہ سُہ صوفی۔ پاکیزہ اخلاقن چھِ زٕ قسم۔ اکھ حق تعالیٰ ہس سٟتی تہٕ دویم خلقن سٟتی۔حق تعالیٰ ہس سٟتی نیک خوئی چھُ یہِ زِ أمی ہنٛدِس قضاو قدرس پٮ۪ٹھ رأضی روزُن تہٕ خلقن سٟتی نیک خوئی چھُ یہ زِ حق تعالیٰ ہنٛدِ تہٕ مخلوق کس وٕ تھنس بیہنس امیٚک بار برداش کرُن، یم دوشوے قسم چھِ طالبس کُنٕے رجوع تھاون (کردار ادائی) تکیاز ِ حقہ ہنٛدِ صفتن ہنٛز بے نیأزی یانے سُہ چھُ طالب سٕنزِ ناراضگی تہٕ رضا آسنس منز لاپروا۔یم دوشوے چھِ وصف دیدار یانظار توحیدس سٟتی جُڑتھ۔

۷۔حضرت ابومحمد قرقشؒ چھ فرماوان زِ:

الصوفی لا یسبق همتد خطوته البتة۔

یانے صوفی گوٚسُہ زِ أمی سُند باطن گژھِ أمی ہنٛدبن قدمن برابر آسُن۔مطلب چھُ یہ زِدل گژھِ مکمل طور حاضرروزُن۔

یانے دل گژھِ تتہِ آسُن۔ییٚتیتھ قدم آسہِ، تہٕ قدم گژھ تتہِ آسُن ییٚتہِ

دِل آسہٕ ،اکھ قول چھُ بیٚیہ زِ قدم گڑھِتہٕ آسُن ییتہٕ قول آسہٕ ۔ یہٕ چھُ حاضر آسنٕچ نشانی غاَر حاضری روٗس۔ اتھ برخلاف چھِ کینٛہہ لۆکھ یِتہٕ ونان زِ خودی نش غاَب گڑھتھ (خودی ترٛاوِتھ خداژھارُن) حقس ستیٚ روزُن۔ حقس ستیٚ ظاہر موجود آستھ خودی ستیٚ نزدیک روزُن۔ یہٕ چھُ دون جمع ہنٛز جمعچ ہنٛز قبیلہ عبارت۔ تکیازِ ییمہٕ وزِ بذات خود یانے خود بخود دیدار سپدِ تہٕ خودی نش روزنہٕ غیبت (غیب آسُن)۔ یِیلہٕ تصور نظارہ (روایت) ووتھِ تہٕ حضوری بنہٕ غیبتہٕ روٗس ،امہٕ معنی ہُنٛد تعلق چھُ۔

۸۔ حضرت شبلیؒ ہٕندِ امہٕ قولہٕ ستیٚ یوان:

الصوفی یدی فی الدار من مع اللّٰہ غیر اللّٰہ۔

صوفی گوٚسہٕ یُس دون جہانَن منٛز سوائے خداوٕ چھنہٕ کینٛہہ تکیازِ بندہ ہنٛز پۆرٕ ہستی چھےٚ غاَر (وویر) یِیلہٕ نہٕ سہٕ غاَرس وُچھِ تہٕ پانس تہٕ وُچھنہٕ۔ پننہٕ نہٕ آسنہٕ تہٕ نہٕ آسنہٕ نش گڑھِ پورہ پاٹھۍ فارغ۔

۹۔ حضرت حضریؒ چھ فرماوان: (صفحہ نمبر ۵۷ کشف المحجوب)

الصوفی لا یوجد بعد عدہ و لا یعدم بعد وجودہ۔

صوفی معدوم (رحالت دنیاہ نش لاطمع) گڑھنہٕ پتہٕ چھنہٕ ہستی ہُنٛد طمع کران۔ تہٕ موجود گڑھنہٕ پتہٕ چھنہٕ معدوم گڑھنٕچ خاہش کران۔ مطلب چھُ یہٕ زِ یہٕ کینٛژھا سہٕ لبان چھُ سہٕ چھنہٕ گنہٕ حالتس منٛز راوٕ راوان یہٕ تٔمس راوان چھُ تہٕ چھنہٕ گنہٕ حالتس منٛز حاصل کرنٕچ کوشش کران۔ امیُک دویم معنی چھُ یہٕ کہ اَمِ سُند حاصل (یافت) چھنہٕ گنہٕ پاٹھۍ لاحاصل گڑھان

تہٕ أمی سُند نایافت چھُنہٕ کُنہِ پأٹھی حأصل بنان۔ تا کہ اثبات بے نفی تہٕ نفی بغیر اثبات گژھِ۔

امہِ کلامُک مقصد چھُ یہ زِ صوفی سنٛز بشریت کُلی طور فنا (ختم) گژھتھ، أمی سُند جسمانی گواہ (اعضاء بدن) گژھن أمِس نِش دوران۔ یِم أمی سنٛز نسبت (تعلق) گژھنی سارِوے نِش منقطع (الگ) تا کہ بشری راز گژھنہِ کأنسہ ہِندِس حقس منٛز ظاہر۔ یوتانیتھ زِ یہ فرق گژھِ پننہِ نِس عینِس (اصلس) منٛز جمع گژھتھ لبہِ پانس منٛز ٹھہراوٕ۔ (اپنے آپ قیام پا جائیں)۔ یہ صورت حال چھ دون نبین منٛز ظاہر گمژ۔ اکھ حضرت موسیٰؑ، یِہندِس وجوٗدس اوس نہٕ عدم یانے (سورُے حأضر)۔ یوتانی زِ تِمو دعا کوٚر:

رب الشرح لی صدری و یسرلی امری

میانہِ ربا مےٚ کر شرح صدر (قلب وسیع) عطا تہٕ میون معاملہٕ کر مےٚ پٔتھ آسان۔

دویم ذاتِ مبارک أسی سأنی رسوٗلِ محترم ﷺ یِہندِس عدمس منٛز اوس نہٕ وجودے۔ یتھ پأٹھی تِمن ارشاد سپُد:

الم نشرح لک صدرک۔

کیا اسہِ کوٚر نا تُہندِ خأطرٕ شرح صدر۔ أکِس نبین کوٚر آرایش یانے زیب و زینتہٕ تہٕ مزینہ حأصل گژھنہٕ موجوٗب ربس درخاس۔ مگر دویمن دِتُن، زیب و زینت پانے یِمُن نہٕ دُعا اوس کوٚرمُت۔

۱۰۔ حضرت علی بن بندار صیر فی نیشاپوریؒ چھ فرماوان:

التصوف اسقاط الرویه للحق ظاهرا و باطنا۔

تصوف چھُ یہ کہ صوفی ؤچھنہٕ پننہِ نس ظاہری و باطنس منز حق کہ موجوب پانس کُن یا نے پننِ لاگ تھاونہِ پانس کُن۔ چنانچہ یێلہِ تہِ ظاہرس پێٹھ نظر تراوِو تہٕ ظاہرس منز لبُو نشانِ توفیق۔ یێلہِ تہِ وارِ سٔنو تہٕ ظاہری معاملات ؤچھو توفیق حقہ کس مقابلس منز تہٕ مچھِ ہنز پکھ برابر دِیو نہٕ کانٛہہ وزن (بار) تہٕ ظاہر وچھُن ترٲوِو۔ یێلہِ وارِ غور کرِو تہٕ باطنی معاملاتن ؤچھو تائید حق کس پہلوس منز تہٕ دِیو ذرا بھر کانٛہہ وزن۔ لہٰذا باطن ؤچھن تہِ ترٲوِو تہٕ کریو پۆر پۆر حقُک مشاہدٕ۔ یێلہِ حقُک مشاہدہ کرِو نہٕ پنُن پان تہِ ہیکو نہٕ ؤچھتھ۔

۱۱۔ حضرت عمر بن احمد مقریؒ چھ فرماوان:

التصوف استقامۂ الاحوال مع الحق۔ (ص،۴۷،ک،م)

حق تعالیٰ ہس سٟتؠ احوالن ہنز پایدآری ہُند ناو چھُ تصوف۔ مطلب چھُ یہ زِ صوفی لۆکھ بدلن نہ کُنہ تہِ حالس منز نہ گژھن کُنہِ غلط وتہِ کُن مبتلا۔ امہِ کِنۍ زِ یمٕ سُند دل گردشِ احوالہ نِش محفوظ آسہ، یِم چھنہٕ درجہ استقامتہِ (مضبوطی پایداری) پێٹھ وٕسۍ پیوان۔ نہ چھُ یِہ حق تعالیٰ ہس نِش دور روزان۔ اعادہ

گوڈٕ صفحہ کہ تحریری

جناب قوشنجہ سٕندِ گوڈٕ صفحس پێٹھ لیکھی متین ارشاداتن ہُند کینٛہہ

نصائح ۔ پُروٚنیہٕ ۔ تصوف کٮ۪ن معاملاتن بحوالہ معانی وحقایق یم تہٕ اظہار بیانات طریقت کیو مشایخو کٔری ہٮ۪تی چھِ یم ذکر منز اٚئی ہٮ۪تی چھِ ارشادات طالبن ہٕندِ حق ژھارنچہ رہنمائی منز کاٗفی ۔ مگر یم تصوفکی منکر چھِ یمن نِش کٔری تو دریافت زِ تصوف کہ انکار کرنہٕ منز کیاہ چھُ تہُند مُراد ۔ اگر محض امہِ کِس ناوس چھُ انکار تہِ اتھ منز چھُنہٕ کانٛہہ حرجہ یا ضد ۔ مگر یِتھ پاٹھی امہِ کہ معنے تہٕ حقایقہ نِشہ انکار کرُن چھُنہٕ لازم بنان ۔

تمہِ پتہٕ تہِ اگر تہٕہی امیُک معانی تہٕ حقیقتہٕ نِش انکار چھُ تہٕ یہِ انکار چھُ تیٚلہِ کُل شریعت اسلامُک انکار بنان ۔ یُتے یوت نہ بلکہ چھُ یہ حضور اکرم ﷺ ہٕندین اخلاقِ حمیدن تہٕ مجموعہ خصایلن تہٕ اسوہ حسنس تہِ ونہٕ پتہٕ وول انکار بنان ۔ تہٕ امہِ انکارٕ پتہٕ چھُ پوٚرٕ دین ریاکاری بنان ۔ بہٕ چھُس دعا کران کہ اللہ تعالیٰ بناوِن توہہِ یُتھ فرمانبردار تہٕ نیک یِتھ پاٹھی تمٕی پننہٕ دوست بناوی ہٮ۪تی چھِ ۔

بہٕ چھُس وصیت کران ۔ کہ خدا ہٕندین دوستن ، وٚلین تہٕ حق ژھارن والین صوفین ہٮ۪تی تھاٚویو حق وانصاف زیرِ نظر ۔ دعویٰ گژھن کم کرٕنی تہٕ اہل اللہ ہن ہٮ۪تی تھاٚوِو اعتقاد و باللہ توفیق ۔

☆☆☆

یہِ کتاب پرٕ ی متمن باپتھ

یہ ساٗری کتاب یوس موجودزمانچو لیچھ مژ وکتابو مژ نادر دستاویز بحوالہ پزر بہ مشاہد مذاہب تہٕ خصوصاً جناب علامہ مودودی صاٗبنس اٗکس خاص الخاص موضوعس پیٹھ یمہِ کنٕز مسلمانن پانہٕ واٗنی حدِ آخرس تانی اختلاف روزان آمت چھُ ۔ چھُ فکرِ مژ لنہٕ نس لایق ۔ توحید تہٕ اچھ زان یا تعلیم خود مسلمانن تان نہٕ واتنہٕ کنٕز زیادٕ تفرقہ پاٗدٕ سپدان آمت ۔ عالم اسلامس مژ چھُ امہِ کھوتہٕ زیادٕ لوے خوے بنیہِ تہِ اٗکس موضوعس کُن یانے تصوفس ستی رودمُت ۔ تعلیم اصل اسلام دستور دیُن یانے نظام خلافت و امامت برروئے زمین تہ امیک خاٗلق تہٕ کُل خاٗلق پر بزناوچ راہ عمل یُس ہر توحید زانن واٗلی ہندِ ایمانی قوت بنان چھُ، چھُ تصوف ۔ یوٚ دوے یہِ فکر تہٕ سوچس مژ نہٕ ییٚنہٕ موجوٚب گوٚس تہٕ کنہِ ہاپٕنبن ہش عمل گمٕو چھٕنے تہٕ یوٚ دوے یتھ ریاستس مژ زیوٚ کلف تہٕ دیدن ذہنی پسپائی تہٕ پرانن ہٹٕ لوٗم بُک چھُ گوٗمت ۔ مگر یتھ عنوانس توحیدس تحت تشریحاتن تہِ امہِ کین جوابی تھزرن بہ ذات خود ترجمہ کار جناب رجیدہ صاٗب تہِ حصہ نوان چھےٗ مگر

امیُک بوٚڈ حصہ دار چھُ علامہ مودودی تہٕ جناب داتا گنج بخشؒ۔ یمٕنٛز لیچھمٕژ کتابہٕ دقیق تہٕ سخ اردوٕ ہس منٛز موجود چھےٚ۔ کأشرٕ زبأنی منٛز چھ یہ امہٕ قسمچ گوڈنچ ڈألی تہٕ اتھ زبأنی منٛز یہ لیکھنس زِ توحید تہٕ تصوف مہ گرِو الگ الگ۔ یوٚ دوے یتھ کتابہِ منٛز عالمکو بزرگو حضراتو پننہ پننہِ علمی تہٕ بصیرتی مشاہداتو ستی فکرِ تہٕ سوچ بیدار کرنس منٛز کانٛہہ بخُل چھنہٕ کوٚرمُت۔ توٚتہٕ پزٕ ہر مسلمانس بحیثیت مسلمان پننہِ نس روزی کماونس ستی یہ ملوٚ ازٕک سبق دیُن تہٕ رزقس حلال کرنٕک حصہ بنأوِتھ، حکم انسانیت تہٕ آفاقی دستور پٕنُن لایحہ عمل بناوُن۔ سارٕوے کھوتہٕ یہ زانُن کہ توحید چھُ لا الٰہ الا اللہ مگر یم شےٚ حرف چھ آدمہ ہٕند پیٚٹھے ہر کانٛہہ تہِ مذہب پالن وول نکھ والان۔ مگر مولود اسلام چھُ صرف محمد رسول اللہ ﷺ تہٕ سید البشر ﷺ انسان تہٕ ملک تہٕ وجودِ وعکس نورِ احدتہِ درجلال و جمال۔ یہ پزٕ رہیکو نہٕ مشرتھ یا سہل زأنِتھ کہ دستور دین کتاب وسنتس بمطابق پیراونک مخلصانہٕ اقدام کوشش تہٕ خدمت نظرہ تل اأنتھ چھُ مولانا مودودی نظام شریعت انسانی تہٕ خصوصاً مسلمانی۔ یتھ دنیاہکس اسلامیاتس تمہِ عنوانہٕ درتحریک پیش کوٚرمُت، یمہِ موجوب خدایس یہ دستور سوزنٕک ضرورت پیوٚمُت چھُ تہٕ اتھ مسلم زندگی ناوتھوومُت چھُن۔

امہِ جسمٕک زوٗزبتہٕ یتھ اصحاب صُفہ بنیاد بنان چھ تہٕ قربت خدا حاصل کرنہٕ خأطرٕ یم علمیات مشقت ومجاہدات پکہٕ ذرایعو ہیچھناونہٕ آمتۍ چھِ۔ یتھ مجموعی ناو تصوف ٹھہریومُت چھ۔ یتھ پأٹھی یم دوشوے محرکات

جسم تہٕ جان توحید تہٕ تصوف بنان چھُ ہیکہٕ نہٕ اتھ کانٛہہ پٔز یور مسلمان منکر گژھتھ یانٔے جہاد اکبر کہ طاقتہٕ یزدانی ستی زینت خلافت بحال انن۔ مثالہ پأٹھی فتح مکہ خأطرٕ جسمٕک مضبوط یا مسلح یا اور دور آسُن تہٕ اتھ منز طاقتِ ایمانی روچ پایداری تہٕ جذبہ یزدانی حاصل آسٕنی چھ یم ژھمب یانٔے توحید تہٕ تصوف علامہ صأبن نظام شریعتس دربر دنہٕ خأطرٕ پننی زندگی وقف کرٕ منز چھ۔ تہٕ اتھ گلستان روحانتیس بعد حأصل خلافت لأزمی بجا انہٕ خأطرٕ ازلہ پیٹھ صالحین، سالکین، قانتین، مشأئخن، فقراء، اولیاءاللہ یتھ دنیاہس منز پروردگارن أنی متی چھ یم چھ تم پننی خدایی بہ ظہور ہاونہٕ موجوب درمخلوق سوزٕ متی۔ تہٕ یہندِ ڈٔسی یہ کینٛہہ خدمتِ دین سپد مُت چھُ تتھ چھُ کینٛہہ ظاہری علم کم تہٕ عملی کردار زیادٕ۔ یانٔے علم لدنی، علم ولایت، کشف وکرامت، بیترٕ بیترٕ۔ تمن چھُ عطاء آمُت کرنہٕ تہٕ یمن سارنٕے بزرگانِ خدایس پیٹھ آنحضورن ﷺ ہنز خوشنودی ایمان باللہ رودمُت چھ۔

بڈٕ تہٕ بنیادی کتھ چھ یہ زِ صوفی تہٕ صوفیت گژھنہٕ شعبہ بے حرکت و بے حبس، بزدلی، مستانہ پن، گبون، نژُن، بانڈہ تہٕ مسخری، بھنگ و چرس، غلامی ہُند زوالانہ بنہٕ یُن دِنہٕ۔ امن تہٕ اقتصادی ترقی ژھارنہٕ خأطرٕ سگ دنیا بُنتھ دین اسلامہ خأطرٕ یزیدیت سگہ ناونہٕ ین۔ زأنو دین گژھنہٕ تصوفچہ ژادرِ منز روپوش یُن کرنہٕ۔ یہ زن یتھ ریاستس بُنتھ آمُت چھ۔

یہ تہٕ چھنہٕ مشُ ڈُن زِ صوفیانہ زندگی اکھ طاقت یزدانی سمجھتھ دینی

اصولات زندگی ہندبن شعبہ جاتن پیٹھ سرس أنتھ عملاون۔ نُصرت خلافت زُوٕ کھوتہٕ مقدم زانُن۔

وومید چھ زِ توہہِ ترِ فکرِ تہٕ فرقہ بندی مُشر راۓ وِوتیچ بروٹھمو زمانو کھوتہٕ یتھ وقتِ دجالس منز سبٹھاہ اہم ضرورت چھِ۔

خداۓ ذوالجلال دِین پاپن شاف تہٕ گرِن پننہِ انسانی تہٕ اسلامی دینگ ہدایت۔آمین۔

کل عالم ہنزٕ امن وسلامتی تہٕ پزٕرچ روزن جاۓ۔

☆☆☆

حقیقی تجزیہ

(توحید و تصوف کی کتاب سے)

علامہ مودودی صاحب کی وضاحت تصوف کا نچوڑ

کتاب و سنت کو بر سر زمین کے اکثریتی مسلم ریاستوں پر لاگو کرنے کی علمداری کا دستور، آخری دین اسلام ہے۔ اس دستور کے بغیر کسی کی حاکمیت یا بشری قانون سے معاشرہ تعمیر کرنا خداوند کی اعلانیہ بغاوت ہے۔ اس لیے سید البشرؐ جناب پیغمبر کی اطاعت، اطاعتِ رب ہے۔ اس میں تردید و ترمیم کسی کی مجال نہیں اور یہی شریعت جو مسلمانوں کے پاس قرآن و حدیث کی صورت میں موجود ہے۔ اسی کے مطابق مملکت قائم کرنے کے لیے علامہ مودودی نے حتی المقدور علمی کمالات سے اپنی پوری زندگی وقف کرنے کی توفیق پا کر دین عہدہ خلافت سے جڑوانے کی سعی کی ہے۔ اس کے نظریہ کے مطابق تصوف کی اصطلاحیں یوں تسلیم کیے جائیں یعنی پیرو مرشد کے بجائے امیر و مامور خلیفہ کے بجائے ''نائب''، ''بعیت'' کے بجائے اطاعت امر خانقاہ کے بجائے تربیت گاہ۔ سلسلہ میں داخل

ہونے کے بجائے تحریک کا ساتھ دینے اور جماعت میں شامل ہونیا مراقبہ کے بجائے تفکر وتدبر، مجاہدوں اور ریاضوں کے بجائے جہد و جہد، قربانی اور جانفشانی وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں، راہِ سلوک کے راہوں کو تکمیل مقامات کی رو سے مختلف نام دینے کے بجائے رکن، ۱، ۲، ۳ کہتے متوکلین علی اللہ کو ہمہ وقتی کارکن ...... عہد نبوی عہد صحابہ، عہد تابعین بلکہ خود دورِ اول کے صوفیاء کے یہاں بھی اس زبان ۔ ان الفاظ ان اصطلاحات کا نام ونشان تک نہیں ملتا۔

(صفحہ نمبر ۱۶۰ تا ۱۶۱) ریکارس از تحریرات مولانا مصنف مودودی اور تصوف از شیخ احمد ناندیڑ (دکن)۔

جناب داتا گنج بخشؒ کے تتاب صفحہ نمبر ۱۱ پر اس طرح ماخذ تحریر و تواریخ ہے۔ جناب پیغمبر اسلام آخر الزمانؐ نے مسجد نبوی کے قریب ایک چبوترہ صفحہ تعمیر کروایا تھا اور اُن کے لیے جاء پناہ دی جنہوں نے ترکِ دنیا برائے اذکر اللہ کیا۔ یہیں سے انہیں صحابہ صفہ کہلایا جانے لگا۔ یہ غریب و نادار محض اللہ اور رسولؐ کی محبت میں مکہ سے اپنا گھر بار چھوڑ کر دیارِ رسولؐ میں آ گئے ۔ یہی حضرات دورِ اول یا دورِ رسالت خلافت راشدہ کے ارباب تصوف ہیں، تصوف کا دوسرا دور تابعین کا دور رہا، ایک سو سال تک چھایا رہا یعنی ۴۴ ہجری سے ۱۵۰ ہجری تک اس دور کے دو صوفی حضرت بصریؒ اور حضرت اویس قرنیؒ دورِ رسالت میں بہ حیات تھے۔ دورِ تبع تابعین ۱۵۱ ہجری سے مطابق ۷۶۸ عیسوی سے ۳۵۰ ہجری مطابق ۹۶۱ عیسوی تک

متعین کیا گیا۔ زھاد، عباد اور ساک حضرات کو صوفی کے لقب سے یاد کیا جانے لگا۔ جونہی اور جب سے پہلے استعمال (صوفی) ابوالہاشمؒ المتوفی ۱۵۱ ہجری مطابق ۷۶۸ عیسوی سے ہوا۔ دنیائے تصوف میں سب سے پہلے صوفی سے مخاطب کیے گئے۔ اس طرح دورِ متاخرین میں مولانا جلال الدین رومی گنے جاتے ہیں (تا صفحہ ۱۴ کشف المحجوب)

آپ سب علمی تحقیق کے بناء ہی محترم علامہ صاحب اور داتا گنج بخشؒ کے تواریخی سندات مدنظر رکھتے ہوئے دور تصوف کے ابتداء اور حقیقی تصین میں حق بجانب بنیں اور اس شعبہ علمیات میں ضدی اَنا سے دور رہیں۔ دوسری بڑی اور اہم بات بلکہ خدارسائی کا دینی معاملہ وامورات جنہیں بنظریہ علامہ دینی معاشرہ حاصل کرنے میں مذکورہ اصلاحیں اور اصطلاحین کے بجائے تسلیم کر کے عملائی جائیں، اہل صوفیاء کو کوئی اعتراض نہ ہوسکتا۔ لیکن ان درجات اور منصبہ کے الفاظ اور اصلاحیں خود بخود علامہ کی وضاحت دورن نیات واعمال کی کارکردگی تصوف کی پہچان میں نمایاں کرتا ہے کہ جناب علامہ بلاکسی شک وشُبہ کے دنیائے تصوف کی عمیق کے کنارے کبھی نہیں گذرے ہیں۔ اس لیے تحریک جمعیت سے گذارش کے سوا اور کوئی مداوا نہیں ہوسکتا کہ وہ توحید اور شرک کے اہم نزاکتی معاملات میں اپنی ازدواجی زندگی کے ادوار مشاہدات کے مطابق دین کے اصولات اتحاد میں بخل سے کام نہ لیں۔ پھر بے درس دیں کے مسلمانان کے ہوتے ہوئے پیشہ اہل معاش کے عالموں کے ساتھ پنجہ کشی

کے مبدل اتحاد المسلمین کا رتبہ پا لینے میں رب العالمین سے دست بدعا ہوکر عینِ دین ثابت ہو جائیں۔

پھر سے ضرورت التماس آگاہی ہے کہ تصوف کے متعلق باہم مسلم حلقے تحریک جماعت سے ان کے وجود ماخذِ عملیات میں مختلف النوع بنیاد ہی نہیں رکھتے بلکہ سرے سے نارسائی والاشرعی معاملہ قرار پایا گیا۔ جس کو اتحاد کے واسطے صبر و برداشت اور عمل وفہم کے بغیر اور کوئی چارہ نہیں۔ امید ہے کہ آپ بھانپ بھی لیں اور جانچ بھی عملائیں۔

رب ہماری توجہ قبول فرمایئے۔ اتحاد ملت نصیبِ مقدر کرے۔ آمین۔

واقف و گواہ

رجیدہ

گذارش بہ قارئین کتاب

محترم قارئین کرام: انسان دوست حضرات اور ہر کسی مسلک سے جڑے مسلمین، اس مخلص کوشش کو دیانت، مخلص اور صبر و تحمل سے بھر پور مطالعہ کریں۔ سال ۲۰۰۹ء میں اس کتاب کو مسکن رجیدہ پر ہی اجراء کیا گیا تھا، لیکن زبان کشمیری کے رسم الخط میں چندنئ ترمیم و ترکیبات کی خامیوں نے اسے بازار میں لانے سے رکوا دیا۔ پھر متفقہ اور من جملہ ادیبان کے مخلص رائے پر اسے محترم ظریف احمد ظریف کی اصلاح کاری میں دیا گیا۔

یہ ایک کٹھن دینی نزاکت سے مناسبت رکھتے ہوئے اصلاحِ رسم الخط گراں قدر وقت کی مصروفیات کا تقاضا ہے۔ جو محترم ظریف صاحب نے انسان دوستی اور اتحاد مسلمین کے جذبہ میں انجام دیا۔

دنیائے علم و عقل اور نظام مصطفویؐ میں خوشنودی اور رسائی رب کی رائیں تلاش اور عمل دین اسلام کا نام ہے۔ اس لیے آپ علامہ مولانا مودودی اور داتا گنج بخش لاہوری کے تحریکی کُتب کے ترجمہ بزبان کشمیری یہ تحریری دستاویز ممکناً پہلی بار پائینگے۔

جب کہ مذکورہ بزرگان کے نوشتہ بیانات سخت اُردو، فارسی اور عربی زبان میں ہیں جنہیں کشمیری میں ترجمہ کرنا عجوبہ سے کم نہیں۔ پھر بھی اس

طرز کاوش کو مصنف نا ملتمنی ہی سمجھتا ہے۔اس لیے آپ مودودی صاحب کی کتاب بنام ''مولانا مودودی اور تصوف'' پھر جناب داتا گنج بخشؒ کی کتاب'' کشف المحجوب'' کا سیر مطالعہ میں رہنمائی کر سکتے ہیں۔ رب ہمتِ دین اور حلال کمائی نصیب کرے۔

نوٹ: اب کے بار ۱۶؍جولائی روز ہجرت آں جنابؒ اس کتاب کو معنون بنام شہید دختر مئی ۲۰۰۴ء کے اجرا کرنے کی سعی بار آور ہوگی۔ انشاءاللہ۔

مصنف و ترجمہ کار

رجیدہ، پیٹھ دیالہ گام

طالبانِ دُعا

(۱) وسیم احمد آہنگر
ولد غلام احمد آہنگر
(۲) مولوی نذیر احمد کنی محلّہ
ساکن کھنموہ، سرینگر کشمیر
(۳) رُمیسا حسن، شوپیان کشمیر
(۴) گل فاروقہ با محمد اشرف
حافظ باغ سرینگر

(۱) سجاد احمد ترالی (زرگر)
(۲) محمد مقبول شاہ ورفعت
نوورہ، عیدگاہ، سرینگر
(۳) ارچنا در دختر ہری کرشن، جموں
(۴) سنیل راز دان، سرینگر

چہ عجب

یا الٰہی عشق اشک چہ عجب
سوختہ سوختم در عشق این غضب

نالیدم صباء و مسا ایں چہ کسب
ازاں پارہ پارہ ام ایں غضب

از جہاں بر افروختم ز نقب
شب و روزم از دست بُردی این غضب

عاجزم از فتنۂ تو پیدا کرد
ایں بحر نا پید ازل ایں غضب

از وجودے ایں سجودے من شہود
در دہر بریاں منم ایں غضب

آرے تو آفرید ایں و آں خدا
طیورے غرض بودے ایں غضب

از لباسے او کہ آمد احمدؐ
خرد منداں ہوشیار داری ایں غضب

از زبانِ رجیدؒ طایر لا الہ
کیت باقی کہ عیارے ایں غضب

☆☆☆

۲۷ رستمبر ۱۹۷۷ء

تصانیف رجیدہ

۱۔مناقب اولیاءاللہ۔(۱) خصوصاً نقشبندیہ،سہروردیہ،فنافی الشیخ

۵جلد،۱۹۸۱ء

کشمیری غزلیات معہ مناقب

☆ نداامتکی آلو“ ☆ ”خوٗنِ جگر چوم“ ☆ ”عشقہٕ بُسَر“

☆ ”آشہِ ہٕتو پوشہ پھٕتی“۔

اُردوغزلیات ”سوزِ جگر“ مجموعہ اُردوغزلیات۔

☆مکمل سوانح فقیر سلطان ۱۹۰۷ء تا ۱۹۹۰ء۔

☆أسی آسی زٕ ے،فنافی الشیخ ۔اسراری تحریرات ۔آنسوں کے شعلے

☆ وجودِشاعری تہٕ تصوف ۔آہ مظلوم کشمیریاں۔☆ توحیدتہ تصوف

حجت علم اور زبانِ روح ۔فقر کی بے رُخی (بعدسُلہ صآب)

مندرجہ بالا میں مناقب کے پانچ جلد چھپ چکے ہیں ،نثر کے پارچے در انتظار طباعت ہیں۔ اجرائی ۱۲ حصے

تمام عاجزو نادم مقتدین سے اپیل ہے کہ اس ادارے اشک ریزی کے بعد ہمیں اس امتحانی تعزیت خانہ کے حق میں دائمی نصرت درروزگار کے لیے دعا کریں۔

بشیر احمد ۔گُل فاروقہ ، پیٹھ دیالہ گام

نوٹ: آج ١٦ جولائی یہ کتاب اجراہورہی ہے۔

ازشُر اجلے چھِنے یہِ کتاب توحیدتہٕ تصوف اجرا کرنہٕ یوان ۔انشاءاللہ

شکوہ بہ تو یا رب

کس پاداش میں تو لے گیا شہنوازہ کو یا رب
عجب حسرت عقل لا جواب یا رب

جہاں ذُریات کو پالا جاتا تھا دائم
یہاں ہی موت کیوں ہوگئی بے ادب یا رب

کاروان اسماعیلی زنجیر سہروردی
فقرا کے کربلا میں ذکریا ٹھہرے یا رب

وہ اَدھ کھل گلاب یکتاء غریب نواز پنہاں
اُس کی تلاش انہیں ہم پاش پاس یا رب

یہ امتحان کیسا برداشت بشر سے یا رب
اُسے جنت کی کنجیاں حوالہ نصیب ہوں یا رب

وجودِ گل نوازہ دائم بر عرش و فرش
ہر پتہ پتہ میں وہ شہود رکھنا یا رب

اعتماد ضمانت رگ رگ توکل الا اللہ
معلوم نہ تھی عزت شہادت قربت یا رب

در خانہ سخاوت مخلوق جن و اِنس ہم طیور
اب کے تا ب محشر دستِ ساقی وہ یا رب

خانہ فقر میں مخز ہر نفس منصقش کھلتی
افسوس تاراج ہو کے یہ خانہ بے شباب یا رب

کربلا کی یہ تحریر نامہ پیش رب محشر پھینکوں
آہ وہ امام زادے جستجوئے بے آب یا رب

خانہ نوازہ ابھی ہی ٹِکتا قدم در دنیا
چھین لی امید بہار شاہنوازہ بے خواب یا رب

بحر آنسوں میں دل جلتا دیدہ تھکاں آہ وداع
بر ارض زیر آسماں رجیدؔ بے رکاب یا رب

شہید دختر رجیدہ
جنوری ۲۰۰۴ء

برادرِ قلندر ادیب، جی، ایم رجیدہ صاحب

تسلیمات!

آپ کی یہ تالیف وتصنیف ''توحید اور تصوف'' حرف بہ حرف پڑھ کر اپنی بساط کے مطابق اس میں کہیں کہیں پر وارِد اغلاط اور اِملا کو دُرست کرنے کی دیانتدارنہ کوشش کی ہے۔تاکہ اُوروں کی نظر میں ایسی سہواً ہوئی خامیاں کتاب کی اہمیت اور افادیت میں حائل نہ ہو جائیں۔

امید ہے کہ آپ کے توقعات کی موزوں حد تک عمل ہوئی ہوگی، اور دلِ رجیدہ رنجیدہ نہیں بلکہ خوش وخرم ہو جائے۔

طالب طلب اسرار
ظریف احمد ظریف
سری نگر
۱۳ فروری ۲۰۱۱ء

مسلم گذارش

محترم قارئین ! اس صفحہ کتاب تک آپ بخوب نہیں تو بھی بانی جماعت اسلامیہ کے توحیدی مشن سے آگاہ ہوں گے کہ جس شعبہ عملیات کی طرف اس کے اکابرین کو سمجھانے کی کوشش کی گئی وہ راہِ راز برائے رب رسائی، رب کی پہچان سے جڑنے والی دنیائے غیب ان کے حس تک نہیں آیا ہے۔ جیسے کہ زمین کا آسمان اور آسمان کا زمین نہیں سُن پاتا۔ یہ اُمت مسلمہ کے لیے بڑی بدقسمتی ہے۔ توحید سے بغلگیر مسلم اُمہ اُس حس تک نہیں پہنچتی ہے جس کو تصوف کا نام دیا گیا ہے۔ یہ ضدی اسباق علماء سے اُس درددلی سے واضح نہیں کیے گئے کہ جماعت کے پیروکار توحید کے ساتھ تصوف یعنی ذریعہ قریب الٰہی عملاً مشاہداً حاصل کرنے کے اہل بنیں۔

مودودی صاحب دوراول سے اصحاب صفہ کو دیکھتے ہیں لیکن اُن کی بنیادی اہمیت کو نہیں، اب پڑھئے کہ کس طرح تصوف دور اول سے ہی شروع ہوا اور مسلسل تاایں دم جاری ہے۔ اس کتاب کو مسلم اُمت اور ہر فرد کے لیے زمانہ کا انمول بے باک تحفہ تواریخ سمجھ لیجیے۔ خوب مطالعہ کے عمل پیرا ہونے کی توفیق ملے۔

You are sure that Allah has created creaure for Prayers even gohsts

و ما خلقت الاجن و الانس الا یعبدو ن

But Alama had ignored Allah's nearnees ways by azkurla to get tetmainal qaloob paths. It is why they are not accepted for Khelafat by him .But it is even very sorry on the part of Muslims who owned their tombs only for gathering wealth and has forgot what they did who are bodyly under their tombs. How strange and selfishnessit proved that such people who have been assigned for religious mission. Shrines occupied for earning wealth fixed and material progress, then doesnt disclose oriion of islam for muslim world Allah ordered muslims one imam for muslims for whole world and Quran the upper most ruler on the land throuh Mohammad PBUH.

it is why that Madoodi has awakened muslim generation but not lead and missed jihadi akbar or the way of recognisation Allah the great through soul who is alive for ever and shaheed bodies granted (Al Quran)

i hope that fllower of jamati islamia will accept "bashri error of Madoodi". let every muslim come to know tesawoof and real way nearness to Asllah

12 Mahram 1432.

تصوف کی روح وجان

ایمان کا پیمانہ عمل کا میزان

قرآن وحدیث میں تصوف کا لفظ کہیں استعمال نہیں ہوا ہے اور نہ ہی صدر اسلام کے ادب میں اس کا کوئی ذکر ملتا ہے۔ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جن بہترین انسانوں کو آپ کا فیضانِ صحبت نصیب ہوا، وہ صحابہؓ کہلائے۔ جو لوگ ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی صحبت سے فیضاب ہوئے وہ تابعین کہلائے اور اُن سے رہنمائی کا شرف حاصل کرنے والے تبع تابعین کے نام سے معروف ہوئے۔

خلافتِ راشدہ کے بعد دین سے نہایت زیادہ شغف اور انہماک رکھنے والے عبادت گزاروں کے لئے زہاد اور عباد کی اصطلاحیں رائج ہوئیں۔ ابتدائے اسلام میں مومنین صادقین کے لئے مثالی زندگی تقویٰ، تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن سے عبارت تھی۔ تصوف یا صوفی کا لفظ دوسری صدی ہجری کے وسط تک مستعمل نہیں تھا۔ تصوف کا مادہ دراصل صفا سے ہے جس کے معنی پاکیزگی کے ہیں۔ لفظ صوفی کے مادّے کی مختلف تعبیریں کی گئیں ہیں۔ اکثریت کی رائے میں یہ لفظ ''صوف'' (اون یا پشم) سے مشتق ہے۔ صوفیانہ

ایک قسم کا پودا بھی کہلاتا ہے۔ صوفیا یونانی لفظ ہے جس کے معنی حکمت الٰہی کے ہیں۔ صوفہ ایک قدیم قبیلہ کا نام بھی ہے جو کعبہ کا خادم تھا۔ بہت سی احادیث مبارکہ سے یہ حقیقت بھی ثابت ہے کہ رسول اکرمؐ نے اونی لباس زیب تن کیا ہے۔ پرانے ادوار میں صوف کا لباس سادگی اور درویشی کی علامت سمجھا جاتا تھا اور یہ لفظ ان زہد وتقویٰ اختیار کئے ہوئے لوگوں کے لئے استعمال ہوتا تھا جنہوں نے سادگی کو دینوی عیش وعشرت پر ترجیح دی تھی۔

ایک نظریہ کے مطابق تصوف کو اہل صفہ سے نسبت ہے۔ اہل الصفہ وہ درویش صفت زاہد تھے جو عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں مسجد نبویؐ کے شمال میں صفہ یا چبوترے پر زندگی گزارتے تھے اور ہمہ وقت یادِ الٰہی میں مشغول ومصروف رہتے تھے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ اصحابِ علم روحانی یا معرفت سے لبریز شخصیات کو کیوں صوفی کہا گیا۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ان کا نصب العین باطنی صفات سے اپنے آپ کو مزین کرنا تھا، اس لئے وہ صوفی کہلائے جانے لگے۔ دوسری وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور بیشتر صحابہ کرامؓ کے عمل کے مطابق وہ حضرات اکثر صوف یا اون کا کپڑا پہنتے تھے، اس نسبت سے بھی وہ صوفی کے نام سے معروف ہو گئے۔ ان تمام ظاہر وجوہ سے قطع نظر تصوف کی اصل ''احسان'' ہے جو رسول اکرمؐ کی اس حدیث پاک پر مبنی ہے جو حدیث جبرئیلؑ کے نام سے معروف ہے۔ جب صحابہ کرامؓ نے آپؐ سے تعلیم وتربیت اور اسلام، ایمان اور احسان کے معنی ومطالب

دریافت کئے تو احسان کا مطلب و مدعا آپؐ نے جبرئیلؑ کی وساطت سے امت مسلمہ کو یوں سمجھایا۔

تو اللہ کی عبادت اس طرح کر کہ تو اسے دیکھ رہا ہے۔ اگر تو اسے نہیں دیکھ سکتا تو بے شک وہ تجھے دیکھتا ہے

اس حدیث رسولؐ سے یہی حقیقت مترشح ہوتی ہے کہ دل کو پاک وصاف رکھنا اور محبوب حقیقی یعنی اللہ کے سوا کسی کو اپنے دل میں جگہ نہیں دینا سرمایۂ احسان ہے۔ یہی حقیقت تقویٰ ہے۔ گویا تصوف مجموعۂ شریعت ،طریقت ،حقیقت اور معرفت ہے۔ جیسا کہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے شرح مثنوی مولانا رومیؒ میں ایک حدیث نقل کی ہے، جو اس طرح ہے:

شریعت میرے اقوال کا نام ہے ،طریقت میرے اعمال کا ،حقیقت میری باطنی کیفیت ہے اور معرفت میرا راز ہے۔

شیخ الاسلام ذکریا انصاری نے تصوف کی تعریف بیان کرتے ہوئے رقم کیا ہے:

تصوف وہ علم ہے جس سے تزکیہ نفس ،تصفیۂ اخلاق ،تعمیر ظاہر و باطن کا علم ہوتا ہے تاکہ ابدی سعادت حاصل کی جا سکے۔ اس کا موضوع بھی تزکیہ وتصفیہ اخلاق اور تعمیر ظاہر و باطن ہے اور اس کی غایت ابدی کا حاصل کرنا ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ صوفی اور تصوف کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:

صوفی وہ شخص ہے جس کو حق تعالیٰ نے صاف کر لیا ہو۔ یعنی جو شخص نفس

کی آفتوں اور برائیوں سے صاف ہو اور نیک راستہ پر چلے اور اس کا دل بجز اللہ کے، کسی اور چیز سے آرام وراحت نہ پائے۔

شیخ ابوالنصر سراجؒ نے تصوف کی اپنی معروف کتاب ''کتاب اللمع'' میں یہ بتایا ہے کہ جب نبی اکرمؐ نے صدیق اکبرؓ سے دریافت کیا کہ اہل وعیال کیلئے کیا چھوڑا، تو انہوں نے برجستہ جواب دیا کہ اللہ اور رسولؐ کو۔ یہ فقرہ توحید کے رنگ میں ڈوبا ہوا تھا اور یہی پہلا صوفیانہ ارشاد تھا جو انسانی زبان سے ادا ہوا۔

بعض لوگ تصوف کے بالکل انکاری ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ قرآن وحدیث میں نہ کہیں صوفیہ کا ذکر آیا ہے، نہ تصوف کا، اس لئے اس مسلک یا اس Thought کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں لیکن اکثر راسخ العقیدہ مسلمانوں کا ماننا ہے کہ اگرچہ قراٰن وحدیث میں تصوف کا لفظ کہیں نہیں موجود ہے لیکن قرآن حکیم میں صادقین، قانتین، خاشعین، مومنین اور مخلصین وغیرہ الفاظ بکثرت استعمال ہوئے ہیں۔ ان الفاظ سے دراصل اہل تصوف ہی مراد ہیں۔

اسی طرح سے تصوف کے معترضین کا ایک گروہ کہتا ہے کہ عہد رسالت میں کوئی شخص صوفی کے لقب سے ملقب نہیں تھا۔ ان کے نزدیک یہ اصطلاح بہت بعد کی ایجاد ہے۔ اس لئے اس سے دینی حلقوں میں کوئی وقعت نہیں دی جانی چاہئے۔ کتاب اللمع کے فاضل مصنف نے اس کا نہایت معقول جواب یوں دیا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے کوئی دوسرا تعظیمی

لفظ اس دور میں متحمل ہو ہی نہیں سکتا تھا کیونکہ ان کے جتنے بھی فضائل تھے ،سب سے اشرف و اعظم ان کی فضیلت صحابیت تھی کہ صحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمام بزرگیوں اور فضیلتوں سے بڑھ کر ہے۔ صحابہ کرامؓ کا زہد، فقر، توکل ، عبادات ، صبر و رضا ، غرض جو کچھ بھی ان کے فضائل تھے ، ان سب پر ان کا شرفِ صحابیت غالب تھا۔ پس جس شخص کو لفظ صحابیؓ سے ملقب کر دیا گیا تو اس کے فضائل کی انتہا ہوگئی اور کوئی محل ہی باقی نہیں رہا کہ اسے صوفی یا کسی دوسرے تعظیمی لفظ سے (اُس وقت) یاد کیا جاتا۔

ابوالنصر سراج کے مطابق تصوف کی اصطلاح قطعاً بغدادیوں کی یا متاخرین کی رائج کردہ اختراع نہیں ہے بلکہ ان کے نزدیک یہ لفظ حسن بصریؒ کے زمانے میں رائج تھا درآں حالیکہ حسن بصریؒ کا زمانہ بعض صحابیوں کے معاصرت کا تھا۔ چنانچہ ان کے اور سفیان ثوریؒ کے اقوال میں یہ لفظ صوفی استعمال ہوا ہے بلکہ کتاب اخبار مکہ کی ایک روایت کے بموجب یہ لفظ عہد اسلام سے پیشتر بھی رائج تھا اور عابد و برگزیدہ اشخاص کے لئے مستعمل ہوتا تھا۔

اس موضوع کے ایک اور مقتدر محقق سید علی ہجویری جو داتا گنج بخش کے نام سے دنیائے اسلام میں مقبول و معروف ہیں ، وہ اپنی شہرۂ آفاق تصنیف ''کشف المحجوب'' میں کہتے ہیں کہ ''صحابہ کرام اور سلف صالحین کے زمانے میں اگرچہ یہ نام موجود نہ تھا لیکن اس کی حقیقت ہر شخص پر جلوہ گر تھی'' ۔

عالم اسلام میں دراصل خلفائے راشدین کے دورِ سعادت کے بعد

ملوکیت کا دور شروع ہوا۔ اب جو لوگ مسلمانوں کے بادشاہ بن گئے وہ یا تو ایسے لوگ تھے جن میں جاہلیت عرب کی اسپرٹ نمایاں طور پر کارفرما تھی یا وہ لوگ جن پر عجمی رنگ غالب تھا۔ چنانچہ اکسٹھ ہجری (61ھ) میں کربلا میں جو دلخراش واقعہ رونما ہوا اور اہل بیت رسولؐ کے غم میں ہزاروں بلکہ لاکھوں گھرانے خون کے آنسو بہاتے رہے۔ اس عظیم سانحے نے بڑی حد تک ملی وحدت کو منتشر کر کے رکھ دیا اور اموی خاندان کے خلاف انتقام کی آگ اندر ہی اندر بھڑکتی رہی۔ ملوکیت اور خانہ جنگی کی وجہ سے بہت سارے متقی اور پرہیزگار مسلمان سیاسیات سے کنارہ کش ہو کر خانقاہوں میں زندگی بسر کرنے لگے اور ان کے اردگرد ارادت مندوں اور معتقدین کی ایک لمبی کھیپ تیار ہو گئی، یوں مسلم سماج میں خانقاہی سلسلوں کی داغ بیل پڑ گئی۔ ان صوفیوں اور بزرگوں نے اسی انداز میں اسلامی تعلیم و تربیت کے ذریعے نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلم اقوام کو بھی متاثر اور معرف بہ اسلام کیا۔ پھر جب یونانی فلسفے کا سیلاب اُمڈ آیا تو یہ لوگ بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ اس طرح رفتہ رفتہ ہندوستانی تہذیب و تمدن اور مذہب بھی اس انداز میں وارِد اسلام ہونے کے سبب تصوف اسلامی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

صوفیائے متقدمین :- صوفیہ کے طبقہ اوّل کا زمانہ 661ء سے 850ء تک مقرر کیا گیا ہے۔ اس میں حضرت اویس قرنی، حضرت حسن بصری، حضرت مالک دینار، حضرت رابعہ بصری، حضرت محمد واسع اور حضرت حبیب وغیرہ شامل ہیں۔ اس دور کے صوفیہ کرام نے حکومت وقت کے ساتھ کبھی بھی

نزدیکی روابط یا مراسم قائم نہیں کئے بلکہ یہ حضرات بادشاہوں کو ان کی غلط روش پر برملا ٹوکتے تھے اور نتائج سے بے پرواہو کر کلمۂ حق کا فریضہ ادا کرتے رہے۔

صوفیائے کرام کا دوسرا گروہ اس وقت سامنے آ گیا جب یونان کے عقلیت پسند فلسفہ نے شریعت اسلامیہ کی بنیادوں کو متاثر کرنے کی کوشش کی۔ بہت سارے علماء اس فلسفے کی بظاہر شیرینی اور اثر آفرینی کے فریب میں آ چکے تھے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اور ایک طرح کی آزاد خیالی نے روپ دھارنا شروع کر دیا تھا۔ دراصل فلسفۂ یونان کی اس گرم بازاری کا آغاز اسی وقت ہوا تھا جب ہارون الرشید نے بغداد میں ایک ''بیت الحکمت'' قائم کیا جس میں غیر زبانوں کی تصانیف کو عربی میں ترجمہ کرانے کا انتظام کیا گیا۔

شبلی نعمانی کے مطابق اس موقعہ پر مامون الرشید نے قیصر روم کو خط لکھا کہ ارسطو کی جس قدر کتابیں مل سکیں، وہ بغداد بھیج دی جائیں۔ قیصر نے کافی تلاش و جستجو کے بعد ایک بڑے ذخیرہ کا پتہ لگایا لیکن بھیجنے میں ذرا تامل کیا اور ارکانِ حکومت سے مشورہ کیا کہ کیا کتابیں بغداد بھیج دی جائیں یا نہیں؟ انہوں نے ایک زبان ہو کر کہا ''کچھ مضائقہ نہیں اگر فلسفہ مسلمانوں میں پھیلا تو ان کے مذہبی جوش و جذبہ کو بھی ٹھنڈا کر کے رکھے گا۔ کہا جاتا ہے کہ پانچ سو اونٹوں پر فلسفہ کی کتابیں کتابیں لاد کر امون کے پاس بھیج دی گئیں۔ مامون نے یعقوب بن اسحاق کندی کو ترجمے پر مامور کیا۔ مسلمان فلسفے کی کتابیں پڑھ کر، جواب اُن کی زبان عربی میں تھیں، اسلام کے اصول اور مبادیات کی

حقانیت پر شک و شبہ میں پڑنے لگے۔ قرآن کی عجیب وغریب تاویلات ہونے لگیں۔ معاد جو عقائد اسلام میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور جس پر اسلامی عبادات و معاملات کا انحصار ہے، اس پر اب عقل و وجدان کے نقطہ نگاہ سے باتیں ہونے لگیں۔ جنت و جہنم، ملائکہ، انبیاء کے معجزات، واقعہ معراج غرض ہر چیز کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہونے لگے اور اقبال کے بقول ''در حرم خطرے از بغاوت خرد است'' والا معاملہ اپنی انتہا کو پہنچنے لگا۔ ان حالات میں اُس وقت کے اوالوالعزم صوفیاء و مشائخ نے ہی اس نام نہاد عقلیت پسندی اور آزاد خیالی کا طلسم توڑ دیا جو فلسفۂ یونان کے اثرات کی وجہ سے مسلمانوں میں سرایت کرنے لگا تھا۔ ان عظیم الشان صوفیاء میں حضرت بایزید بسطامیؒ، حضرت معروف کرخیؒ اور حضرت ذوالنون مصریؒ وہ معروف نام ہیں جنہوں نے اس سیلاب عقلیت پر روک لگانے کی موثر کوششیں کیں۔

صوفیائے کرام کا تیسرا گروہ دسویں صدی عیسوی سے متعلق ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب مسلمان فقہی مسائل و معاملات کی پیچیدگیوں میں اُلجھ کر اپنی منزل اور اپنے اصل مقصد و ہدف کو بھول چکے تھے۔ اس دور کے نمائندہ صوفیاء میں شیخ ابوسعید ابن عربی، شیخ ابومحمد الخلدی، شیخ ابوالنصر سراج، شیخ ابوطالب مکی، شیخ ابوبکر وغیرہ ہیں۔ ان مکرم صوفیاء نے علمی اور اصلاحی کام انجام دے کر عام المسلمین کے زنگ آلود قلوب کو صیقل کرنے میں اہم رول نبھایا۔

حضرت ابن عربی کو قدرت نے اس دور کے تمام صوفیاء میں وسعت نظر عطا کی تھی۔ فصوص الحکم (دانائی کے نگینے) اور فتوحات مکیہ سپرد قلم کر کے ابن

عربی نے تصوف اور راہِ سلوک کی دنیا میں ایک انوکھا انقلاب بپا کیا۔

محی الدین ابن عربی کے فلسفۂ وحدت الوجود کے ضمن میں اس کی شدّت کے ساتھ مخالفت کرنے والے آٹھویں صدی ہجری کے معروف عالم و مصلح ملت ابن تیمیہؒ نے ابن عربی کے مسلک وحدت الوجود کی کھلم کھلا تردید اور تنقید کی حالانکہ متعدد علماء ابن عربی کی علمی تحقیق و تدقیق اور ان کی بلند مشربی سے متاثر تھے اور انہیں شیخ اکبر مانتے تھے لیکن ابن تیمیہؒ کا خیال ان سب علماء کے برعکس ہے۔

فلسفۂ وحدت الوجود اور وحدت الشہود کی بحث قدیم زمانے سے چلی آرہی ہے اور عصر حاضر میں بھی ہندوستانی علماء فلسفہ وحدت الوجود کے قائل ہیں۔حضرت مجدد الف ثانی یعنی شیخ احمد سرہندی (متوفی 1534ء) وحدت الوجود کے برعکس وحدت الشہود کے قائل ہیں۔حضرت مجدد الف ثانیؒ نے حضرت محمدؐ سے وابستگی کو دین قرار دیا ہے۔اُن کے نزدیک تصوف فقط تزکیۂ اخلاق میں مدد دیتی ہے اور ایمان بالغیب ہی حق ہے۔ اتباعِ سنت ہی ارتقائے روحانی کی منزلِ آخر ہے۔

اہل شریعت کے یہاں وحدت الشہود ہی درست فلسفہ قرار دیا گیا ہے اور دونوں نظریوں کا مفہوم یوں ہے:

(۱)-وحدت الوجود کا مطلب ہمہ اوست یعنی ہر شئے اللہ کا وجود ہے۔

(۲)-وحدت الشہود کا مطلب ہمہ از اوست یعنی ہر شئے اسی (اللہ) کی ذات سے تخلیق ہے اور اسی کی صفات کا مظہر ہے۔

وحدت الوجود کا عقیدہ آٹھویں صدی ہجری (چودھویں صدی عیسوی) میں جب ہندوستان آیا، اس کو یہاں پھلنے پھولنے کے لئے زرخیز زمین اور ماحول ملا کیونکہ زمانۂ قدیم سے اس سرزمین کے لوگ وحدت الوجود اور وحدت ادیان کے قائل رہے ہیں بلکہ بعض مورخین کا خیال ہے کہ متصوفین اسلام نے جو ایران وعراق وغیرہ ممالک میں پیدا ہوئے ''ہمہ اوست'' کا سبق ہندوستان ہی سے حاصل کیا تھا۔ یہاں آکر اس فلسفہ نے مقامی مزاج سے ہم آہنگ ہوکر نیا جوش اور نیا مکتبہ فکر پیدا کیا۔ دسویں اور گیارہویں صدی ہجری کے سلسلۂ چشتیہ صابریہ کے مشائخ شاہ عبدالقدوس گنگوہی (م 944ھ) سے لے کر محبّ اللہ الہ آبادی (م 1058ھ) تک خصوصی طور سے اس مسلک کے لذت چشیدہ اور داعی تھے۔

دراصل صوفی ازم ایک زندہ روایت ہے اور برصغیر میں اس کی گہری معنویت ہے کیونکہ یہاں بہت سارے مذاہب کے لوگ آپس میں وحدت فکر کے ساتھ زمانۂ قدیم سے آپس میں شیر وشکر بن کر زندگی بسر کر رہے ہیں۔

ہندوستان میں صوفیاء نے اسلام کی اشاعت میں نمایاں رول ادا کیا ہے۔ انہوں نے اپنے صوفیانہ انداز سے وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں جو سلاطین اپنی سیاسی قوت کے باوجود انجام نہ دے سکے۔ صوفیاء نے یہاں اخلاق، روحانیت، معاشرت اور سیاست کے پیچ وخم بھی سنوارنے کی کامیاب کوششیں جاری رکھیں۔

عہد حاضر کے معروف عالم دین مولانا سید ابوالحسن ندویؒ ''ہندوستان کے صوفیائے کرام اور ہندوستانی معاشرہ پر ان کے اثرات'' میں لکھتے ہیں کہ ''تصوف کے مشہور و معروف سلسلے اگر چہ ہندوستان سے باہر پیدا ہوئے لیکن اس کی مقبولیت ہندوستان کے مخصوص حالات اور ہندوستان کے ضمیر و مزاج کی وجہ سے ہندوستان میں ہوئی''۔ مشہور سلاسل تصوف مثلاً طریقہ قادریہ، طریقہ چشتیہ، طریقہ نقشبندیہ، طریقہ سہروردیہ کے ہیں جنہوں نے ہندوستان میں آکر بڑی ترقی کی۔ اس کے علاوہ ایسے سلاسل بھی ہیں جو خاص ہندوستان کی پیداوار ہیں۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے خیال کے مطابق ہندوستان میں مسلمانوں کے دور کا آغاز صوفیاء کرام ہی کی ذات سے ہوا، خاص طور پر خواجہ معین الدین اجمیریؒ کے مبارک ہاتھوں یہاں چستی سلسلے کی مضبوط بنیاد پڑی اور اس کے بعد اس برعظم کے ایک گوشے سے دوسرے گوشے تک خانقاہوں اور روحانی مراکز کا ایک لمبا جال پھیلا۔ روحانی مصلحین نے مطلق العنان سلاطین اور شہنشاہوں کے خلاف آواز اٹھائی او رتباہی سے انہیں آگاہ کرتے رہے۔

اشاعتِ علم اور بھائی چارگی کے درس میں خانقاہیں بڑی اہمیت کی حامل رہی ہیں۔ مولانا ابوالحسن ندوی کے بقول یہ انسانیت کی پناگاہیں ہیں جہاں انسانوں کو بلا تفریق مذہب و ملت اور بلا تخصیص نسل و ذات محبت اور یگانگت کا درس حاصل ہوتا ہے۔ ڈاکٹر عابد حسین ''ہندوستانی روح کا بحران'' میں ہنگامہ آرائیوں پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ مرض ہندوستانی

سماج کو مدتوں بعد لاحق ہوا ہے کہ (آپس میں دست و گریباں ہو گئے ہیں) جس سے ہمارا وجود بحیثیت قوم خطرے میں پڑ گیا ہے۔ جب دو تہذیبوں کا ایک دوسرے سے سابقہ پڑتا ہے تو ان میں صحت مند، فعال تہذیب کی قوتیں اُبھرتی ہیں مگر کوئی تہذیب حصار میں کھڑی رہے تو جمود کا شکار ہو جاتی ہے۔ اسلام نے جس بلند و بالا تہذیب کی بنیاد ڈالی تھی اس کا سابقہ متعدد تہذیبوں مثلاً یونانی، رومی، ایرانی، بودھ اور ہندو تہذیب سے رہا۔ اسلام کا حقیقی پیغام اور جذبہ مسلمانوں میں تازہ رہا۔ اس لئے ان میں نئی حرکت پیدا ہوئی اور جستجو برابر جاری رہی۔

برصغیر کے بیسویں صدی کے عظیم مفکر اسلامی اور صوفی شاعر علامہ محمد اقبال (1877-1938ء) نے جب ایران میں مابعد الطبعیات کے ارتقاء یعنی "The Development of Metaphysics in Persia" کے موضوع پر اپنا تحقیقی مقالہ سپرد قلم کرنا چاہا تو انہیں تصوف کے موضوع پر خاص طور پر گہری تحقیق کرنی پڑی۔ اپنے مذکورہ مقالہ کے علاوہ انہوں نے خطبات انگریزی اور دیگر مضامین میں تصوف کے ماخذ اور اثرات کا نہایت گیرائی اور گہرائی سے جائزہ لے کر اسلامی تصوف کو پوری تفصیل سے سمجھانے کی تحقیقی کاوشیں کیں۔ اس موضوع کے تعلق سے انہوں نے مستشرقین جن میں خاص طور پر جان کیریمر، ڈوزی، براون اور نکلسن وغیرہ کے نظریات سے برملا اختلاف کر کے اپنے مخصوص اسلامی نظریۂ تصوف کی وضاحت کی ہے۔

فان کریمر اور ڈوزی نے تصوف کا ماخذ ہندو مذہب کے فلسفہ؟

ویدانت کو قرار دیا ہے جبکہ نکلسن کی رائے میں تصوف کا سر چشمہ نو فلاطونیت سے پھوٹا۔ ان سب کے برعکس ایک اور اہم مستشرق براؤن نے تصوف کو ایک غیر جذباتی سامی مذہب کے خلاف آریائی ردِ عمل قرار دیا۔

مستشرقین کی آراء کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے علامہ نے اپنے انگریزی تحقیقی مقالہ بعنوان "The Development of Metaphysics in Persia" میں تفصیل سے لے کر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ دراصل ان دانشوروں اور محققین نے اپنے نظریات کی تشکیل میں اس بنیادی اصول کو نظر انداز کر دیا ہے کہ کسی قوم کے ذہنی ارتقاء کا مکمل ادراک صرف اُن کے فکری، سیاسی اور اجتماعی حالات کے پس منظر میں ممکن ہے۔ اس سلسلے میں آپ فلسفۂ عجم میں یوں رقمطراز ہیں۔

''میری رائے میں یہ نظریات ایک ایسے تشبیہی تصور کے تحت تشکیل پائے ہیں جو بنیادی طور پر غلط ہے''۔

علامہ اقبال کے یہاں مسئلہ تصوف کے سلسلے میں ارتقاء Evolution نظر آتا ہے۔ ان کے 1905ء تک کے کلام پر طائرانہ نگاہ ڈالنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں اُن کے سامنے وحدت الوجود کا کوئی متعین نظریہ اپنی تفصیلوں اور عقلی توجیہوں کے ساتھ نہ تھا بلکہ اُن منتشر معلومات پر مبنی تھا جو مختلف ماخذوں اور مکاتیب سے ماخوذ تھا۔ اس میں نہ ناقدانہ انتخاب ہے اور نہ عالمانہ ترتیب۔ اس دور میں آپ زیادہ تر شنکر اچاریہ، فلاطینوس اور کسی حد تک شیخ اکبر سے متاثر نظر آتے ہیں۔

علامہ اقبال جب 1908ء میں یورپ سے واپس لوٹے تو ان کے خیالات میں ایک نمایاں تبدیلی آ گئی۔ انہیں مسلمانوں کی پستی کا زبرست احساس ہوا اور انہوں نے وحدت الوجود کی مخالفت شروع کی۔ یہی وجہ ہے کہ 1910ء سے 1922ء تک علامہ کے کلام میں وجودی تصوف کی کوئی جھلک نظر نہیں آتی۔ اسرار خودی اور رموز بے خودی اسی دور کی مثنویاں ہیں۔ اوّل الذکر 1915ء اور آخر الذکر 1917 میں شائع ہوئی۔ اسرار خودی کا دور گویا وحدت الوجود کی مخالفت کا دور ہے۔ اس دور میں اقبال نے مولانا روم اور منصور حلاج کے نظریات کی نئی تشریح و توضیح کر کے حقائق کی گرہ کشائی کی ہے۔

دراصل علامہ اقبال نے جب ''اسرار خودی'' میں فلسفہ خودی کو ایک مربوط اور منظّم شکل میں پیش کیا تو انہوں نے تصوف کے بعض رائج الوقت تصورات کے خلاف نہایت سختی کے ساتھ اختلاف کیا اور حافظ شیرزای کے کلام کو جسے عارفوں کے حلقے میں نہایت مقبولیت تھی، مورد تنقید ٹھہرایا جس کے نتیجے میں انہیں بہت سارے لوگوں کے غیظ و غضب کا شکار ہونا پڑا اور نتیجے کے طور پر علامہ کو ''اسرارِ خودی'' کے دوسرے ایڈیشن سے ان اشعار کو حذف کرنا پڑا۔

11 جون 1918ء میں آپ نے اس سلسلے میں اپنا نقطہ نظر واضح کرتے ہوئے اکبر الہ آبادی کے نام اپنے خط میں بڑی صراحت کے ساتھ رقم کیا کہ:۔

''اسرار خودی'' میں جو کچھ لکھا گیا وہ ایک لٹریری نصب العین کی تنقید تھی

جو مسلمانوں میں کئی صدیوں سے پاپولر ہے۔ اپنے وقت میں اس نصب العین سے ضرور فائدہ ہوا۔ اس وقت یہ غیر مفید ہی نہیں بلکہ مضر ہے۔ حافظ ولی اور عارف تصور کیے گئے ہیں۔ اس واسطے ان کی شاعرانہ حیثیت عوام نے بالکل ہی نظر انداز کر دی ہے اور میرے ریمارکس کو تصوف اور ولایت پر حملہ کرنے کے مترادف سمجھے گئے۔ عجمی تصوف سے لٹریچر میں دلفریبی اور حسن پیدا ہوتا ہے مگر ایسا ہے کہ یہ طبائع کو پست کرنے والا ہے۔ (اس کے برخلاف) اسلامی تصوف دل میں قوت پیدا کرتا ہے اور اس کا اثر لٹریچر پر ہوتا ہے"۔

درج بالا خط کے علاوہ علامہ اقبال نے خطبات انگریزی میں تصوف کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے یعنی عجمی تصوف اور اسلامی تصوف۔ دونوں کو انہوں نے ایک دوسرے کے متضاد قرار دیا ہے۔ وہ عجمی تصوف کے اس لئے خلاف ہیں کہ یہ طبائع میں پستی پیدا کرتا ہے اور اسلامی تصوف اس کے برخلاف ایک انسان کو ہمہ وقت مستعد اور متحرک رکھتا ہے اسلئے وہ اسی تصوف کے علمبردار ہیں۔

چنانچہ ایک خط میں علامہ اقبال خودی اور تصوف کی نہایت پُر معنی اور بلیغ تعریف کرتے ہوئے مسئلہ فنا و بقاء پر یوں اپنا اظہار خیال کرتے ہیں:-

"غلام قوم مادیات کو روحانیت پر مقدم سمجھنے پر مجبور ہو جاتی ہے اور جب انسان میں خوئے غلامی راسخ ہو جاتی ہے تو وہ ہر ایسی تعلیم سے بیزاری کے بہانے تلاش کرتا ہے جس کا مقصد قوت نفس اور روح انسانی کا ترفع ہو"۔

بہر حال حدود خودی کے تعین کا نام شریعت ہے اور شریعت اپنے قلب کی گہرائیوں میں محسوس کرنے کا نام طریقت ہے۔ جب احکام الٰہی خودی میں اس حد تک سرایت کر جائیں کہ خودی کے پرائیوٹ امیال وعواطف باقی نہ رہیں اور صرف رضائے الٰہی اس کا مقصود ہو جائے تو زندگی کی اس کیفیت کو بعض اکابر صوفیائے اسلام نے فنا کہا ہے۔ بعض نے اس کا نام بقا رکھا ہے لیکن ہندوی اور ایرانی صوفیہ میں سے اکثر نے مسئلہ فنا کی تفسیر فلسفہ ویدانت اور بدھ مت کے زیر اثر کی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان اس وقت عملی اعتبار سے ناکارہ محض ہے۔ میرے عقیدے کی روشنی سے یہ تفسیر بغداد کی تباہی سے بھی زیادہ خطرناک تھی اور ایک معنی میں میری تمام تر تحریریں اسی تفسیر کے خلاف ایک قسم کی بغاوت ہیں''۔

تصوف وطریقت کے سلسلے میں یہاں اس حقیت کو بھی ظاہر کرنے کی ضرورت ہے کہ علامہ نے اپنے کلام میں طریقت یا تصوف کو فقر کے نام سے یاد کیا ہے اور اس مسلک کے علمبردار کو فقیر سے تعبیر کیا ہے مگر یہ وہ فقیر ہے جو اقوام وملل کو دلگیری اور افسردگی کے بجائے جہانگیری کے آداب سکھاتا ہے۔ جس فقر میں ضعف وناتوانی کے بجائے قوت اور عجز ونیاز کے بجائے بے نیازی کی شان نمایاں ہوتی ہے۔ اس کی بے نیازی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ فقیر اپنے خرقہ کو بھی باردوش سمجھتا ہے۔

''پس چہ باید کرد'' میں علامہ یوں اس پر روشنی ڈالتے ہیں:

خرقہ خود بار است بردوش فقیر
چوں صباجز بوئے گل سامان مگیر

علامہ کا تصور فقر خود شناسی کا پیغامبر ہے اور ان کا تصور فقر و غنا فرد اور ملت کو اپنی اصلی حقیقت سے آشنا ہونے کی تلقین کرتا ہے۔ اس طرح اقبال اپنے فلسفہ زندگی کا محور و مرکز خودی اور عشق کو قرار دیتے ہیں کیونکہ فقر ان دونوں خصوصیات کا حامل ہے۔ ''پس چہ باید کرد اے اقوام شرق'' میں آپ اسی لئے اس بارے میں یوں رطب اللسان ہیں:

فقر کار خویش راسنجیدن است
بر دو حرف لا الہ پیچیدن است
فقر ذوق وشوق و تسلیم و رضاست
ما امینیم ایں متاع مصطفیٰ[۲] است

یعنی علامہ کے مرد فقیر کی زندگی خود شناسی اور ذوق وشوق سے عبارت ہے۔ اس سوز وساز اور ذوق وشوق کا محور ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ایسا ہی مرد فقیر لا الہ کی حقیقت سے بخوبی واقفیت رکھتا ہے اس لئے اللہ کے بغیر اس کے دل میں کسی کا خوف طاری نہیں رہتا:

ما سوا اللہ را مسلمان بندہ نیست
پیش فرعونے سرش افگندہ نیست

ایسا ہی مرد قلندر نان جویں پر تکیہ کرنے کے باوجود خیبر کشا ہے اور پھر وقت کے جابر اور قاہر سلطان و امیر اس کی بے نیازی دیکھ کر خائف ہوتے ہیں

مرد مومن باطل سے خوف کھا سکتا نہیں
سر کٹا سکتا ہے لیکن سر جھکا سکتا نہیں

ایسا ہی مرد قلندر سلاطین وقت کے ساتھ ''لاملوک'' کا نعرہ بلند کر کے کمزوروں اور ناتوانوں کو اُس ظالم حکمران کے جبر وقہر سے رہائی دلواتا ہے اور شکستہ پروں کو ذوق پرواز بخشتا ہے۔

زبورعجم میں اقبال اس لئے ایسے قلندروں کے متعلق یوں نغمہ سنج ہوتے ہیں

چوں بہ کمال می رسد فقر دلیل خسروی است
مسند کیقباد را در تہ بوریا طلب
عشق بہ سر کشیدن است ایں ہمہ کائنات را
جام جہان نما مجو دست جہان کشا طلب

ایسا فقر علامہ کے نزدیک اقوام وملل کی تقدیر سنوارنے کے لئے انہیں اُبھارتا ہے اس لئے کہ جس قوم و ملت میں ایسے اوالعزم فقیر ودرویش پیدا ہوتے ہیں وہ مٹ نہیں سکتے۔ علامہ اپنی ملت اسلامیہ کی آبرو کا سبب ایسے ہی بے نیاز مردِ فقیر ودرویش کو ٹھہراتے ہیں کیونکہ ایسے فقر ہی سے دین کے حقائق منکشف ہوتے ہیں۔اسی استغناء و بے نیازی سے اُس قوم کے افراد میں قوت شوکت اور اعلیٰ تفکر پیدا ہوسکتا ہے۔

''پس چہ باید اے اقوام شرق'' میں اقبال کی یہی بازگشت یوں سنائی دیتی ہے

حکمت دین دلنوازی ہائے فقر
قوت دین بے نیازی ہائے فقر

علامہ کو وہ فقر ہرگز قبول نہیں جو قوت وتخیل سے انسان کو محروم کردے اور اندھی تقلید پر لوگوں کو گامزن رہنے کا درس دے۔ نہ ہی وہ رہبانیت اور دنیا بیزاری کے فقر کو پسند کرتے ہیں بلکہ آپ قرآن پاک کی کو مشعل راہ بنائے ہوئے انسانوں کو دنیا مسخر کرنے کا درس بصیرت دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اقبال نے ابنِ عربی اور حافظ شیرازی کے برعکس مولانا رومیؒ، مجدد الف ثانیؒ، محدث دہلویؒ اور جمال الدین افغانیؒ کے متحرک فلسفہ دین اور وحدت الشہود پر اپنی فکری اساس قائم کی۔ ان کے نزدیک تین منفی قوتوں کی وجہ سے مسلم سماج میں من حیث الملت تنزل آیا۔ یہ تین منفی قوتیں ان کے نزدیک مطلق العنان ملوکیت، ملائیت اور غیر اسلامی تصوف ہے۔ اس لئے وہ مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں

باقی نہ رہی تجھ میں وہ روشن ضمیری
اے کشتۂ سلطان و مُلائی و پیری

ایک دوست کے نام خط میں علامہ اقبال تحریر کرتے ہیں: ''تصوف سے اگر اخلاص فی العمل مراد ہے اور یہی مفہوم قرونِ اولیٰ میں اس کا لیا جاتا تھا تو کسی مسلمان کو اس پر اعتراض نہیں ہوسکتا۔ ہاں جب تصوف فلسفہ بننے کی کوشش کرتا ہے اور عجمی اثرات کی وجہ سے نظامِ عالم حقائق اور باری تعالیٰ کی ذات کے متعلق موشگافیاں کر کے کشفی نظریہ پیش کرتا ہے تو میری روح اس کے خلاف بغاوت کرتی ہے''۔

علامہ اقبال کے نزدیک وجودی نظریہ پر یقین رکھنے والوں نے

مسلمانوں میں ضعف، ترک دنیا اور تقلیدی ذہن پیدا کیا، اس کے برعکس اقبال ترک دنیا کو کافر کا شعار سمجھتے ہیں۔ مومن کے لئے زندگی مرگ باشکوہ میں پنہاں ہے۔ وہ دنیا کو اپنی قوت آزمائی کی آماجگاہ سمجھتا ہے۔ اس سے بھاگنا اس کا شیوہ نہیں۔ اس کے نزدیک رقص اور موسیقی سے انسانوں میں سکتہ طاری ہوتا ہے اور دنیا و مافیہا سے غافل رہنے کے لئے یہی کارگر صورت ہے۔

مسلمان کے لئے عالم دنیا ہست و بود کے احتساب کا نام ہے۔ جب مسلمان فقیر سے فقر بے نقاب ہو جاتا ہے تو اس سے ماہ و مہر لرزنے لگتے ہیں۔ ماضی میں فقر عریاں ہی سے مسلمان کا شکوہ جلال تھا اور اس ذوق وشوق کے زائل ہونے سے اس کا جلال و جمال ختم ہوا۔

پس چہ باید کرد میں اقبال مسلمانوں کو فقر قرآن اختیار کرنے کا درس دیتے ہوئے انہیں موسیقی اور رقص و سرور کی محفلوں سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہیں

فقر قرآں احتساب ہست بود
نے رباب و مستی و رقص و سرود
فقر مومن چیست و تسخیر جہات
فقر کا خلوتِ دشت و در است
فقرِ مومن لرزۂ بحر و بر است!
بندہ از تاثیر او مولا صفات
فقر چوں عریان شود زیرِ سپہر
از نہیب او بلرزد ماہ و مہر
فقر عریاں گرمی بدرو حنین
فقر عریاں بانگ تکبیر حسین
فقر را تا ذوق عریانی نماند
آں جلال اندر مسلمانی نماند

حاصل بحث یہی ہے کہ اقبال عجمی تصوف یعنی غیر اسلامی تصوف جو رہبانیت اور ترک دنیا سکھاتا ہے، کو رد کرتے ہوئے دورِ حاضر میں دینی فقر اور اسلامی تصوف کو عام کرنا چاہتے ہیں۔ اس سلسلے میں آپ مولانا جلال الدین رومیؒ کو اپنا مرشد قرار دیتے ہوئے اپنے آخری فارسی کلام ''ارمغانِ حجاز'' جو اُن کے پس از مرگ شائع ہوئی، فرماتے ہیں کہ جس طرح رومیؒ اپنے دور میں روحانی قدروں اور اسلامی تصوف کو عام کرنا چاہتے تھے اسی طرح میں بھی دورِ حاضر میں وہی فریضہ انجام دے کر تمام دنیا کو بیداری کا پیغام دیتا ہوں۔ اس سلسلے میں آپ فرماتے ہیں

چہ رومی در حرم دادم اذاں من　　　از و آموختم اسرار جاں من
بہ دورِ فتنۂ عصر کہن او　　　بہ دور فتنہ عصر رواں من

عصر حاضر کے مادی سیلاب نے تمام انسانوں کو ذوق عمل سے محروم کر کے درندگی اور حیوانیت کی انتہا پر پہنچایا ہے۔ ہر ایک مادی منفعت کی دوڑ میں کسی بھی طریقے سے دوسرے کا گلہ کاٹنے پر تیار بیٹھا ہے۔ علامہ اقبال اس مرض کا بہترین علاج روحانی طور بیداری کو قرار دے رہے ہیں:

"The Reconstruction of Religious Thought in Islam"

میں آپ اس حقیقت کو واضح کرتے ہوئے پوری نوع انسانی سے یوں مخاطب ہوتے ہیں:۔

انسانیت کو ان چیزوں کی ضرورت ہے۔ کائنات کی روحانی تعبیر، فرد کا

روحانی استخلاص اور ایسے عالمگیر نوعیت کے بنیادی اصول جو روحانی بنیادوں پر انسانی سماج کی نشو ونما میں رہنما ہوں۔

علامہ اقبال کے نزدیک مایوس انسانیت کے امراض کو آج نہ عہد وسطی کا تصوف دور کرسکتا ہے، نہ قومیت اور نہ خدا بیزار اشتراکیت کے نظریات بلکہ صرف مذہبی بیداری اور اخوت اسلامی سے آج کی انسانیت فلاح وسعادت سے ہمکنار ہوسکتی ہے اور اسلامی تصوف ہی سے اس عمل کو فروغ عام مل سکتا ہے۔ گویا عصر حاضر کا انسان اگر پھر سے وہ اخلاقی ذمہ داری اٹھانے کا متحمل ہوسکتا ہے جو علوم جدیدہ نے اس پر ڈالی ہے تو صرف مذہب کی بدولت۔ اسی سے اس کے اندر ایمان ویقین پیدا ہوگا اور ایمان ویقین کی اس کیفیت کا احیاء ہوگا جس کی بدولت وہ اس زندگی میں ایک شخصیت پیدا کرتے ہوئے آگے چل کر بھی اسے محفوظ اور برقرار رکھ سکے گا۔

(ختم شد)

☆☆☆

ڈاکٹر مشتاق احمد گنائی

رابطہ:- اقبال انسٹی ٹیوٹ آف کلچر اینڈ فلاسفی کشمیر یونیورسٹی سرینگر

☆☆☆

TEE-SEERI SULTANI
RAJEEDHA
GH.MOHAMMAD
M.GAY
PETH DIALGAMI

TAWHEED TI TASAWOOF

By:
Rajeeda Gh.Mohammad Wagay

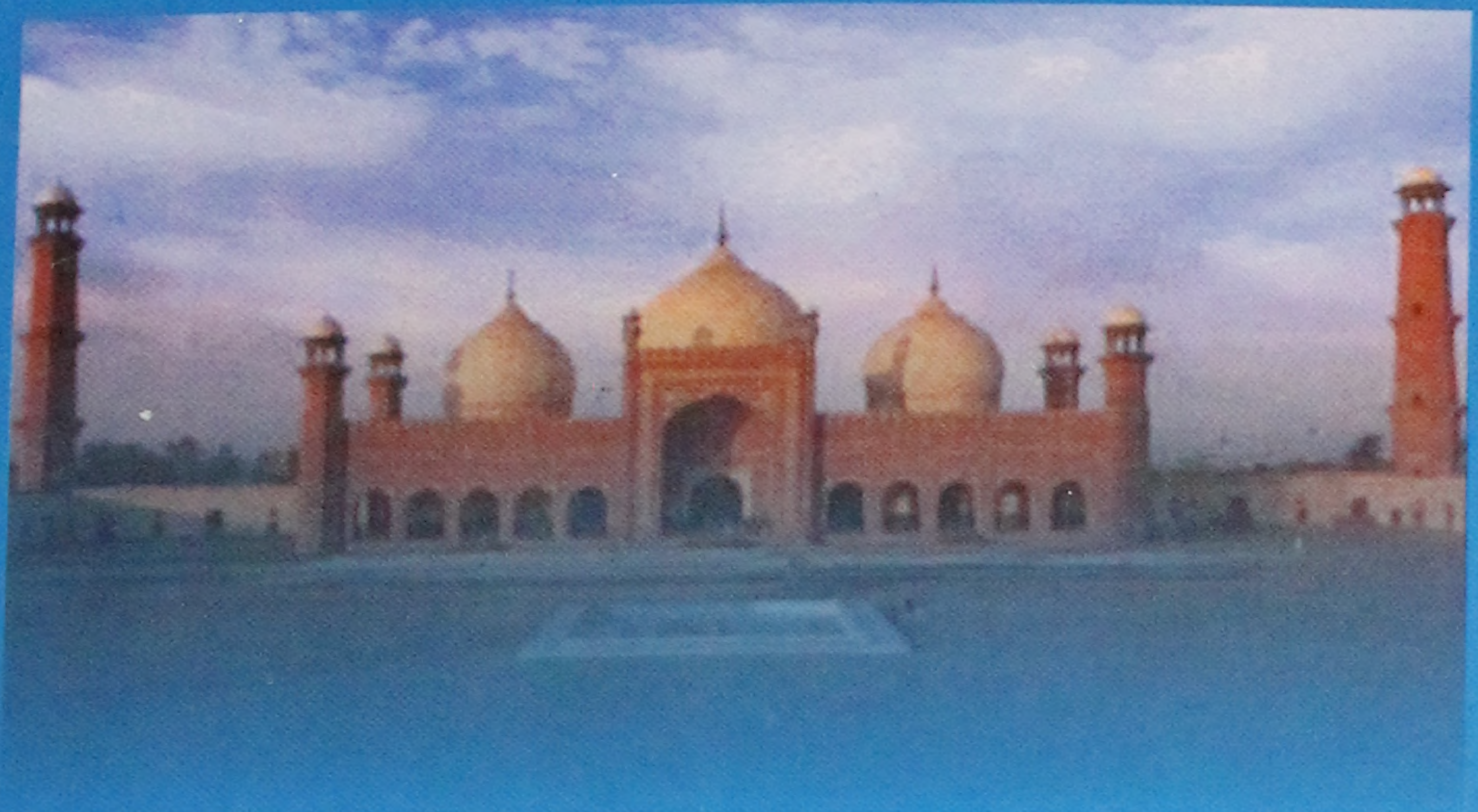

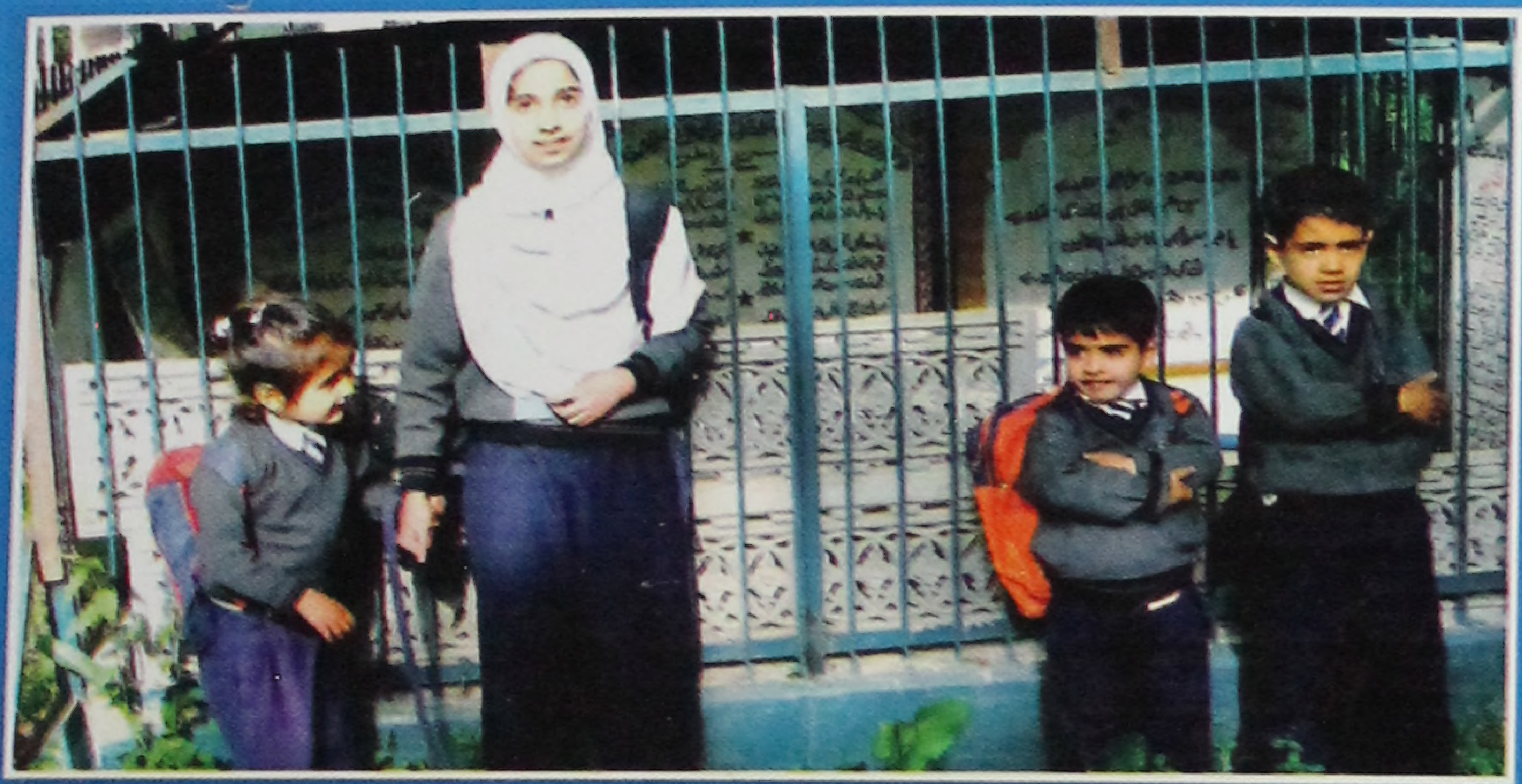

Designed & Printed by:
AL-HAYAT printographers
GawKadal, Srinagar
2473818, 9419403126
949525103,9419422263